GOVERNMENT OF INDIA
ARCHÆOLOGICAL SURVEY OF INDIA
CENTRAL
ARCHÆOLOGICAL
LIBRARY

ACCESSION NO. 19335

CALL No. 913.05
San—M.Q.

D.G.A. 79.

رهنمائے سانچي

یعني

12375

اردو ترجمه " گائڈ تو سانچي "

مصنفه

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بهادر

(نائٹ) ' - سي - آئي - اي - ' ڈائرکٹر جنرل

آف آرکیا لجی ان انڈیا

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY New Delhi

مترجمه

مولوي محمد حمید صاحب قریشي

بي - اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمه آثار قدیمه

913.05
San/M.Q.

کلکته

منیجر گورنمنٹ انڈیا پریس

سنه ۱۹۲۵ع

No. 146/21

بسم الله الرحمن الرحيم

تهدیه

یه کتاب

علیا حضرت نواب

سلطان جهان بیگم صاحبه

جي - سي - ایس - آئي ' جي - سي - آئي -
اي ' جي - بي - اي ' سي آئي '

فرمانرواے ریاست بھوپال

کے نام نامي سے معنون کي جاتي هے

عهد عتیق کے ان عدیم المثال آثار کي تحقیق و تفتیش
اور حفاظت و صیانت جو گذشته چند سال میں
عمل مین آئي هے ' وہ سب بیگم صاحبه ممدوحه کي
علمي دلچسپي اور اعلی فیاضي
کي بدولت هوئي هے

A-2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL
LIBRARY, NEW DELHI.
Acc. No 1935
Date 11.2.63
Call No 913.05
San/M.Q.

دیباچہ

ہندوستان کو بودھ مذہب کے ابتدائی زمانے کے جس قدر قدیم آثار وراثت میں ملے ہیں ان سب میں سانچی کی عمارات کو شرف و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ ان آثار کے متعلق پبلک کی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے - قدیم ہندی مصنفین نے ان کا مطلقاً ذکر نہیں کیا - چینی سیاح' جن کے سفر نامے بودھ مذہب کے دیگر متبرک مقامات کے حالات سے مملو ہیں ' ان عمارات کے بارے میں بالکل خاموش ہیں - اور زمانہ حال میں جو کتابیں انکے متعلق مدوّن ہوئیں انکے مضامین کی فرسودگی اور لغویت کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ فرگسن نے اپنی کتاب "ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ" مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ع میں سانچی کے منقش پھاٹکوں کی تصاویر کو عہد عتیق کی "درخت اور سانپ کی پرستش" کی تائید میں پیش کیا ہے - اسی طرح میسی نے "سانچی اینڈ اٹس ریمینز" میں جو سنہ ۱۸۹۲ع میں شائع ہوئی منجملہ دیگر عجیب

علاوہ ازین مین مصنفین ذیل کا بھي ممنون ھون :—
اول میرے قابل تعظیم پیشرو سر الیگزینڈر کننگھم جنکی
کتاب " دي بھیلسہ ٹوپس " سے مجھے ان سب
چیزون کے حالات معلوم ھوئے جو انھون نے سٹوپہائے
نمبر ۲ و ۳ سے برآمد کي تھین - دوم پروفیسر اے -
گرونوڈل جنکي تصنیف " بُدھسٹ آرٹ ان انڈیا "
سے اس مذھب کے علم الاصنام کے مطالعہ مین قابل قدر
امداد ملتي ھي - اور سوم ونسنٹ سمتھ صاحب جنکي
معرکۃالاراء تالیف " ارلي ھسٹري آف انڈیا " سے
مینے اس رھنما کے دوسرے باب کي تالیف مین
دل کھول کر مدد لي ھی *

کوئي رھنما ھر شخص کي ضرورت کو پورا نہین
کرسکتا - اور مجھے اس امر کا احساس ھی کہ یہ کتاب
بھي بعض اصحاب کو طولاني اور بعض کو بہت مختصر
معلوم ھوگي - لیکن مین نے بمصداق " خَیرُالاُمُور
اَوسَطُھا " میانہ روي کو پیش نظر رکھا ھی اور اس بات
کا فیصلہ کہ مجھے اپنے ارادے مین کہان تک کامیابي
حاصل ھوئي ھی ناظرین خود فرماسکتے ھین - اُن اصحاب
کے واسطے جو ان عمارتون کے حالات بالتفصیل مطالعہ
کرنا چاھتے ھین دو اور کتابین طیار ھو رھي ھین - ان

و غریب خیالات کے اظہار کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ھی کہ راجہ اشوک بادشاہ پیاداسی ہے ' جسکا ذکر " مناداب " مین آیا ھی ' بہت بعد مین گذرا ھی ' اور بودھ مذھب اور عیسائی مذھب قریب قریب ھم عہد ھین ' اور گوتم بدھہ کی تلقین زیادہ تر زرتشتی اصول پر مبنی ھی - ایسی صورت مین اگر سانچی کی سیر کرنے والے وھان کی عمارات اور ان مذھبی قصص کے متعلق جو ان عمارات پر منقش ھین ' غلط رائے قائم کر لے ھون تو کوئی تعجب کی بات نہین ھی *

عمدہ اور قابل اعتماد مضامین مین ' جنکی تعداد بہت ھی قلیل ھی ' موسیو فوشے کی مختصر تقریر جو انھون نے موزیی گولیے مین سانچی کے " مشرقی دروازہ " پر کی تھی ' بلا شبہ سب مین اعلیٰ ھی - دروازون کی تصاویر اور منبت کاری کے جو حالات مینے قلمبند کئے ھین وہ زیادہ تر موسیو فوشے کی شاندار تقریر اور ان بیش قیمت یادداشتون پر مبنی ھین جو فاضل ممدوح نے سانچی کی دیگر مذھبی تصاویر کی تشریح کے متعلق لکھ کر مجھے از راہ کرم عنایت کی تھین -

کیا گیا تھا اوس کے اثنا میں حضور ممدوحہ نے ہمیشہ دلچسپي اور ہمدردي کا اظہار فرمایا اور مجھے ہمیشہ عنایات خسروانہ سے سرفرازي بخشي ۔ مجھے یقین هی کہ جو زمانہ مین نے سانچي مین بسر کیا هی وہ میري زندگي کا بہترین زمانہ تھا ۔

گلمرگ - کشمیر یکم اگست سنہ ۱۹۱۷ع	جان مارشل

مین سے ایک تو ان مورتون اور قدیم اشیاء کی باتصویر فہرست ہوگی جو عجائب خانے مین رکھی جائینگی ' دوسری ایک مفصل اور ضخیم تالیف ہی جس مین ان خوبصورت نقش و نگار والی عمارات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی جائیگی اور تصاویر بھی شامل کی جائینگی - خوش قسمتی سے فرانس کے دو مشہور فضلاء ' موسیو - اے - فوشے اور موسیو - ایی - سنارٹ نے اس مجلد کی تالیف مین اپنی شرکت منظور کرلی ہی - چنانچہ یہ کتاب انگریزی اور فرانسیسی دونون زبانون مین شایع ہوگی ' سو ۱۰۰ سے زیادہ عکسی تصاویر اس مین شامل ہونگی اور سانچی کے علم‌الاصنام اور کتابونکے متعلق دونون فرانسیسی محقق مفصل مضامین لکھینگے •

علیا حضرت فرمانروائے ریاست بھوپال نے سانچی کے آثار قدیمہ کی تحقیق و تحفظ سے جو احسان مستشرقین اور قدردانان صنعت ہند پر کیا ہی اوس کا تذکرہ کتاب کے تمہید مین کیا جاچکا ہی - خود میری ذات پر علیا حضرت کا بار احسان اور زیادہ ہی ' کیونکہ ان آثار کی تحقیق و ترمیم کا کام جو میرے سپرد

فہرست مضامین

صفحہ

باب ۱ — جغرافیائی حالات . . . . ۱۵ تا ۲۴

سانچی کی پہاڑی - ۱۸ ؛ قدیم و جدید رستے - ۲۰ ؛ پہاڑی کی چوٹی اور فصیل - ۲۱ ؛

باب ۲ — تاریخ اور صنعت . . . . ۲۵ تا ۶۱

عصر قدیم - ۲۶ ؛ آشوک موریا - ۲۹ ؛ عہد شنگا - ۳۱ ؛ عہد اندھرا - ۳۵ ؛ خاندانی شہرات - ۴۰ ؛ مغربی شترپ - ۴۱ ؛ قرون وسطی کا ابتدائی دور - ۴۳ ؛ شہنشاہی خاندان گپتا - ۴۳ ؛ بدھہ گپت اور بھانو گپت - ۴۵ ؛ عہد گپتا - ۴۵ ؛ عہد گپتا کی صنعت - ۴۶ ؛ اہل ہن - ۵۱ ؛ اواخر دور وسطی - ۵۳ ؛ مہر بھوج والئے قنوج - ۵۵ ؛ مالوہ کا پرمار خاندان - ۵۶ ؛ انہلواڑہ کا چالوکی خاندان - ۵۷ ؛ اواخر قرون وسطی کی صنعت - ۵۷ ؛ سانچی بزمانہ حال - ۵۹ ؛

مجسمے - ۱۹۲ ' ستوپۂ کلاں کی
مرمت - ۱۹۵ ' ستوپۂ کلاں کے گرد سنگی
فرش اور مشرقی محافظ دیوار - ۱۹۸ '

باب ۵ — وسطی رقبے کے اور ستوپے . . . ۱۷۰ تا ۱۸۳
ستوپہ نمبر ۳ - ۱۷۰ ' ستوپہ نمبر ۳ کا ملحق
پھاٹک - ۱۷۳ ' ستوپہ نمبر ۴ - ۱۷۵ ' ستوپہ
نمبر ۶ - ۱۷۶ ' ستوپہ ہائے نمبر ۵ و ۷
وغیرہ - ۱۷۷ ' ستوپہ نمبر ۱۲ - ۱۷۸ ' ستوپہ
نمبر ۱۳ - ۱۸۰ ' ستوپہائے نمبر ۲۸ و ۲۹ - ۱۸۲

باب ۶ — وسطی رقبے کے ستون اور لاٹھیں . ۱۸۳ تا ۲۰۱
اشوک کی لاٹھ - ۱۸۳ ' ستون نمبر ۲۵ - ۱۹۲ '
ستون نمبر ۲۶ - ۱۹۳ ' ستون نمبر ۳۵ - ۱۹۹ '
ستون نمبر ۳۴ - ۲۰۰ '

باب ۷ — وسطی رقبے کے مندر . . . ۲۰۲ تا ۲۲۱
مندر نمبر ۱۸ - ۲۰۲ ' اس مقام کی قدیم
عمارات - ۲۰۷ ' مندر نمبر ۱۷ - ۲۱۱ '
مندر نمبر ۹ - ۲۱۴ ' مندر نمبر ۳۱ - ۲۱۵ '
ناگی کا مجسمہ - ۲۱۷ ' وسطی اور شرقی
رقبے کے درمیان پشتے کی دیوار - ۲۱۸ '
عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سوک
نمبر ۲۰ - ۲۱۹ '

باب ۸ — جنوبی رقبہ . . . . ۲۲۲ تا ۲۳۹
مندر نمبر ۴۰ - ۲۲۲ ' عمارت نمبر ۸ - ۲۳۰ '
خانقاہیں - ۲۳۲ ' خانقاہ نمبر ۳۶ - ۲۳۳ '

صفحہ

باب ۳ — ستوپۂ کلاں . . . . . ۷۰ تا ۸۱
ستوپۂ کلاں کی عمارت - اسکی کیفیت اور تاریخ - ۷۱ ' عہد اشوک کا خشتی ستوپہ - ۷۲ ' سنگی غلاف کا اضافہ - ۷۳ ' حرمیکی کٹہرہ اور چھتری - ۷۶ ' فرشی کٹہرہ - ۷۷ ' عہد گپتا کے کتبے - ۷۸ ' پردکھنا یا طواف‌گاہ - ۸۰ ' زینے اور چبوترے کے کٹہرے - ۸۰ '

باب ۴ — ستوپۂ کلاں کے منقش پھاٹک وغیرہ - ۸۲ تا ۱۹۹ '
پھاٹکوں کی تاریخی ترتیب اور کیفیت - ۸۲ ' کتبے - ۸۸ ' اشکال و مناظر کی تعبیر - ۸۸ ' ایسی تصویریں جو کئی جگہ کندہ ہیں - ۸۹ ' بدھ کی زندگی کے چار اہم واقعات - ۹۰ ' پکھا - ۹۳ ' حیوان و طیور - ۹۵ ' پھول پتی کا کام - ۹۷ ' جنوبی پھاٹک - ۱۰۰ ' سنگی شہتیر - ۱۰۱ ' بائیں جانب کا ستون - ۱۰۷ ' شمالی پھاٹک - ۱۱۱ ' سنگی شہتیر - ۱۱۱ ' دایاں ستون - ۱۱۹ ' بایاں ستون - ۱۲۵ ' مشرقی پھاٹک - ۱۲۹ ' سنگی شہتیر - ۱۲۹ ' دایاں ستون - ۱۳۳ ' بایاں ستون - ۱۳۸ ' مغربی پھاٹک - ۱۴۳ ' سنگی شہتیر - ۱۴۳ ' دایاں ستون - ۱۴۸ ' بایاں ستون - ۱۵۳ ' مرقعوں کی طرز ساخت اور صنعت - ۱۵۶ ' پھاٹکوں کے حامل بدھ کے چار

فہرست تصاویر

Plate	پلیٹ نمبر		مقابل صفحہ
I	۱	سٹوپۂ کلاں - منظر شمال‌مشرقی .	سر ورق
II	۲	،، - ارتفاع جنوبی . .	۷۳
III	۳	،، - شمالی پھاٹک . .	۸۳
IV	۴	،، - مغربی پھاٹک - دائیں ستون کا منقش روکار . .	۱۰۰
V	۵	(a) جنوبی پھاٹک - پشت - ' درمیانی شہتیر پر چھدنتا جاتک کی تصویر . .	
	،،	(b) جنوبی پھاٹک - پشت - ' زیریں شہتیر :— "جنگ تبرکات" کا نظارہ .	۱۰۹
VI	۶	(a) جنوبی پھاٹک - بایاں ستون - اندرونی رخ :— بودھی ستوا کے بالوں کی پرستش	
		(b) شمالی پھاٹک - دایاں ستون - اندرونی رخ :— بندر کا نذرانہ . .	
		(c) مشرقی پھاٹک - بایاں ستون - روکار :— بدھ کا پانی پر چلنا . . .	

خانقاہ نمبر ۳۷ - ۲۳۳ ' خانقاہ نمبر
۳۸ - ۲۳۵ ' عمارت نمبر ۴۲ - ۲۳۶ '

باب ۹ — مشرقی رقبہ . . . . ۲۳۷ تا ۲۹۱
مندر اور خانقاہ نمبر ۴۵ - ۲۳۷ ' قدیم مندر
اور خانقاہ - ۲۳۸ ' موجودہ مندر - ۲۴۱ '
مشرقی میدانوں کا نظارہ - ۲۵۳ ' خانقاہ
نمبر ۴۴ - ۲۵۵ ' خانقاہ نمبر ۴۶
و ۴۷ - ۲۵۶ ' عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰
و ۴۲ - ۲۵۸ ' عمارت نمبر ۴۳ - ۲۶۰ '

باب ۱۰ — مقبرہ نمبر ۲ اور دیگر آثار . ۲۹۲ تا ۲۷۸
قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات - ۲۹۳ '
بڑا سنگی پیالہ - ۲۹۳ ' مقبرہ نمبر
۲ - ۲۹۴ ' مقبرہ نمبر ۲ کے قریب دیگر
آثار - ۲۷۵ ' سانچی کے نواح میں دلچسپی
کی اور چیزیں - ۲۷۹ '

ضمیمہ — بدھ کی زندگی کے مختصر حالات خصوصاً
جہاں تک آنکا تعلق سانچی کی تصاویر
سے ہی - ۲۷۹ تا ۳۰۵ '

بعض صنعتی و عمارتی الفاظ کی فہرست (مترجم) ۳۰۷ تا ۳۱۷

رهنمائے سانچي

باب اوّل

جغرافيائي حالات

بھيلسه سے دس بارہ ميل کے فاصلے پر ستوپوں(۱) کے چلد مجموعے هيں جو ستوپہائے بھيلسہ کے نام سے مشهور هيں(۲) - ان ميں سے ايک مجموعہ سناري کي پہاڑي

---

(۱) ستوپه کي ابتدا ان قديم قبروں سے هي جو خاک کے نيم کروي تودوں يا ٹيلوں کي شکل ميں بنائي جاتي تهيں - بودهه مذهب کے پيرو عموماً ستوپوں ميں مهاتما بدهه کے يا بودهه مذهب کے کسي بزرگ شخص کے سوخته " آثار " دفن کرتے هيں اور اونکو متبرک سمجهکر اونکي زيارت اور اونکے گرد طواف کرتے هيں يه ستوپے بالکل ٹهوس هوتے هيں - برما ميں ستوپے کو پگوڈا ' جزيرہ سيلون (لنکا) ميں ڈاگبه اور نيپال ميں چيتيا کهتے هيں - سانچي کے نواح ميں ستوپے کو بهيٹا اور ستوپه کلاں کو ساس بهو کا بهيٹا کهتے هيں (مترجم) -

(۲) ان ميں سے زيادہ اهم مجموعوں کا حال سر اليگزينڈر کننگهم نے اپني کتاب " بهيلسه ٹوپس " ميں لکها هي جس ميں رياسه

پلیٹ نمبر Plate			مقابل صفحہ
		(d) مغربی پھاٹک - دایاں ستون - روکار:— مہاکپی جاتک . . .	۱۲۳
VII	۷	(a) مشرقی پھاٹک - روکار - درمیانی شہتیر:— کپل وستو سے بدھ کی روانگی .	
		(b) مشرقی پھاٹک - روکار - زیریں شہتیر:— اشوک اور اسکی رانی کا بودھی درخت کی زیارت کو آنا . . .	۱۳۲
VIII	۸	(a) مغربی پھاٹک - روکار - زیریں شہتیر:— چھ دنتا جاتک	
		(b) مغربی پھاٹک - پشت - درمیانی شہتیر:— "جنگ تبرکات" .	۱۳۹
IX	۹	سطوپہ نمبر ۳ - منظر جنوبی و جنوب‌مغربی	۱۷۴
X	۱۰	(a) اشوک کی لاٹھ کے شیر . . .	
		(b) وہ مجسمہ جو ستون نمبر ۳۵ کی چوٹی پر قائم تھا	۱۸۶
XI	۱۱	(a) مندر نمبر ۱۸ (b) مندر نمبر ۱۷ .	۲۱۲
XII	۱۲	خانقاہ ہائے نمبر ۳۵ و ۳۷ اور سطوپہ نمبر ۳ کا منظر (جانب مشرق سے) .	۲۳۷
XIII	۱۳	سطوپہ نمبر ۲ - فرشی کٹہرے کی تصویریں	۲۷۴
XIV	۱۴	سانچی اور اسکے نواح کا پیمائشی نقشہ .	۳۱۸
XV	۱۵	سانچی کی عمارات کا سطحی نقشہ۔ پلیٹ ۱۴ کے بعد	

یہ ھی کہ مشرقی مالوہ (قدیم آکر - आकर) کا مشہور
اور آباد پایۂ تخت شہر ودیشا قدیم زمانے مین موجودہ
قصبۂ بھیلسہ کے قریب بیس اور بیتوا ندیون کے مقام
اتصال پر واقع تھا - اس شہر کے اندر اور اس کے گرد و
نواح مین بودھ مذھب کے پیروون کي ایک مرفہ الحال
جماعت پیدا ھولي جس کو قریبي پہاڑیونکي چوٹیون
پر خانقاھین اور یادگاري عمارتین تعمیر کرنے کیلئے
باموقع اور دلکش مقامات نظر آئے - یہ مقامات شہر کے
شور و غل سے محفوظ مگر آبادي سے اسقدر نزدیک تھے
کہ لوگون کو انکي سیر یا زیارت کا شوق دامنگیر ھوتا تھا
بودھ مذھب کي دیگر متبرک عمارات کے لئے عموماً
ایسے مقامات منتخب کئے گئے تھے جنھین بدّھ کے قیام
کا تقدس حاصل ھوچکا تھا ، مثلاً بودھ گیا ، سارناتھ ،
کُسیا وغیرہ ، اور دراصل وہ عمارات بھي بدّھ کي
زندگي کے کسي خاص واقعہ کي یادگار مین بنائي گئي
تھین - مثلاً بودھ گیا مین گوتم کي حصول معرفت کي
یادگار ھی ، سارناتھ مین اسکے پہلے وعظ کي ، اور کُسیا
مین اسکي نروان یعني وفات کي - مگر سانچي کو بدّھ
کي زندگي کے کسي واقعہ سے تعلق رکھنے کا فخر حاصل

پر واقع هی ' دوسرا ستدهارا میں ' تیسرا پیلیا بهوجپور
میں اور چوتها اندهیر میں هی - پانچواں مجموعه ' جو
دلچسپي اور وسعت کے لحاظ سے ان سب پر فائق هی '
موضع سانچي(۱) پرگنه دیوان گنج ریاست بهوپال میں
بهیلسه سے ساڑهے پانچ میل جنوب مغرب کي طرف
واقع هی -

بهیلسه کے نواح میں بوده مذهب کي ان متعدد
عمارات کا وجود محض اتفاقي بات نهیں هی - حقیقت

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]

کے اس حصے کا نقشه اور چند سڈریوں کے متعلق کننگهم صاحب
کي تحقیق و تفتیش کا مفصل حال درج هی -

(۱) عرض بلد ' 28-°23 شمال ' طول بلد ' 48-°77 مشرق
میں واقع هی - سانچي کا چهوٹا سا سٹیشن ' جي - آئي - پی -
ریلوے لائن پر پہاڑي کے دامن سے قریباً تین سو گز کے فاصلے پر
واقع هی - فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کے لئے ٹریفک منیجر
صاحب (بمبئي) کي منظوري سے ڈاک اور اکسپریس گاڑیاں یہاں
ٹهیرائي جاسکتي هیں - پہاڑي کے دامن میں ریاست نے ایک
خوشنما ڈاک بنگله بنوا دیا هی - مگر جو مسافر یہاں قیام کرنا چاهیں
اپنا بستر همراه لائیں اور خانساماں کو پہلے سے اپني آمد کي اطلاع
دیدیں -

مانند جو اسکے قریب ہیں ' اس پہاڑی کی ساخت بھی ریتیلے پتھر کی ہے جسکی بڑی بڑی چٹانیں تہ بہ تہ نیچے کی جانب ڈھلواں ہوتی چلی گئی ہیں (بودھ مذہب کے معماروں کیلئے یہ چٹانیں پتھر کی عمدہ کھانیں ثابت ہوئیں اور مصالحہ عمارات کے قریب ہی سہولیت سے دستیاب ہوسکا) -

پہاڑی کی ناہموار سطح اور مختلف اللّون پتھر رنگ اور ہیئت کا نہایت خوشنما منظر پیش نظر کرتے ہیں ' اور بیشمار خود رو درخت اور جنگلی نباتات جو چٹانوں کے ہر گوشہ و شگاف سے سر نکالے ہوئے ہیں اس نظارے کی رعنائی کو اور بھی دوبالا کرتی ہیں - پہاڑی کے پہلوؤں پر چاروں طرف خود رو جھاڑیوں کی افراط ہے ' خصوصاً جنوبی حصے میں ' جہاں بلند سایہ دار چٹانیں آفتاب کی شعاعوں کو پہنچنے نہیں دیتیں ' نباتات کی اور بھی زیادہ بہتات ہے - اس حصے میں گہرے سبز پتّوں والے کِھرنی کے سدا بہار درخت کثرت سے ہیں اور شروع موسم بہار میں ڈھاک (جسکا نام انگریزی زبان میں flame of the forest یعنی " شعلۂ بیاباں " نہایت موزوں رکھا گیا ہے) کے بےشمار درخت اپنے آتشیں پھولوں

نہ تھا اور بودھ مذہب کی کتابوں میں سانچی کا نام تک نظر نہیں آتا - چینی سیاح فاھیان اور ھوان چوانگ ' جو چوتھی اور ساتویں صدی عیسوی میں ھندوستان آئے ' بودھ مذہب کے قدیم مشہور مقامات کے متعلق بہت سا تاریخی مصالحہ بہم پہنچاتے ھیں لیکن سانچی کے بارے میں وہ بالکل خاموش ھیں - مگر باوجود اس تاریخی گمنامی کے یہ عجیب اتفاق ھی کہ سانچی کے آثار ھندوستان میں بودھ مذہب والوں کے فن تعمیر کی سب سے زیادہ شاندار اور مکمل مثال ھیں -

سانچی کی پہاڑی

جس پہاڑی پر سانچی کے آثار واقع ھیں اس میں نہ تو کوئی قابل ذکر خصوصیت ھی ' نہ اسکی ھیئت کذائی ایسی ھی جو اسکو قریب کی پہاڑیوں سے (جو جانب جنوب و مغرب حلقہ باندھے کھڑی ھیں) ممتاز کرسکے - بلندی میں یہ پہاڑی ۳۰۰ فیٹ سے بھی کچھ کم ھی اور شکل میں ویل مچھلی کی پشت سے مشابہ ھی - وسط میں ایک زین نما نشیب ھی جس میں سانچی کا گاؤں آباد ھی - اسی گاؤں کے نام سے پہاڑی کا یہ نام پڑا ھی - کوہ بندھیا چل کی ان شاخوں کی

جس زمانے میں شہر ودیشا آباد تھا، سانچي کا رستہ شمال مشرقي جانب سے تھا اور پورینیا تال (دیکھو پلیٹ ۱۴ - Plate XIV) کے شمالي کنارے کي طرف سے پہاڑي پر چڑھکر چکني کھاٹي میں سے ہوتا ہوا میدان مرتفع کے شمالي جانب مڑتا اور موجودہ دروازے سے قریباً پچاس گز مشرق کي طرف گذرتا تھا - اسکي ایك شاخ سطح مرتفع کے مشرقي ضلع کے وسط تک پہنچتي تھي - اس شاخ کا ایک ذرا سا حصہ حصار کي دیوار کے باہر اور قدیم شاہراہ کے دو حصے چکني کھاٹي میں اور فصیل کي شمالي دیوار کے قریب اب تک موجود ہیں - ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم رستے میں پتھر کي بڑي بڑي سلوں کا فرش تھا جو قریباً بارہ بارہ فیٹ لمبي تھیں اور پہاڑ پر اڑي جمالي گئي تھیں -

پہاڑي کي مسطح چوٹي اور حصار کي دیوار

وہ میدان مرتفع جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع ہی، اور جہاں یہ رستے ختم ہوتے ہیں، شمالاً جنوباً چار سو (۴۰۰) گز سے کچھ زیادہ طویل اور شرقاً غرباً دو سو بیس (۲۲۰) گز عریض ہی - ابتدا میں یہ میدان مشرق کي جانب بتدریج بلند ہوتا ہوا مندر نمبر ۴۵ (دیکھو نقشہ

کے خوشنما طرون سے " فيِ الشَّجرِ الاَخضَر نار" کا جلوہ دکھاتے اور خاکستري رنگ کي عمارات سے ' جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع هين ' مختلف اللّون هوکر بوقلموني کا ایک عجیب دلفریب اور نگاہ کو خیرہ کرنیوالا منظر پیش کرتے هین -

قدیم و جدید رستہ

بڑي سڑک جو پہاڑي کو گئي هی ' ریلوے سٹیشن سے شروع هوکر ایک چٹیل ڈھال سے گذرتي هوئی گاؤن کي طرف جاتي اور ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب ' جس کا بند بہت پرانا هی ' داھین جانب مڑتي هی - تالاب کے پاس سے گذرتي هوئی یہ سڑک قریباً اسي (۸۰) گز جانب جنوب جاکر اوس مرتفع رقبہ کے شمال مغربي گوشے مین داخل هوتی هی جس پر قدیم آثار و عمارات واقع هین - تالاب سے قلّہ کوہ تک سڑک پر پتھر کي سلون کا فرش هی اور سیڑھیان بني هوئي هین - یہ تمام سڑک جدید هی اور جہان تک همین معلوم هی سنہ ۱۸۸۳ع مین میجر کول (Cole) نے اس کو بنوایا تھا اور بعد ازان سنہ ۱۹۱۵ع مین راقم الحروف نے وسیع پیمانے پر اس کی مرمت کروالي -

تفصیلی حالات لکھنے میں ہم پہلے ستوپۂ کلاں اور اُن عمارات کا بیان کرینگے جو ستوپۂ مذکور کے گرد واقع ہیں - اول ستوپوں کا ذکر ہوگا ' پھر ستونوں کا اور اخیر میں مندروںکي کیفیت بیان ہوگي - اوسکے بعد ہم ناظرین کو دو مندروں (نمبر ۴۰ و نمبر ۸) اور تین خانقاہوں (نمبر ۳۶ - نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸) کي سیر کرائینگے جو ستوپۂ کلاں کے جنوب میں واقع ہیں ' اور اخیر میں مشرق کي جانب بلند طبقے پر اون عمارات کا معاینہ کرینگے جن پر نقشے میں نمبر ۴۳ سے نمبر ۵۰ تک کے نشان ثبت ہیں (۱) - مگر ان عمارتوں کے

---

(۱) پلیٹ ۱۵ (Plate XV) پر عمارات کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر دینے میں کسي خاص قاعدے یا ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا - اس کي وجہ یہ ہی کہ ستوپوں پر نمبر ڈالنے میں مصنفین نے عموماً جنرل کننگھم کے نقشے کا اتباع کیا ہی جو سنہ ۱۸۵۴ع میں شائع ہوا تھا - اس نقشے سے اختلاف کرنے میں چونکہ تکلیف اور مغالطہ کا اندیشہ تھا اس لئے سوائے ایک استثناء کے میںنے جنرل کننگھم کے نمبروں کو قائم رکھا ہی - اور جو آثار میں نے خود دریافت کئے ہیں اون کو پیشتر کي عمارات سے ممیز کرنے میں اس ترتیب سے نمبر دئے ہیں کہ پہلا سلسلہ نشانات حتي‌الامکان قائم رہا ہی - جس استثناء کا اوپر

پلیٹ ۱۵ ، Plate XV) کي کرسي کے قریب اچے نقطۂ ارتفاع پر پہنچتا تھا جہان سے نیچے کے میدانون کي طرف قریباً تین سو فیٹ کي بالکل کھڑي ڈھلان ہے - آگے چل کر ہم بیان کرینگے کہ اس میدان مرتفع کے مختلف طبقے کس طرح معرض وجود مین آئے اور پشتے کي دیوار ' جو ان کو ایک دوسرے سے جدا کرتي ہے ' کس وقت تعمیر ہولي -

حصار کي سنگي دیوار جو میدان مرتفع کو گھیرے ہوے ہی غالباً گیارھوین یا بارھوین صدي عیسوي مین تعمیر ہولي تھي مگر سنہ ۱۸۸۳ع مین اور اسکے بعد سنہ ۱۹۱۴ع مین اسکي کثرت سے مرمت ہولي - فصیل کے بیشتر حصہ کي بنیاد چٹان پر قائم ہی مگر شرقي دیوار کا ایک حصہ عہد وسطي کے کھنڈرات کے اوپر سے گذرتا ہی - موجودہ دروازہ ' جو فصیل کے شمال مغربي گوشہ مین واقع ہی ' میجر کول کا بنوایا ہوا ہی - قدیم دروازہ غالباً اس سے ذرا فاصلے پر مشرق کي جانب تھا جہان سے قدیم رستہ فصیل کي تعمیر سے قبل گذرتا تھا -

پہاڑي کي چوٹي پر جو عمارات واقع ہین انکے

باب ۲

تاریخ اور صنعت

سانچي کي تاریخ اشوک کے عہد حکومت یعني تیسري صدي قبل مسیح سے شروع ہوکر چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے عرصے پر پھیلي ہوئي ہی اور ہندوستان مین بودھ مذہب کے عروج و زوال کي تاریخ سے قریب قریب ہم عہد ہی - مشرقي مالوہ کے ان چودہ سو (۱۴۰۰) برس کے سیاسي واقعات کے متعلق ہماري معلومات نہایت محدود ہین اور انمین بھي بہت سي باتین مشتبہ ہین - تاہم ان کي مدد سے ہم حکمران خاندانون کي بڑي بڑي تبدیلیون اور ان مذہبي تحریکون کا حال معلوم کرسکتے ہین جن سے یہ حصہ ملک اثر پذیر ہوا اور جن کا عکس ان تغیرات مین نمایان ہی جو التزاماً اس زمانے کي عمارات کے طرز آرائش و تعمیر مین پیدا ہوے -

اس غرض سے کہ یہ تاریخي واقعات اور ان کے اثر جو سانچي کے طرز تعمیر اور فن سنگتراشي پر پڑے '

مفصل حالات قلمبند کرنیسے پیشتر سانچي کي زمانۂ ماضي و حال کي تاریخ اور ان آثار کي صنعتي خوبیون کے متعلق کچھ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہی -

---

[بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ]
ذکر آیا ہی وہ قدیم زمانے کا ایک مندر ہی جس پر نقشے مین نمبر ۸ دیا گیا ہی - جنرل کننگھم کے نقشہ مین ستوپہ نمبر ۳ کے شمال مین ایک اور ستوپہ نمبر ۸ نظر آتا ہی - لیکن موقعہ پر اس قسم کي کسي عمارت کا وجود نہین اور نہ مسٹر ٹامسن اور جنرل میسي کے نقشون مین اس کا پتہ چلتا ہی - جنرل میسي نے (جو سنہ ۱۸۵۱ع مین کننگھم صاحب کے ساتھ سانچي مین مقیم تھے اور اُن کے نقشے کے نمبرون کا پورا تتبع کرتے ہین) عمارت نمبر ۸ کو ستوپۂ کلان کے شمال کي بجائے جنوب مین اوس جگہ دکھایا ہے جہان اب ایک قدیم مندر کي سنگي بنیاد برآمد ہوئي ہی - کننگھم صاحب نے اپنے نقشے مین اس جگہ کوئي عمارت نہین دکھائي - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنرل کننگھم نے (جن کا نقشہ دیگر اعتبارات سے بھي صحیح نہین ہی) عمارت نمبر ۸ کو غلطي سے مرکزي مجموعے کے جنوب مین دکھانے کي بجائے شمال مین دکھا دیا ہی -

کیا گیا ہے اور قیاس یہ ہے کہ غالباً یہی مقام فی زمانا سانچی کے نام سے مشہور ہے - تاریخ مذکور میں لکھا ہے کہ اشوک زمانۂ ولیعہدی میں ایک دفعہ اُجین کا وائسرائے ہو کر جا رہا تھا - رستے میں اُس نے شہر ودیشا میں قیام کیا اور وہاں کے ایک مہاجن کی بیٹی دیوی نامی سے شادی کی - اس رانی سے اشوک کے تین بچے ہوئے ' اُجینی اور مہندر نام دو لڑکے اور سنگھا مترا نامی ایک لڑکی - اسی تاریخ میں بیان کیا گیا ہے کہ اشوک کے تخت نشین ہونے کے بعد ' غالباً اُس کے ایماء سے داعیان بودھ مذہب کی ایک جماعت شہزادہ مہندر کی سیادت میں سیلون بھیجی گئی - سیلون کا سفر شروع کرنے سے پہلے مہندر شہر ودیشا کے قریب موضع چیتیا گری میں اپنی والدہ سے ملنے آیا اور ایک شاندار خانقاہ میں فروکش ہوا جو رانی نے خود تعمیر کروائی تھی -

اب اگر مہندر کا یہ قصہ ' جو سنگھالی تاریخ میں مذکور ہے صحیح مان لیا جائے تو چیتیا گری اور سانچی کو ایک ہی مقام سمجھنا قرین عقل معلوم ہوتا ہے ' کیونکہ سانچی ہی میں اشوک نے اپنے

بآسانی ذہن نشین ہو جائین ہم نے سانچی کی تاریخ کو تین زمانون پر تقسیم کیا ہی -

دور اول — عہد اشوک سے شروع ہوکر سنہ ۴۰۰ عیسوی تک جاتا ہی یعنی قریباً اوس زمانے تک جبکہ چندر گپت ثانی نے سلطنت شترپ کا خاتمہ کیا -

دورِ ثانی — خاندان گپتا کی ابتدا سے شہنشاہ ہرش کی وفات تک ہی جو سنہ ۶۴۷ع مین واقع ہوئی - اور

دورِ ثالث — اواخر قرون وُسطیٰ سے شروع ہو کر بارھوین صدی عیسوی کے اخیر مین ختم ہوتا ہی -

دور اول یا عصر قدیم

سانچی کا قدیم نام کاک ناد (لفظی معنی - "کوّے کی آواز") ہی - مگر یہ نام صرف کتبون ہی مین پایا جاتا ہی اور کسی قدیم مصنف نے اس کا ذکر نہین کیا -

لیکن جزیرہ سیلون کی بودھ مذہب کی تاریخ مہاونس مین ایک مقام چیتیاگری کے نام سے بیان

اشوک موریا

اشوک نے غالباً اوائل عمر هي مین بودھ مذهب اختیار کرلیا تھا اور اپنے عهد حکومت (سنه ۲۷۳ تا سنه ۲۳۲ قبل مسیح) کے آخري تیس ۳۰ سال مین اسنے اپنے قریب قریب غیر محدود اختیارات کو اپني وسیع سلطنت کے طول و عرض مین ، جس مین سوائے احاطهٔ مدراس کے سارا هندوستان شامل تھا ، بودھ مذهب کي اشاعت مین صرف کیا اور مصر اور البانیه جیسے دور دراز ممالک مین بھي اپنے مشنري تبلیغ مذهب کي غرض سے بھیجے(۱) - حقیقت مین اس عظیم‌الشان شهنشاه کي شهرت کا دار و مدار اس مخلصانه اور جوشیلي سرپرستي پر هی جو بودھ مذهب کي حمایت مین اوس نے ظاهر کي اور اس لئے همین تعجب نه کرنا چاهئے که اشوک کے عهد کي اکثر عمارتین اور یادگارین ، جن کے آثار اب تک محفوظ هین ، بودھ مذهب هي سے تعلق رکھتي هین(۲) - ان آثار مین هندوستان کي

(۱) اعتراض کیا گیا هی که جس مذهب کي اشاعت اشوک کے نمایندون نے کي وہ بودھ مذهب تھا یا نهین - اکثر فضلاء کي راے هی که بلا شبه بودھ مذهب هي کي تبلیغ کي گئي تھي -

(۲) یه یادگارین حسب ذیل هین :— (۱) منادات شاهي جو اشوک کي قلمرو کے تمام حصون مین ، هندوستان کي شمال مغربي

مفادات والي لاٹھ اور اور یادگارين تعمير كروالي تهين اور اس نواح مين صرف سانچي هي ايك ايسي جگه هى جهان عهد موريا كي عمارات کے آثار پائے جاتے هين - مگر بدقسمتي سے اس قصے کے متعلق ایک اور روايت بهي هى جس سے پايا جاتا هى كه مهندر اشوک کا بيٹا نهين بلكه بهائي تها اور ودیشا سے اوس کا كوئي تعلق نه تها - ان مختلف روايات كي بنا پر مهاونس کے قصے سے سانچي کے قديم آثار كي اصل و ابتدا کے متعلق كوئي نتيجه نكالنا ظاهرا خطرے سے خالي نهين هى -

بهر حال مهندر کا یه قصه خواه صحيح هو يا غلط ليكن (جيسا كه هم ابهي بيان كرينگے) اس بات كي كافي شهادت موجود هى كه سانچي مين پيروان بودھ مذهب اول اول اشوک کے زمانے مين آباد هوئے - اور اس شهنشاه كي تعمير كي هوئي يادگارون سے بهي صاف ظاهر هوتا هى كه سانچي كي سنگها (- مذهبي منڈلي) سے اشوک کو خاص دلچسپي رهي اور اوسكي بهبود كي اس کو خاص رعايت منظور تهي -

" مواجہت " (۱) کے ظاہري اصول نے اُن کے تخیّل کو پا بہ زنجیر کر رکھا تھا ، اور " ذہني " یا " حافظہ کي تصویر " کي جگہ ابھي مشاہدے نے نہیں لي تھي -

عہد شُنگا

اشوک کی وفات (سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے بعد سلطنت موریا کا شیرازہ بہت جلد بکھر گیا - مرکزي طاقت میں ضعف آ گیا اور دُور دُور کے صوبے خود مختار ہوگئے - آخر کار سنہ ۱۸۵ قبل مسیح کے قریب مگدھ کي سلطنت خاندان شُنگا میں منتقل ہوگئي -

اس خاندان کے متعلق ہماري معلومات کا دائرہ نہایت ہي محدود ہی - پُشیا متر ، جو اس خاندان کا باني ہی ، سلسلۂ موریا کے آخري تاجدار بِرِہي دُرتھ کو قتل کرکے تخت پر متمکّن ہوا تھا اور کالیداس کے ناٹک " مالوۃ کا اگنی متر " سے ظاہر ہوتا ہی کہ

---

(۱) " Frontality " - اس لفظ کا اطلاق اُن قدیم مجسموں کي صنعت پر ہوتا ہی جن میں رسمي طریق ساخت کي اس سختي سے پابندي کي گئي ہی کہ حرکت کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا - اور اگر سر ، ناک ، سینہ اور ناف کي بیچ سے ہوتا ہوا ایک سیدھا خط ناف تک لے جائیں تو ہر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوي حصے ہو جائیں - (مترجم) -

سنگتراشي کے عروج و کمال کے بهترین نمونے ملتے هیں - لیکن وہ خاص آثار جن کا حاشیۂ پائین میں ذکر کیا گیا هی ، نیز سانچي کا ستون جسپر شاهي فرمان منقوش هی ، در اصل هندي طرز کے نهیں بلکه مخلوط ایراني یوناني وضع کے هیں اور یه باور کرنیکے لئے کافي وجوہ موجود هیں که وہ سب کے سب غیر ملکي اور غالباً باختري صناعوں کے بنائے هوئے هیں ❊ اشوک کے زمانے میں هندوستان کي سنگتراشي نهایت ابتدائي حالت میں تهي - سنگتراش ایک وقت میں تصویر کي صرف ایک حالت هي دکهانے پر قادر هوتے تهے ، "مقابله" یا

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

سرحد سے لے کر میسور تک ، ستونوں یا چٹانوں پر کندہ هیں - (۲) سارناتهه ، سانچي ، اور اور مقامات میں ختلي ستوپے - (۳) پٹنه عظیم آباد میں ستوندار هال کے کهنڈر - یه هال غالباً شاهي محل کا ایک حصه تها اور بظاهر ایران کے اخمیني محلات کي وضع پر بنایا گیا تها - (۴) کوہ برابر (صوبه بهار) میں غار نما مندر جو اشوک یا اوسکے جانشینوں نے آجیوک فرقے کے سنیاسیوں کے لئے پهاڑ میں کهدوائے تهے - (۵) سارناتهه میں ایک ڈال پتهر کا چهوٹا سا کٹهرہ (۶) بودهه گیا کے مندر کے اندروني حصے کا تخت اور (۷) سارناتهه اور سانچي میں پتهر کي چهتریوں کے چند ٹکڑے -

ان عمارات میں اور عہد شنگا کے دیگر آثار میں سنگ تراشی کا جو کام پایا جاتا ہی وہ فن کی آیندہ ترقی کے لئے بہت امید افزا معلوم ہوتا ہی اگرچہ اپنی موجودہ حیثیت میں وہ اسی ابتدائی اور غیر مکمل حالت میں ہی جو چھٹی صدی قبل مسیح کے

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

قریب موجود ہی - یہ پتھر کا ایک ستون ہی جس کا تاج جمشیدی وضع کا ہی - تاج کے اوپر کسی زمانے میں گروڑ کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو اب ضائع ہوچکا ہی - اس ستون پر ایک کتبہ بھی کندہ ہی جسمیں تحریر ہی کہ یہ ستون ہیلیوڈورس (Heliodoros) نامی ایک یونانی نے ، جو ڈاین (Dion) کا بیٹا تھا ، واسدیو (یعنی وشنو) کے نام پر نصب کروایا تھا - یہ یونانی شاہ اینٹی الکیڈس (Antialcidas) فرمانروائے ٹیکسلہ کی طرف سے راجہ کاشی پتر بھاگبھدر کے پاس شہر ودیشا میں بطور سفیر آیا تھا اور راجہ بھاگبھدر کے چودھویں سال جلوس میں ودیشا پہنچا تھا - ممکن ہی کہ یہ راجہ وہی بھدر یا بھدرک ہو جس کو پرانوں میں پشیا متر کا جانشین لکھا گیا ہی -

یہ کتبہ چند وجوہ سے خاص اہمیت رکھتا ہی اول تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہیلیوڈورس جو یونانی نژاد تھا ، ہندی مذہب اختیار کرچکا تھا - دوسرے اس سے آپس میل جول کی بھی شہادت ملتی ہی جو اسوقت یعنی دوسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان کے اس حصے کے حکمرانوں اور پنجاب کی یونانی حکومتوں کے درمیان قائم ہو رہا تھا -

پُشیا مِتر کے عہد حکومت میں اُس کا بیٹا اگنی مِتر قلمرو کے مغربي حصے میں ' جس کا پایہ تخت وِدیشا تھا ' باپ کي طرف سے بطور والسرائے حکومت کیا کرتا - زمانۂ مابعد کے مصنفین نے لکھا هی کہ پُشیا مِتر نے بودھ مذہب کی تخریب کي - لیکن اوسکے جانشینوں نے اس مذہب کے ساتھ ضرور رعایت برتي هوگي کیونکہ بھرھُوت کے ستوپے کے دروازے پر جو کتبہ هی اُس میں لکھا هی کہ ستوپۂ مذکور " ملوک شُنگا کے زمانے میں " تعمیر هوا تھا - علاوہ بریں سانچي کي حسب ذیل، مہتم بالشان عمارتیں بھي غالباً اسي خاندان کے عہد حکومت کي یادگاریں هیں :—

(۱) ستوپۂ کلاں کا فرشي کٹھرہ اور پتھر کي غلافي چنائي - (یہ ستوپہ اصل میں بہت چھوٹا اور اینٹ کا بنا هوا تھا) -

(۲) ستوپہ هائے نمبر ۲ و ۳ کي اصل عمارات اور کٹھرے (باستثنائے دروازۂ ستوپہ نمبر ۳) - اور

(۳) ستون نمبر ۲۵ (۱) -

---

(۱) عہد شُنگا کي ایک اور دلچسپ یادگار سانچي سے پانچ میل کے فاصلے پر قدیم شہر وِدیشا کي حدود میں موضع بیس نگر کے

گو غیر ملکی تعلیم نے اس کو ایک حد تک فیض پہنچایا ہو اور اسمین بیداری بھی پیدا کی ہو تاہم ھندی صنعت کو غیر ملکی صنعت کی نقل نہین کہہ سکتے - اس کے مستقلانہ قومی حیثیت رکھنے کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہی کہ اس نے سر زمین ھند مین درجہ بدرجہ نشو و نما پائی اور باقاعدہ ترقی کی ھی اور اسمین آرائش حسن کی وہ عجیب و غریب خصوصیت بھی موجود ھی جو ھندی صنعت مین شروع سے آخر تک نمایان رہی ھی -

عہد اندھرا

خاندان شنگا کی حکومت ایک صدی سے کچھ زیادہ یعنی سنہ ۷۰ قبل مسیح تک رہی - لیکن یہ امر ابھی فیصلہ طلب ھی کہ انکے بعد عنان حکومت خاندان کانوا کے قبضۂ تصرف مین آئی یا اہل اندھرا کے ھاتھ مین - جنوبی اور مغربی ھندوستان مین اہل اندھرا نے زمانہ دراز سے اپنا تسلط جما رکھا تھا اور یہ (صحیح طور سے) معلوم ھی کہ آغاز سنہ عیسوی سے کم از کم بیس تیس سال پیشتر انہون نے مشرقی مالوہ کو اپنی سلطنت مین شامل کرلیا تھا *

اس خاندان کے عہد حکومت مین ھندوستان کا

آغاز میں یونانی سنگتراشی کی تھی - " مواجہت " اور " ذہنی تصویر " کا ناگوار اثر برابر نمایاں ہے ' منبت کاری میں گہرائی بہت ہی کم ہے ' تصویروں کے انداز بھدے اور بے لوچ ہیں اور وہ ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ گویا سادہ زمین پر سلہٹ (Silhouettes) یعنی خاکے سے کھینچ دئے گئے ہیں جن کے باہم مربوط کرنیکی کوشش بھی بہت کم کی گئی ہے - لیکن (جب ہم اس زمانے کی صنعت کو ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو) تصویروں کے نمایاں حصوں اور اندرونی جزئیات کے دکھانے میں اس دور میں بہت کچھ ترقی نظر آتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صناعوں نے مناظر قدرت کا بلا واسطہ مشاہدہ شروع کردیا تھا - سانچی ' بھرہوت ' اور بودھ گیا میں عہد شنگا کی صنعت سنگتراشی کے جو نمونے پائے جاتے ہیں اُنمیں کسی کسی سے اس کا بھی پتہ چلتا ہے کہ بیرونی ' اور خصوصاً یونانی ' خیالات اس وقت پنجاب کی یونانی نو آبادیوں کے ذریعہ سے ہندوستان پر کیا اثر ڈال رہے تھے - لیکن ان نمونوں کی صنعت اپنی اصل وضع کے لحاظ سے سراسر ملکی ہے ' اور

حاصل ہوئے ہیں اور جن سے پایا جاتا ہے کہ دوسری صدی قبل مسیح میں مشرقی مالوہ' اہل اندھرا کے ماتحت نہیں بلکہ شنگا خاندان کے زیر نگین تھا - علاوہ ازیں مذکورہ بالا رائے کی تردید ہندوستان کی قدیم سنگتراشی کی تاریخ سے بھی ہوتی ہے جو گذشتہ چند سال کے عرصے میں نہایت مستحکم اصول پر مرتب ہو چکی ہے - پس اس امر کو گویا یقینی سمجھ لینا چاہیئے کہ جس راجہ کا کتبہ میں ذکر ہے وہ زمانۂ مابعد کے اُن شاتکرنیوں میں سے ہے جن کے نام پُرانوں کی فہرستوں میں درج ہیں - اور یہ خیال شاید کچھ ایسا غلط نہ ہوگا کہ اس راجہ کا عہد حکومت پہلی صدی قبل مسیح کے وسط یا نصف ثانی میں ہوا ہے -

اس زمانے کے فن تعمیر کی بہترین یادگار سانچی کے منقش پھاٹک ہیں - ستوپہ نمبر ۲ کے فرشی کٹہرے اور ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک کی تعمیر میں (جو اور سب پھاٹکوں سے قدیم ہے)' بظاہر تیس چالیس سال سے زیادہ کا تفاوت نہیں ہے - لیکن اس قلیل عرصے میں منبت کاری کی صنعت میں جو ترقی ہوئی ہے وہ نہایت حیرت انگیز ہے : مثلاً

ابتدائی فن سنگتراشي معراج کمال کو پہنچگیا اور سانچي کي بہترین عمارات یعنی ستوپہ نمبر ۳ کا تنہا دروازہ اور ستوپۂ کلان کے چارون دروازے اسی زمانے مین تعمیر ہوئے - یہ پانچون پھاٹک ایکدوسرے سے دس دس بیس بیس سال کے تفاوت سے بنائے گئے ہونگے -

ستوپۂ کلان کے جنوبي پھاٹک پر جو سب سے قدیم هی ایک کتبہ کندہ هی - اسمین تحریر هی کہ پھاٹک مذکور کا ایک شہتیر آنند نامي معمار نے بطور هدیہ نذر کیا تھا جو آندھرا خاندان کے راجہ سري شاتکرني کے معمارون کي جماعت کا سردار تھا - افسوس هی کہ شاتکرني کا لقب اس خاندان کے بہت سے راجاؤن نے اختیار کیا تھا اور اسلئے قطعي طور پر یہ کہنا بہت مشکل هی کہ کتبے مین جس شاتکرني کا ذکر هی ' وہ کونسا راجہ تھا - اب تک محققین اسکو عموما وهی شاتکرني سمجھتے رهے هین جو دوسري صدي قبل مسیح کے اواسط مین بر سر حکومت تھا اور جس کا نام نانا گھاٹ اور هاتھي گمپھا کے کتبون مین مذکور هی - لیکن یہ رائے اُن معلومات کے متناقض هی جو همین مشرقی مالوہ کي تاریخ کے متعلق حال مین

بیّن ثبوت یہ ہی کہ پھاٹکون کي منبت کاري مین بہت سے آرایشي نمونے غیر ملکي موجود ھین :— مثلاً ایرانی طرز کے جرس نما تاج ستون ' آشوري وضع کا پھول پتي کا کام ' اور مغربي ایشیا کے خیالی پردار درندے - اس کے علاوہ بعض پیکرون مین مخلوط یوناني شامی صنعت کا اثر بھي نمایان ہی : مثلاً مشرقي پھاٹک کي تصویرون مین کوھستاني سوارون کي خاص وضع ' بعض اشکال کا حسن تناسب اور اُنکا متوازن طریق ساخت ' اور روشني اور سایے کي ترتیب سے مُرقّع مین رنگین تصویر کا سا انداز پیدا کرنا ' یہ سب باتین یوناني شامي صنعت کے اثر پر دالّ ھین -

لیکن اگرچہ مغربي صنعت نے ابتدائي ھندي صنعت کے ارتقاء مین بہت بڑا حصہ لیا ' ھمین اس مغربی اثر کا اندازہ کرنے مین مبالغہ سے کام نہین لینا چاھئے - ھندوستان کے قدیم صناعون نے غیر ممالک کي صنعتون سے مستفیض ھونے مین پوري پوري آمادگي دکھائي ھی جو صحیح المذاق اھل فن کا خاصہ ھی ' تاھم اونکے کام کو ایراني یا یوناني کہنا حقیقت سے اتنا ھي بعید ھوگا ' جتنا کہ سینٹ پال کے گرجے کي موجودہ عمارت

پھاٹکوں کے آرائشی کام میں وہ خامی اور بھدا پن کمتر ہی جو ستوپہ نمبر ۲ کے کٹہرے میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہی ' اور گو اُن کے نقوش و تصاویر میں ترتیب اور صناعی کے مختلف نمونے ہیں تاہم عام طور پر اون کا صنعتی معیار بہت اعلے ہی اور وہ صریحاً اون تجربہ کار صناعوں کے کمال کا نمونہ ہیں جو ابتدائی زمانے کی " ذہنی تصویر " کی بندشوں سے آزاد ہوکر اشکال کو غیر مصنوعی اور بے تکلف انداز میں دکھانے پر قادر تھے ' اور یہ مہارت حاصل کرچکے تھے کہ مرقعوں میں مختلف صورتیں فطرتی اور پُر اثر پیرایے میں کسطرح ترتیب دی جاتی ہیں ' تصویروںمیں عمق کیسے دکھاتے اور فاصلہ کا اظہار کسطرح کرتے ہیں ' پیکروں میں جذبات کی روح کیونکر پھونکی جاتی ہی اور مختصر یہ کہ اپنے مطلب اور مقصود کا اظہار نہایت صحت کے ساتھ اور دلکش پیرایے میں کیونکر کرسکتے ہیں -

یونانی اور مغربی ایشیا کی صنعت نے جتنا اثر عہد شنگا میں قدیم ہندی صنعت پر ڈالا تھا ' اُس سے کہیں زیادہ اور گہرا اثر عہد اندھرا میں ڈالا - اس کا

عیسوي کے اختتام کے قریب چند عشرات کیلئے خاندان شہرات نے منقطع کردیا تھا مگر سنہ ۱۲۵ عیسوي کے قریب گوتمي پتر سري شاتکرني کی کوششوں سے دوبارہ عنان حکومت خاندان آندھرا کے قبضے میں آ گئي اور چوتھائي صدي تک آنکي سلطنت قائم رھی - آخر کار سنہ ۱۵۰ عیسوي کے قریب شترپ اعظم رُدرا دامن نے خاندان آندھرا کا ھمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا اور سانچی اور ودیشا چہارم صدی عیسوی کے اختتام تک (جبکہ مالوہ اور سوراشٹر دونوں صوبے سلطنت گپتا میں شامل کر لئے گئے) مغربي شترپوں کے زیر نگین رھے(۱) -

مغربي شترپ

مغربی ھند کے شترپ، جن میں خاندان شہرات اور مابعد کے شترپ شامل ھیں، ھندي الاصل نہ تھے اور جیسا کہ اُن کے لقب(۲) سے ظاھر ھوتا ھی اُسی ایزي

(۱) مفصلہ ذیل شترپ راجاؤں کے سکّے سانچي میں دستیاب ھوئے ھیں :— رچے سین، رُدراسینٍ ثاني، وِشوا سنہا، بھرتري دامن، وِشوا سین، رُدرا سنہا ثاني، رُدرا سین ثالث -

(۲) شُترَپ (یوناني σατράπης - شترابیز) سے ھندوستان اور ایران میں نائب شہنشاہ مراد لیجاتي تھي - مہاشترپ (یا مرزبان اعظم) کا لقب عموماً وہ نائب اختیار کیا کرتا جو اُس رقبے

کو اطالوي کہنا - اهل هند کي صنعت کا فن سراسر قومي فن تها ' اُسکي بنیاد قوم کے جذبات اور اعتقادات پر قائم تهي ' وہ قوم کے روحاني عقاید کي تفسیر هونے کے علاوہ مناظر قدرت کے ساتھ اهل هند کي گہري اور فطري دلبستگي کا اظہار کمال فصاحت کے ساتھ کرتا تها ' وہ تصنع اور خیال پرستي دونوں سے آزاد تها ' اور اُس کا مقصد یہ تها کہ مذهب کي عظمت و شان کا وضاحت کے ساتھ اظہار کیا جائے - اس مطلب کے لئے جو پیرایہ اختیار کیا گیا ' وہ عہد وسطي کي هندي صنعت کا پیرایہ نہ تها جس میں تمام کوشش روحاني خیالات کو مجسم کرنے پر صرف کي گئي هي بلکہ بخلاف اُسکے اس دور قدیم میں بودھ یا جین مذهب کي کہاني سنگتراش کے " آهني قلم " نے نہایت سادہ اور مطلب خیز پیرایے میں بیان کي هی ' اور یہ اسي سادگي اور خلوص کا جلوہ هي کہ هم اُن لوگوں کے کام سے اُنکے دلي جذبات کا صحیح صحیح اندازہ کرسکتے هیں اور اتنا زمانہ گذر جانے کے بعد اب بهي اوسکا اثر محسوس کرتے هیں -

خاندان شہراته

اهل آندهرا کے سلسلۂ حکومت تو غالباً اول صدي

سانچي مین بهي ویسا هي فروغ حاصل تها ' جیسا اونکے شهنشاهون یعني کشاني فرمانروان کے ماتحت سلطنت کے اور حصون مین - هان یه سچ هی که جس صنعت نے اس دور مین بودهه مذهب کي ترجماني کی وہ نسبةً بہت پست حالت مین تهی(۱) -

عہد گپتا یا قرون وسطي کا ابتدائي دور

شہنشاهی خاندان گپتا

دور گپت کے عہد حکومت مین سلطنت گپتا نے اس سرعت سے وسعت پائی که چهارم صدي عیسوی کے

(۱) متهرا کا فن سنگتراشي جو عہد کشان و عہد شترپ مین رائج هوا اصل مین هندوستان کي قدیم صنعت اور شمال مغرب کے نیم یوناني طرز کا مجموعه تها اور ان قریبي تعلقات کي وجه سے جو متهرا کے ' پہلے ٹیکسله کے سیتهي پارتهیائي بادشاهون کے ساته ' اور بعد ازان سلاطین کشان کے ساته رہے ' ٹیکسله کي نیم یوناني صنعت نے متهرا کي صنعت پر بہت اثر ڈالا - مگر افسوس هی که اس یوناني صنعت کي جو رو متهرا مین آئي وہ کافي طاقتور نه تهي اور گو اول اول اوس نے ملکي صنعت کي قدیم روایات کو کمزور کرکے اسکي آینده ترقي کو روک دیا لیکن جدید حالات گرد و پیش مین وہ اپني انفرادي حیثیت بهي قائم نه رکه سکي - دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاهئے که سانچي مین تو مغربي فن کے اثر نے هندي

سلطنت کے باج گذار کي حيثيت رکھتے تھے - يہ بڑي سلطنت پہلے تو شمالي هند کے سيتھي پارتھيائي سلاطين کي تھي اور بعد ميں کشان بادشاهوں کي رهي - ليکن مشرقي مالوہ کي تاريخ ميں يہ شترپ هميں سلطنت کشان کے قيام و استحکام سے قبل نظر نہيں آتے -

سانچي کے آثار قديمہ ميں اهل کشان کي "شہنشاهی" حکومت (اور شترپوں کے باهمي تعلقات) کا پتہ صرف اُن معدودے چند مجسموں سے ملتا هی جو کشاني طرز کے مطابق بنے هوئے هيں اور متھرا سے يہاں لائے گئے تھے - (ان ميں سے ايک مجسمہ پر "شاہ واسشک" کے عہد حکومت کا ايک کتبہ بھي سنہ ۲۸ کا کندہ هی) - ليکن مقامي صناعوں کی بنائي هوئي بہت سي عمارتيں موجود هيں جو عہد شترپ سے تعلق رکھتي اور همارے اس خيال کي تصديق کرتي هيں کہ شترپوں کے عہد حکومت ميں بدھ مذهب کو

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

صُوبہ ايالت هوتا اور اُس کا ولي عہد شترپ کہلاتا تھا - معلوم هوتا هی کہ مغربي هندوستان کے شترپ عموماً شاہ کے لقب سے مشہور تھے -

سنه ۴۱۳ عیسوي میں چندر گپت ثاني کي وفات کے بعد کمار گپت تخت نشین هوا اور اوس کے بعد سنه ۴۵۵ ع میں سکند گپت نے عنان حکومت سنبھالي - سکند گپت کے عهد سلطنت کے اختتام (سنه ۴۸۰ ع) کے قریب سفید هُنوں کا ٹڈي دل لشکر مملکت گپتا پر حمله آور هوا ' اور مغربي جانب قلمرو کے بیشتر حصے پر قابض هوگیا - لیکن مشرقی مالوه سکند گپت کے جانشین بُدهه گپت کے عهد تک سلطنت گپتا هي میں شامل رها ' کهین سنه ۵۰۰ عیسوي کے قریب جاکر ایک مقامي سردار بهانو گپت کے قبضے میں آیا اور اس سے بهي دس سال بعد هُنوں کے بادشاه تورمان کا باج گزار بنا(۱) -

بدهه گپت اور بهانو گپت

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

غاروں میں موجود هیں - ان میں سے ایک کتبے کي تاریخ سنه ۴۰۱ ع کے مطابق هی اور اس میں کسي باجگذار راجه کا کوئي هدیه یا نذر پیش کرنے کا ذکر هی - دوسرے کتبے میں لکها هی که اس غار کو چندر گپت کے وزیر نے کهدوایا تها جو بادشاه کے همراه اسوقت یهاں آیا تها جبکه وه (بادشاه) تمام دنیا کو فتح کرنے کي دهن میں لگا هوا تها-

(۱) بدهه گپت نے جو سکے جاري کئے وه گپتا بادشاهوں کے نقرئي مسکوکات کي نقل هیں بهانو گپت کا کوئي سکه اسوقت

اواسط هي مين شترپون كي مملكت سے همسرحد هو گئي - ليكن مالوه كا حقيقي الحاق جو چوتهي صدي كے اخير مين هوا چندر گپت ثاني كي سعي بازو كا نتيجه تها - اس شهنشاه كے طبل فتح كي صدا اب تك اوس كتبے مين سنائي ديتي هى جو ستوپۀ كلان كے كٹهرے پر كنده هى اور سنه ۹۳ گپتائي (مطابق سنه ۴۱۳ - ۴۱۲ عيسوي) مين ثبت هوا تها - اس كتبے مين لكها هى كه چندر گپت كے ايك سردار آمر كار دوا نامي نے جو غالباً ايک عالي مرتبه عهده دار تها بڑي خانقاه (كاكناد بوٹ) كے سنگهه آريه سنگت (يعني معتقدين كي جماعت) كو بوده فقيرون يا بهكشوون كے كهانے كهلانے اور روشني كرنيكے لئے بهت سا زر نقد اور ايک موضع ' جسكا نام ايشور واسک تها ' عطا كيا (۱) -

---

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

صنعت مين ايك نئي روح پهونكدي ' ليكن متهرا مين اس نے بهلے ترقي كے عالي صنعت مين جمود پيدا كرديا اور متهرا كي صنعت گويا اس نو وارد سے معانقه كرنے مين اپني هستي كهو بيٹهي -

(۱) اس بات كي شهادت كه گپتا بادشاهون كي سلطنت مين دبيشا شامل تها چندر گپت ثاني كے عهد حكومت كے دو كتبون سے ملتي هى جو سانچي سے چار ميل كے فصل پر كره اودے گري كے

کي ساساني سلطنت کے ساتھ ھندوستان کا ربط ضبط بہت بڑھا ھوا تھا اور ملک چین اور سلطنت روم کے ساتھ بھي تعلقات تھے - اور یہ بھي ممکن ھی کہ وحشي اقوام کے مصیبت خیز حملے اس انقلاب کا باعث ھوئے ھوں کیونکہ شمالي ھندوستان نے زمانۂ دراز تک سیتھي ' پارتھیالي ' اور کشاني بادشاھوں کے ھاتھوں طرح طرح کي تکالیف برداشت کي تھیں - بھر حال اسباب خواہ کچھ بھي ھوں ' اسمیں شک نہیں کہ اس نئي دماغي ترقي کے نتایج نہایت نمایاں تھے اور انکا اثر دور تک پھنچا :— سیاسیات میں " شہنشاھیت " کا خیال ' جو عہد موریا کے بعد مردہ ھوچکا تھا ' پھر زندہ ھوا اور بہت جلد ایک ایسي مستحکم اور عظیم‌الشان سلطنت قائم ھوگئي جس کي حدود میں دریائے نربدا تک تمام شمالي ھند شامل تھا - مذھبی دنیا میں اس نئی بیداري کا اظہار برھمنوں کے مذھب کے دوبارہ عروج حاصل کرنے اور ساتھ ھي سنسکرت کے ' بحیثیت مقدس زبان ھونیکے ' ملک میں عام طور پر رواج پانے اور ترقی کرنے کي صورت میں نظر آتا ھی - اسی زمانے میں ھندوستان کے " شیکسپیئر " کالیداس

عہد گپتا

گپتا خاندان کی حکومت ڈیرھ سو سال سے کچھہ هی زیادہ رهي هوگی لیکن اکثر امور کے لحاظ سے یہ قلیل مدت هندوستان کی تاریخ کا نہایت روشن اور شاندار زمانہ هی - اس دور میں اهل هند کے خیالات اور ذکاوت میں خاص بیداري پیدا هوئی اور دماغی مشاغل کا ایسا چرچا رها کہ اسکی نظیر هندوستان اب تک پیش نہیں کرسکا - لیکن جسطرح هم یہ نہیں بتا سکتے کہ یونان کے "دورِ زرّین" یا اٹلی کي "نشأۃ الثانیہ" میں اسي قسم کي جو ترقیاں هوئیں اونکے اسباب کیا تھے ' اسي طرح اس زمانے میں بھي اهل هند کے خیالات میں من حیث القوم جو فوري نشو و نما هوئی اوسکے صحیح صحیح اسباب کا بتلانا آسان نہیں هی - ممکن هی کہ بیروني تمدن و تہذیب نے یہ اثر پیدا کیا هو کیونکہ اسوقت ایران

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
تک دستیاب نہیں هوا اور اوس کا ذکر صرف ایک کتبے میں پایا جاتا هی جو سنہ ۵۱۱ - ۵۱۰ ع کا ثبت شدہ هی - اس کتبے میں لکھا هی کہ ایک سردار گوپراج نامي ایک مشہور لڑائي میں بھانو گپت کے بہلو میں لڑتا هوا مارا گیا - ممکن هی کہ یہ وهي لڑائي هو جس میں بدھہ گپت نے تورمان سے شکست کھائی

تعمیر و سنگتراشی آٹھ سو سال قبل کی یونانی صنعت
یا هزار سال بعد کے اطالوی اعمال کی یاد دلاتی هی -

عہد گپتا کی صنعت

هم پہلے ذکر کرچکے هیں کہ قدیم هندی صنعت کی اصلی خصوصیت یہ تھی کہ تصاویر کو سادگی کے ساتھ فطرتی حالت کے مطابق پیش کیا جاتا تھا - عہد گپتا میں جب علوم و فنون کو ترقی هوئی تو اِس خصوصیت پر عقل سلیم نے نیا غازہ چڑھایا اور صنعت زیادہ آن بان والی اور ساختہ پرداختہ نظر آنے لگی ، جس کا لازمی نتیجہ یہ هوا کہ حسنِ سادہ کی دلفریبی جو قدیم صنعت میں تھی وہ تو جاتی رهی لیکن اُسکی بجائے جو خصوصیات پیدا هوئیں اُنہوں نے ذهن رسا اور ذوق سلیم دونوں کو ضرور متاثر کیا : مثلاً (عمارت یا تصویر کے) مختلف اجزا کا توازن و تناسب ، اور عمارتی ضروریات کے لحاظ سے اونکی موزونیت ، آرائشی کام میں اعتدال کی ابداعت ، اور جزئیات کا خوبی کے ساتھ دکھانا ، یہ سب باتیں ذوق سلیم کا پتہ دیتی هیں - علاوہ ازیں عہد گپتا کی صنعت ایک اور بات میں بھی قرون ماقبلیہ کی صنعت سے اهم اختلاف رکھتی هی اور وہ یہ کہ ابتدائی صنعت میں تو " صورت گری " کو فقط مذهبی

کے غیر فاني ڈرامے (۱) اور نیز دیگر مشہور ناٹک لکھے گئے ' پرانون کي آخري تدوین اور منّو کے قوانین کي موجودہ ترتیب بھي اسي زمانے میں عمل مین آئي ' اور علوم ریاضي و ھیئت منتہائے کمال کو پہنچے - نظر بدین واقعات عہد گپتا ھندي دل و دماغ کے لئے ایک جدید بیداري اور صحیح معنون مین " نشأۃالثانیہ " کا زمانہ تھا - اور اس جدید ترقي کا پرتو ھمین اوسوقت کي صنعت تعمیر و پیکر سازي مین بھي ویسا ھي نمایان نظر آتا ھی جیسا علوم و فنون کے دیگر شعبون مین - حقیقت یہ ھی کہ عہد گپتا کي صنعت تعمیر و سنگتراشي کو ھندوستاني فنون لطیفہ کي تاریخ مین جو ایسي ممتاز حیثیت حاصل ھی اسکي وجہ یہي ھی کہ اس مین ذھن انساني کي اعلی صفات (یعني حسن کا صحیح امتیاز اور تخیل کي معقولیت) پائي جاتي ھین اور انھین صفات کي وجہ سے اس عہد کي

---

(۱) ودیشا (یعني بھیلسہ) کے نواح سے کالیداس ضرور واقف ھوگا اور ممکن ھی کہ اوسکے ڈرامون کے بعض حصے سانچي کے آثار کو دیکھنے کے بعد لکھے گئے ھون -

پہلے نصف حصے میں سلطنت گپتا زوال پذیر ہوکر مشرقي هند کي ایک معمولي سي ریاست رہ گئي تهي -

اهل هُن

قریباً دو نسلون کے زمانے تک شمالی هند قوم هُن کے آهنین پنجے مین گرفتار رها - آخرکار سنه ٥٢٨ عیسوي مین بالادیت اور یشودهرمن نے تورمان کے ظالم و سفاک جانشین مہرگل کو (جس نے اپنی سفاکیون کي بدولت تاریخ مین " اطیلائے هند " (١) کا لقب حاصل کیا هی) شکست پر شکست دیکر اهل هُن کي سلطنت کو زیر و زبر کردیا -

هُنون کی تباهي کے بعد ذرا سکون کا زمانه آیا اور وحشیون کے مظالم سے نجات پاکر ملک کی حالت سنبهلنے لگی - اس دَور مین، جو ساتوین صدي عیسوي کے آغاز تک رها، شمالي هند مین کوئي ایسي " بڑي سلطنت " نه تهي جو تمام چهوٹي چهوٹي ریاستون کو اپنے ماتحت جمع کرسکتي، اور خود یه

(١) اطیلا (Attila) - آسٹریا، هنگري وغیره وسطي ممالک یورپ کا بادشاه (سنه ٤٣٣ ع تا سنه ٤٥٣ ع) - یه بادشاه بهي هُن قوم سے تها اور اسنے سلطنت روما کو بہت سی شکستیں دیں (مترجم) -

15325

تاریخ اور افسانوں کے بیان کرنیکا ایک مفید ذریعہ خیال کیا گیا تھا ' لیکن عہد گپتا میں صنعت اور تخیل میں قریبي رشتہ قائم ہوگیا اور سنگتراش اور مصور صورت اور رنگ کي عبارت میں اپنے روحاني خیالات اور فطري جذبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کي کوشش کرنے لگے - چنانچہ بُدّھ کے جو مجسمے اس زمانے میں بنائے گئے اون میں صفات متعارفہ کے علاوہ حالت استغراق (دھیان) کے سکون اور اطمینان کو اس خوبي سے دکھایا گیا ہے کہ وہ دنیا کي صنعت میں ہندوستان کے بہترین کارناموں میں شمار ہوتے ہیں -

ہندوستان کي یہ " نشأۃالثانیہ " سلطنت گپتا کے زوال کے ساتھ ہي ختم نہیں ہوئي اور نہ اِس کا اثر سلطنت مذکور کي جغرافي حدود تلک محدود رہا بلکہ ہندوستان کے بعیدالمسافت صوبوں کے علاوہ دور دراز بیروني ممالک تلک بھي جا پہنچا اور جو قوت اِس نے چوتھي اور پانچویں صدي عیسوي میں حاصل کي تھي وہ ساتویں صدي کے اخیر تک قائم رہي - ہندني " نشأۃالثانیہ " کا یہ تین سو سال کا عرصہ (یعني قریباً سنہ ۳۵۰ ع سے سنہ ۶۵۰ ع تک کا زمانہ) تاریخ میں عہد گپتا کے نام سے مشہور ہے ' اگرچہ اس دور کے

تخت نشینی سے ۱/۲ ۵ سال کے اندر ایک عظیم‌الشان سلطنت قائم کرکے (جو وسعت میں سلطنت گپتا کے برابر تھی) ۳۵ سال تک اس اُلوالعزمی اور شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی کہ سلطنت گپتا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا -

چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کی صنعت کے نمونے جو سانچی میں ہیں وہ زیادہ تر متفرق مورتیں ہیں جنکے مفصل حالات عجائب خانہ زیر تعمیر کی تکمیل کے بعد ایک علیحدہ فہرست میں قلمبند کئے جائینگے (۱) - ان میں بھی حالت استغراق کے قدرسی سکون کی وہی شان پائی جاتی ہی جو چوتھی اور پانچویں صدی کے مجسموں کی خصوصیت تھی لیکن متعارفہ حسن ساخت جسکے قائم رکھنے کے لئے پچھلے زمانے کے ماہرین فن اہتمام بلیغ کیا کرتے ' ان نمونوں میں نادرالوجود ہی - اور اگرچہ مورتیں خوبصورت اور خوش ادا ہیں لیکن جدت کا فقدان اور تصنع صاف عیاں ہی -

(۱) اب عجائب‌خانہ مکمل ہوچکا ہی اور جو مورتیں وغیرہ اس میں رکھی ہیں اُن کی مفصل فہرست بھی مترجم ہذا نے شایع کردی ہی - (مترجم)

رياستين مصائب ماضيه كي وجه سے اسقدر كمزور هوگئي تهين ده انمين سے كسي كو شهنشاهي اقتدار حاصل كرنے كي هوس پيدا نه هوئي (۱) -

اس سياسي انحطاط نے گپتائي تهذيب كے اعلى مقاصد كو كسي قدر كمزور تو ضرور كيا ليكن اب تك اهل ملك كے دل و دماغ پر اُن كا اثر بهت قوي اور گهرا تها اور علوم و فنون و ادبيات مين برابر اُنكا اظهار هو رها تها - كمي تهي تو صرف ايک قوي اور فياض سلطنت كي جو اپنے زير سايه اُن كو پهر پورے طور سے سر سبز اور بار آور هونے مين مدد ديتي - شمالي هندوستان مين اِس كمي كو راجه هرش والئے تهانيسر (سنه ۶۰۶ع تا سنه ۶۴۷ع) نے پورا كيا (۲) اور اپني

(۱) ممكن هى كه سنه ۵۰۰ع كے قريب سانچي كالچوريون كي سلطنت مين شامل هو - اس خاندان كے ايك راجه كرشن راج نامي كے سكے بهيلسه مين دستياب هوے هين (ديكهو آركيا لاجيكل سروے كي سالانه ريورٹ بابت سنه ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصه دوم صفحه ۲۱۳)

(۲) اس وقت مشرقي مالوه زمانهٔ مابعد كے شاهان گپتا كے زير نگين تها جن مين ديوگپت اور مادهو گپت بهت مشهور هين - ديو گپت كو هرش كے بڑے بهائي راجيا وردهن نے قتل كيا اور مادهو گپت ' راجه هرش كا باجگزار بن گيا -

محسوس نہین ہوئي جو قومي دشمن کا مقابلہ کرتي ' کثیرالتعداد چھوٹي چھوٹي ریاستون نے بھي کبھی آپس مین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہ کي ' اور باستثنا ایک بادشاہ کے کوئي ایسا حکمران نہوا جو قرب و جوار کے راجاؤن کو اپنا مطیع و منقاد کرتا - حقیقت مین یہ زمانہ جمود کا زمانہ تھا اور ملک کي تمام قوت خانہ جنگیون مین صرف ہو رہي تھي - اس وقت کے مذہبي اعتقادات اور صنعت مین بھي اس سیاسي کمزوري کا عکس صاف صاف نظر آتا ہی -

مہر بھوج والئي قنوج

جہان تک ہمین معلوم ہی (ان پانچ صدیون مین) صرف مہربھوج والئی قنوج ہي ایسا راجہ تھا جو زمانے کے رنگ سے الگ ہوکر اپنے ہم عصر والیان ریاست پر فوق لے گیا - سنہ ۸۴۰ع اور سنہ ۸۹۰ع کے درمیان اس بادشاہ نے ایک وسیع سلطنت قائم کي جس کي حدود ایک طرف دریاے ستلج اور دوسري طرف صوبہ بہار سے ملي ہوای تھین - راجہ مہندر پال اور راجہ بھوج ثاني نے (جو مہر بھوج کے بعد تخت پر بیٹھے) اس نئي سلطنت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیا اور نوین صدی عیسوي کے آخر مین مشرقي مالوہ بھي جو اسوقت پرمار خاندان کے زیر نگین تھا ' اس

غارهاے اجنٹا میں جو رنگین تصویرین بني هوئي هین اُن کے دیکھنے سے معلوم هوتا هی که اِس زمانے کا فن ' نقاشي ' بمقابله ' سنگتراشي ' کے بہت بلند پایه تها اور آرائشي کامون مین غالباً زیاده تر رنگین تصاویر هي کا استعمال هوتا تها - افسوس هی که سانچي کي خانقاهون اور مندرون سے اُن رنگین تصویرون کے نشان بالکل محو هو چکے هین جو کسي زمانے مین آرائش کیلیئے اُنکي در و دیوار پر بنائي گئي تهین اور صرف وهي اشخاص ' جو اجنٹا کي شاندار تصاویر کو دیکھ چکے هین ' اندازه کر سکتے هین که ایام سلف مین سانچي کي عمارات موجوده حالت سے کس قدر مختلف هونگي -

---

اواخرِ دورِ وُسطيٰ

سنه ۵۲۸ع سے ' جب که اهل هُن نے شکست پائي سنه ۱۰۲۳ع تک جو سلطان محمود غزنوي کے پنجاب پر حمله کرنیکا زمانه هی ' شمالي هند بیروني حمله آورون سے بالکل محفوظ رها اور اس اثنا مین جو ترقي یا انحطاط ملک مین هوا اُس کے ذمهدار خود اهل ملک هین - ان پانچ صدیون مین مرکزي سلطنت کي ضرورت

عیسوي میں انہلواڑہ کے چالوکیي راجاؤں کے قبضے میں آگیا (۱) -

انہلواڑہ کا چالوکیي خاندان

اس زمانے سے بعد کي تاریخ اس موقعہ پر لکھنے کي ضرورت نہیں کیونکہ سانچي کي کوئي شاندار عمارت جو بودھ مذہب سے تعلق رکھتي ہو ' بارھویں صدي سے بعد کي بني ہوئي نہیں ہے - غالب گمان یہ ہے کہ بودھ مذہب جو پہلے ہي بہت کچھ ہندو مذہب میں جذب ہو چکا تھا ' اس صدي کے قریب وسط ہند سے بالکل معدوم ہوگیا -

اواخر قرون وسطی کي صنعت

سانچي میں اس آخري زمانے کے فن عمارت و سنگتراشي کي بہت سي مثالیں پائي جاتي ہیں ' چنانچہ جو عمارات مشرقي رقبۂ مرتفع پر واقع ہیں اور جن پر نقشے میں ۴۳ سے ۵۰ تک نمبر دئے ہوئے ہیں وہ سب کي سب اسي زمانے کي یادگار ہیں - انکے علاوہ بے شمار مورتیں اور منبت کاري کے نمونے '

---

(۱) ممکن ہے کہ مالوہ کچھ عرصے کے لئے پھر پرماروں کے قبضے میں آگیا ہو - اتنا قطعي طور پر معلوم ہے کہ یہ صوبہ راجہ دیوپال (سنہ ۱۲۱۷ع تا سنہ ۱۲۴۰ع) والئ دھار کے قبضے میں رہا -

سلطنت مين شامل كر ليا گيا - ليكن دسوين صدي
كے ابتدائي عشرات مين قنوج كے پرتہياورن كي قوت
بسرعت زائل هونے لگي

مالوه كا پرمار خاندان

اور قياس يه هے كه جب راجه منج (سنه ۹۷۴ع تا ۹۹۵ع) نے عنان حكومت هاته مين لي تو مشرقي مالوه خود مختار هو چكا تها اور اس زمانے مين وسط هند كي سب سے مقتدر رياست رهي شمار هوتي تهي - راجه منج اور اس كا مشهور بهتيجا راجه بهوج، جس نے مالوه مين سنه ۱۰۱۸ع سے سنه ۱۰۶۰ع تك حكومت كي، علوم و فنون كے فراخ حوصله سرپرست اور خود بهي اعلى پايے كے مصنف تهے - راجه بهوج كي ايك مشهور يادگار شهر بهوپال كے جنوب مشرق مين بهوجپور كي جهيل تهي جو شايد اس راجه كے نام كو زمانے تك زنده ركهتي مگر پندرهوين صدي عيسوي مين ايك اسلامي بادشاه كے حكم سے اسكو خشك كروا ديا گيا - راجه بهوج كي آنكه بند هوتے هي (قريباً سنه ۱۰۶۰ع) پرمارون كي حكومت كمزور هو گئي اور اگرچه دهار مين وه كچه دنون تك حكمران رهے ليكن مالوه بارهوين صدي

زور سے قابو میں رکھا تھا ' لیکن اس زمانے میں وہ قابو میں نرھا اور آرائش کا استعمال جا و بیجا ہونے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجزا کا باہمی اتصال اور موزونیت مفقود ہوگئی ' کندہ کاری کا زور اور لوچ جاتا رہا ' اور مذہبی مجسمے محض بیجان اور سب ایک ہی نمونے کی نقل نظر آنے لگے ' گویا وہ پتھر کے پُتلے تھے جن میں نہ اعضاء کا تناسب تھا نہ روحانیت کی جھلک -

سانچی بزمانۂ حال

تیرھویں صدی عیسوی کے بعد سانچی ویران و غیر آباد ہوگئی - شہر ودیشا اس سے بہت پہلے عہد گپتا ہی میں تباہ ہوچکا تھا اور اوسکی جگہ بھیلسہ (اصلی نام - بُھیلسوامن) آباد ہوگیا تھا - اس نئے شہر کا ذکر اسلامی بادشاہوں کی تاریخ میں بار بار آتا ہی چنانچہ اونکی فتوحات کے دوران میں یہ شہر تین بار لٹا اور چوتھی مرتبہ عہد عالمگیری میں اسکے مندر بھی مسمار کئے گئے (۱) - لیکن سانچی کے آثار ' باوجودیکہ

(۱) فاضل مصنف نے اس بیان کی تائید میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا - میں نے مآثر عالمگیری (مستعد خاں ساقی) '

جو اپني اصلي جگہ سے عليحدہ ہو چکے ہين ' اور چھوٹے چھوٹے نذر دلے ہوئے ستوپے بھي اسي زمانے سے تعلق رکھتے ہين - ان نمونون سے ظاہر ہوتا ہی کہ اہل بودہ کي صنعت اور اونکا مذہب دونون بسرعت زوال پذير ہو رہے تھے ' چنانچہ مندر نمبر ۴۵ کے معاينہ سے ' جو اس زمانے کي نہايت شاندار عمارت ہی ' يہ بات صاف نظر آتي ہی کہ گيارھوين صدي عيسوي سے قبل ہي ہندو مذہب اور خصوصاً تنتري عقائد نے بودہ مذہب پر کس قدر گہرا اثر ڈالا تھا - علاوہ ازين اس مندر کے طرز تعمير سے اوس فرق کا بھي اندازہ ہوتا ہی جو اوس زمانے کي عمارات اور عہد گپتا کے طرز تعمير مين نماياں ہی -

اواخر قرون وسطی کے فن تعمير مين شان و شوکت اور نمائش و آرايش کی طرف بہت ميلان پايا جاتا ہی ليکن جتنا طمطراق بڑھا اوسي قدر اصلي حسن مين کمي آگئي - پيکر يا عمارت مين آرائشي عنصر کا موزون اور مناسب طريقے سے استعمال کرنا عہد گپتا کي صنعت کا خاص کمال تھا جو قرون وسطی کے اواخر مين بالکل معدوم ہوگيا - آرائش کی جانب طبعي ميلان کو عہد گپتا کے صناعون نے اپني عقل سليم کے

اور سنہ ۱۸۱۹ع کے بعد سانچی کے فن تعمیر و سنگتراشی کے متعلق بہت سے مضمون لکھے گئے اور کئی مستقل کتابیں طبع ہوئیں جن میں نقشے اور فوٹو بھی شامل ہیں - لیکن افسوس ہی کہ ان تحریرون مین مولفین کے عجیب و غریب خیالات کے علاوہ بہت سی غلط بیانیاں بھی موجود ہیں - مستقل کتابون کے سلسلے مین کننگھم صاحب کی بھیلسہ ٹوپس (۱) میسی کی سانچی اینڈ اٹس ریمینز (۲) اور فرگسن کی ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ (۳) بہت مشہور ہیں -

لیکن ان آثار کے دریافت ہونیکے بعد جب ان کے حالات شایع ہوئے تو سارے ملک میں ایک عام شوق ان کے متعلق پیدا ہوگیا ' اور افسوس ہی کہ یہ شوق ان عمارات کے حق میں نہایت تباہ کن ثابت ہوا - سانچی آثار قدیمہ کے ناتجربہ کار شائقین اور خزانہ ڈھونڈنے والے بوالہوسون کا تختۂ مشق بن گئی جنہون نے دبے ہوئے

Cunningham - *The Bhilsa Topes* (۱)

Maisey - *Sanchi and its Remains* (۲)

Fergusson - *Tree and Serpent Worship* (۳)

بهیلسه سے صرف پانچ میل ایک بلند پهاڑي کي چوٹي پر واقع تهے ' تباهي سے محفوظ رهے اور سنه ۱۸۱۸ع میں جب جنرل ٹیلر (Taylor) یهاں آئے تو عمارات بظاهر اچهي حالت میں تهیں :— ستوپۂ کلاں کے تین دروازے بجنسه قائم تهے اور جنوبي پهاٹک کے شکسته حصے جهاں گرے تهے رهیں پڑے تهے ' بڑا گنبد صحیح و سالم تها اور بالائي کٹهرے کا ایک حصه اپني اصلي جگه پر قائم تها ' ستوپهائے نمبر ۲ و ۳ اچهي حالت میں تهے ' اور ستوپه نمبر ۲ کے قریب علاوه اور عمارتوں کے آٹه ستوپوں کے آثار باقي تهے جن کي عام حالت کے متعلق اب کوئي تحریر موجود نهیں هے (۱) ۔

ان شاندار عمارتوں کي خوبصورتي اور نرالي طرز نے اهل ذوق کي توجه فوراً اپني طرف منعطف کرلي

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

منتخب اللباب مصنفه خوافي خاں اور پروفیسر جادو ناته سرکار کي تاریخ " اورنگزیب " میں بهت تلاش کیا مگر بهیلسه کي تباهي یا اس کے مندروں کے مسمار هونے کا حال کهیں نهیں ملا - (مترجم)

(۱) سنه ۱۸۱۸ع سے بعد کي تاریخ برجس صاحب کے مضمون " سانچي کاکا‌کهیڑے کا بڑا ستوپه " (مطبوعه جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي لندن بابت ماه جنوري سنه ۱۹۰۲ع - صفحات ۲۹ تا ۴۵) میں دي هوئي هے ۔

ہوئیں (۱) لیکن انکی کھدائی سے جو نقصان عمارت کو پہنچا اُس کی تلافی ڈبیوں کے ملنے سے ہرگز نہیں ہوئی خصوصاً اس لئے کہ بعد میں وہ ڈبیاں بھی گم ہو گئیں -

باوجود اس قدر شوق کے ' اس طویل زمانے میں ان بے مثل عمارات کی مرمت اور درستی کا خیال کسی کے دل میں نہ گذرا - کہ وہ آیندہ نسلوں کیلئے محفوظ ہو جاتیں '

سنہ ۱۸۶۹ع میں نیپولین ثالث شہنشاہ فرانس نے فرمانروائے ریاست بھوپال سے سانچی کے ایک منقش پھاٹک کی خواہش کی - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست بھوپال اور سرکار ہند کے باہمی مشورے سے مشرقی پھاٹک کے چند مثنے (cast) طیار ہوئے اور یورپ کے مشہور عجائب خانوں میں بھیجے گئے -

آخر کار سنہ ۱۸۸۱ع میں جب گرد و نواح کے دیہات کی دستبرد ' اور روز افزوں جنگلی جھاڑیوں نے عمارات کی حالت کو اور بھی تباہ کردیا تو سرکار ہند کو انکی حفاظت و صیانت کا خیال پیدا ہوا - چنانچہ اُسی سال

---

(۱) دیکھو صفحات ۱۷۰ و ۲۶۵ - ۲۶۶

آثار عتیقه کي تلاش مین یا دولت کي طمع سے عمارات کو ناقابل تلافي نقصان پہنچایا -

سنه ۱۸۲۲ء مین کپتان جانسن نے ' جو بھوپال مین نائب پولیٹکل ایجنٹ تھے ' بڑے ستوپے کو ایک جانب اوپر سے نیچے تک کھود کر اوس مین بہت بڑا شگاف کردیا جس سے ستوپے کي عمارت کو بعد مین شدید نقصان پہنچا اور مغربي پھاٹک اور فرشي کٹہرے کے قریبي حصے بالکل گرگئے -

ستوپه ہائے نمبر ۲ و ۳ کي بربادي بھي شاید انھي ناعاقبت اندیش صاحب کي کھدائي کي وجه سے ہوئي ' کیونکه پہلے یه دونون ستوپے نہایت عمده حالت مین تھے -

سنه ۱۸۵۱ء مین جب میجر جنرل سر الیگزینڈر کننگھم ' اور کپتان ایف - سي - میسي نے بھي چند عمارات کے اندر کھدائي کروائي ' تو غیر مناسب عجلت اور لاپرواہي سے کام لیا - لہذا سانچي کي تباہي کي ذمه داري ایک حد تک اونپر بھي عائد ہوتي ہی - اور اگرچه ستوپہائے نمبر ۲ و ۳ کے اندر سے اُنھین قابل قدر " تبرکات " کي ڈبیان دستیاب

ضرورت تھي ' مچھے کرنے پڑے ھین اور سنہ ۱۹۱۲ع سے '
جبکہ مین نے سانچي کے کام کو ھاتھ مین لیا ' پانچ
سال کے عرصے مین جو اب تک منقضي ھوچکا ھی '
یہان کي کھدائي صفائي اور مرمت نہایت احتیاط '
ضابطہ اور سرگرمی سے انجام پا رھي ھی -

میرے کام شروع کرنیسے قبل پہاڑي پر صرف ستوپہ
کلان اور چند اور عمارات کے نشان نظر آتے تھے جنکو
نقشہ (پلیٹ ۱۵) مین آڑي لکیرون سے دکھایا گیا
ھی (۱) - باقي تمام عمارتین ملبے کے اونچے اونچے
انبارون یا جنگل کي گنجان جھاڑیون مین ایسي چھپي
ھوئي تھین کہ اُن کے وجود کا گمان بھي نہ ھوتا تھا -
اس لئے سب سے پہلے میدان سے اس جنگل کو صاف کیا
گیا - بعد ازان ستوپہ کلان کے جنوب اور مشرق مین '
جہان صاف نظر آتا تھا کہ چٹان کي اصلي سطح کے اوپر
ملبے کا بہت بڑا انبار پڑا ھی ' کھدائي کروائي گئي کہ
وہ عمارتین اور قدیم چیزین جو ملبہ کے نیچے دبي ھوئي

(۱) جو عمارات نئي کھدائي کے اثناء مین برآمد ھوئي ھین
اُن کو سیاہ دکھایا گیا ھی -

میجر کول نے جو اُسوقت آثار قدیمۂ هند کے ناظم تھے ' پہاڑي کے بالائي حصے کو جنگل اور خود رُو نباتات سے صاف کیا اور اُس بڑے شگاف کو بھرا جو ساٹھ سال قبل کپتان جانسن نے ستوپۂ کلان کے وسط میں کردیا تھا - اس مرمت اور صفائي کے بعد میجر کول نے دو سال کے عرصے میں سرکار هند کے خرچ سے ' جنوبي اور مغربي پھاٹکوں کو جو گرچکے تھے دوبارہ قائم کیا اور ستوپہ نمبر ۳ کے سامنے جو چھوٹا پھاٹک هے اُسکو بھي دوبارہ نصب کیا -

لیکن باقي عمارات کي مرمت کے متعلق ' جو رفتہ رفتہ منہدم هوتي جارهي تھیں ' میجر موصوف نے کوئي کوشش نہ کي ' نہ اُنکو یہ خیال پیدا هوا کہ وہ خانقاهیں ' مندر اور مکانات ' جو ستوپہ کلاں کے گرد ملبے کے ڈھیروں کے نیچے دبے هوئے تھے ' کھود کر برآمد کئے جائیں ' اور نہ اُنکي توجہ اُن صدها مجسموں اور کتبوں کي حفاظت کي جانب مبذول هوئي جو عمارات کے آس پاس جابجا پڑے هوئے تھے -

یہ سب کام ' جن کي تعمیل کے لئے پیشتر کی تمام تدابیر کي نسبت بہت زیادہ وقت اور سامان کي

تیسرا کام میرے تعلق یہ تھا کہ جہانتک عملاً ممکن ہو عمارات کی نہایت مکمل اور پختہ مرمت ہوجائے - اس باب میں مجھے بہت سے مشکل کام کرنے پڑے لیکن اون میں سب سے اہم کام جنکی تکمیل میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آئیں ، حسب ذیل ہیں :-

(۱) ستوپہ کلاں کے جنوب مغربی حصے کو توڑ کر دوبارہ بنوایا گیا - اس لئے کہ اس حصے کے گرنے کا ہر وقت خطرہ تھا اور اس کے گرنے سے جنوبی اور مغربی پھاٹکون اور اُنکے بیچ کے کٹہرے کے گرنے کا بھی اندیشہ تھا -

(۲) مندر نمبر ۱۸ کی مرمت کی گئی - اس عمارت کے بھاری بھاری ستون عمودی خط سے ہٹ کر خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جُھک گئے تھے - ان ستونوں کو سیدھا کرکے مضبوط بنیادوں پر قائم کردیا گیا - اور

(۳) مندر نمبر ۴۵ کی پورے طور سے مرمت کی گئی - یہ مندر شکستگی کی آخری منزل

ہوں برآمد ہو جائیں - اس کھدائی میں عمارات برآمد ہونے کے لحاظ سے امید سے زیادہ کامیابی ہوئی - جو مکانات جنوبی رقبہ میں درآمد ہوئے ہیں اُنمیں سے اکثر کی بنیادیں چٹان پر قائم ہیں ' لیکن مشرقی حصے کی عمارتیں سب سے آخری زمانے کی بنی ہوئی ہیں اور اس لئے اُنکی بنیادیں بھی چٹان کی سطح سے بہت اوپر ہیں اور اُنکے نیچے اور بہت سے قدیم مکانات کے آثار دبے ہوئے ہیں -

مشرقی حصے میں میلے صرف بالائی عمارات کو آشکار کرنے پر قناعت کی ہی اور آثار زیریں کو آیندہ محققین کی کدالوں کے لئے چھوڑ دیا ہی - چند مقامات پر جو میں نے کھدائی کرواکر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ زیریں عمارات زیادہ تر خانقاہیں ہیں اور اُنکی وضع قطع اُن خانقاہوں سے مشابہ ہی جو جنوبی رقبے سے برآمد ہوئی ہیں - اس لئے اگر یہ آثار زیریں کھدواکر برآمد بھی کروا لئے جائیں تو سانچی کی عمارات کے متعلق ہماری معلومات میں کوئی مفید اضافہ نہ کرینگے -

اخیر میں صرف اُن بے شمار قدیم چیزوں (یعنی مجسموں ، کتبوں ، شکستہ عمارتی پتھروں وغیرہ) کی حفاظت و صیانت کا سوال رہ گیا جو عمارات کے قریب جابجا کس‌مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی تھیں - انکے واسطے ایک مختصر ، مگر ضرورت کے لحاظ سے معقول ، عجائب خانہ تعمیر ہو رہا ہی جس میں سنگتراشی کے نمونے ، کتبے ، مجسمے ، اور شکستہ عمارتی اجزا قاعدے سے سجاکر اُنکی ایک مشرح فہرست مرتب کی جائیگی - عجائب خانے کے ایک کمرے میں نقشے ، فوٹو اور کتابیں وغیرہ بھی رکھی جائینگی جن کی مدد سے سیاحوں کو ان بے نظیر آثار کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ہوگی (۱) -

---

(۱) عجائب خانے کی تعمیر اب مکمل ہوچکی ہی اور جو کتبے اور مورتیں وغیرہ اس میں رکھی گئی ہیں اُن کی مفصل با تصویر فہرست مترجم ہذا نے انگریزی زبان میں شایع کی ہی - (مترجم)

پر پہنچ چکا تھا اور دیکھنے والوں کے لئے ہر وقت خطرے کا باعث تھا -

ان کاموں کے علاوہ چند اور کام بھي بالخصوص قابل ذکر هین مثلاً :—

(۱) اُس طویل پشتے کي دیوار کو از سرنو تعمیر کیا گیا جو وسطي اور شرقي رقبوں کے درمیان واقع هے -

(۲) ستوپه نمبر ۳ کے گنبد، بالائي چھتري اور کٹہروں کو دوبارہ بنایا گیا -

(۳) منادر نمبر ۱۷، ۳۰، و ۳۲ کي مرمت هوئي اور اُنپر نئي چھتین ڈالي گئین -

(۴) ستوپه کلاں کے اطراف سے پاني کے اخراج کا مناسب انتظام کیا گیا اور قدیم شکسته فرش کي تجدید کي گئي -

(۵) تمام بدنما نشیب و فراز دور کئے گئے اور میدان کي صفائي اور درستي کے بعد آرائش کے خیال سے گھاس کے تختے، خوشنما درخت اور پھولدار بیلین لگادي گئین -

کي نوعیت سے نیز اُن تدابیر سے جو گذشتہ چند سال مین ان عمارات کي تحقیق و تحفظ کے متعلق اختیار کي گئین کافي آگاهي حاصل هو چکي هی - اب هم اِن عمارات کے تفصیلي حالات بیان کرتے هین -

ستوپۂ کلاں کي عمارت - اسکي کیفیت اور تاریخ

ستوپۂ کلاں (نقشه پلیٹ نمبر ۱ - Plate I.) کي موجوده صورت کو یوں سمجھئے که نصف کرّه کي شکل کا ایک گنبد (انڈا - अंड) هی جسکي چوٹي پر ایک دوسریکے اوپر تین چھتریان قائم هین ، نیچے کے حصے مین ستوپے کے چاروں طرف ایک بلند چبوتره (میدهي - मेधी) هی جو قدیم زمانے مین طوف گاه (پر دکھنا - प्रदक्षिण पथ) کا کام دیتا تها ، چبوترے پر چڑهنے کے لئے جنوبي جانب ایک بلند دوهرا زینه

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

جو دهاتُو بمعني " آثار " اور گربهه بمعني " ظرف " سے مل کر بنا ہی - نیپال مین ستوپے کو چیتیا کہتے هین جو ابتدا مین ، لفظ ستوپه کي طرح ، مٹي کے تودے یا ٹیلے (چِتا) هی کے معني دیتا تها - لیکن بعد مین هرقسم کي متبرک عمارت کے لئے استعمال هونے لگا -

سانچي کے نواح مین ستوپے کو بهٹا (بمعني ٹیله یا ڈهیر) اور ستوپه کلاں کو " ساس بهو کا بهٹا " کہتے هین -

باب ۳

ستوپۂ کلان (۱)

گذشته باب کے مطالعه سے ناظرين کو سانچي کے
آثار قديمه کي تاريخ اور اُنکي صنعت اور طرز تعمير

---

(۱) ستوپه کي ابتدا بلا شبه اُن قديم قبرون سے هی جو مٹی کے نيم کروي ٹيلون کي شکل مين بنالی جاتي تهين - ليکن بودھ مذهب کے پيرو ستوپون کو خود بدھ يا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے " آثار " يا تبرکات (يعني سوخته لاش کي راکھ ' دانت ' هڈي وغيره) کي حفاظت کے لئے بنايا کرتے اور بعض صورتون مين مقدس مقامات کی نشان دهي کے لئے بهي تعمير کيا کرتے - کسي ستوپے کي بيروني حالت سے يه معلوم کرنا ناممکن هی که اوسکے اندر " آثار " مدفون هين يا نهين بودھ مذهب مين ستوپے کا بنوانا ايسا کارخير سمجها جاتا هی که اُسکے انجام دينے سے بنوانے والا منزل نجات کے قريب پهنچ جاتا هی -

لفظ ٹوپ (بمعنی ستوپه) اصل مين هندوستان کے انگريزون کا نکالا هوا هی اور پراکرت زبان کے لفظ ٹهوپ سے مشتق معلوم هوتا هی - برما مين ستوپے کو عموماً پگوڈا اور سيلون مين ڈاگوبه کہتے هين - ڈاگوبه سنگهالی زبان کا مرکب لفظ هی

ساتھہ هي تعمير كروايا تھا ، جسامت مين موجودہ ستوپے سے قريباً آدھا اور اينٹ کا بنا ھوا تھا - قريباً ايک صدي بعد اسکے اوپر پتھر کي چنائي کا غلاف چڑھايا گيا جس سے اُس کا دور بڑھکر موجودہ جسامت کو پہنچ گيا - غلافي چنائي کے ساتھ ھي ستوپے کے اطراف مين کٹھرہ بھي قائم کيا گيا ليکن منقش پھاٹک اول صدي قبل مسيح کے نصف ثاني سے پہلے تعمير نہين ھوئے (۱) -

قديم خشتي ستوپے کي هيئت و ساخت کے متعلق صرف اس قدر معلوم هے که جو اينٹين اُس مين لگي ھوئي تھين وہ سواہ انچ لمبي ، دس انچ چوڑي اور تين انچ موٹي تھين ، يعني ناپ مين اُن اينٹون کے مماثل تھين جو عہد موريا کي اور عمارات مين پائي جاتي هين - علاوہ برين يہ بھي قرين قياس هے که ستوپۂ مذکور قريباً نيم کروي شکل کا تھا ، اُسکے چارونطرف ايک بلند چبوترہ تھا اور چوٹي پر کٹھرہ اور چھتري تھي - پہاڑي کي سطح مرتفع سے ملنے کي صفائي کے اثنا مين پتھر کي چھتري کے چند ٹکڑے

(۱) ستوپۂ کلان کي مفصل تاريخ کے لئے ديکھو مصنف کا مضمون مندرجہ آرکيالوجيکل سروے رپورٹ بابت سال ۱۹۱۳ - ۱۹۱۴ع صفحات ۲ تا ۹ -

(سوپان - सोपान) هی ' ستوپے کے گرد سطح زمین کے برابر ایک اور طواف گاہ هی جسکے گرد ایک بھاري کٹھرہ (ویدکا - वेदिका) لگا هوا هی ' اس کٹھرے کي وضع بالکل سادہ هی اور اسپر کسي قسم کا آرائشي کام نهین هی ' نیچے والے پردکھنا مین داخل هونے کے لئے چارون طرف چار دروازے هین جو گویا کٹھرے کو چار مساوي حصون مین تقسیم کرتے هین ' هر دروازے کے سامنے ایک بڑا پھاٹک (تورنا - तोरण) هی جس کے اندروني اور بیروني دونون رُخون پر نهایت دل کھول کر منبت کاري کي گئي هی -

اب تلک عام طور پر یہ خیال تھا کہ ستوپہ کلان کي موجودہ عمارت راجہ اشوک کے زمانے کي بني هوئي اور اُس لاٹھ کي هم عمر هی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - اسکے علاوہ یہ بھي خیال کیا جاتا تھا کہ فرشي کٹھرہ قریب قریب ستوپے کے ساتھ هي بنا تھا اور منقش پھاٹک دوسري صدي قبل مسیح کے دوران مین بنائے گئے تھے -

عہد اشوک کا خشتي ستوپہ

یہ قیاسات اب غلط ثابت هوچکے هین اور حقیقت یہ هی کہ اصلي ستوپہ ' جو راجہ اشوک نے لاٹھ کے

PLATE II.

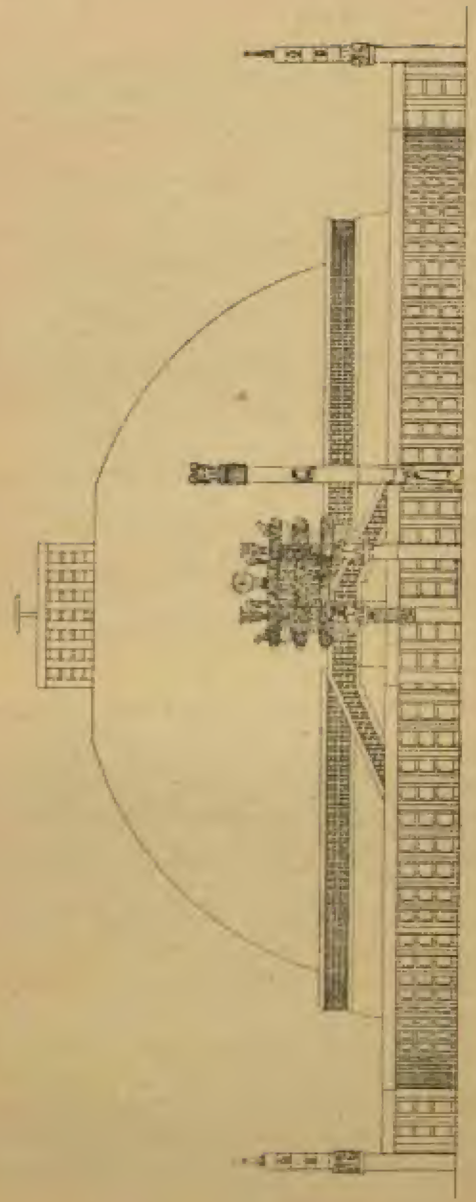

ELEVATION OF GREAT STUPA FROM SOUTH (RESTORED).

برآمد هوئے هین جو غالباً قدیم ستوپے کي چهتري هي کے حصے هین - ان ٹکڑون کے زیرین رخ پر نهایت نفیس ابهروان دهاریان بني هوئي هین جو عام چهتریون کي تیلیون سے مشابه هین اور عهد موریا کي سنگتراشي کي اس لطیف و دلپذیر اصابت اور حسن ساخت کو یاد دلاتي هین جس سے بهتر کام آج تک کسي اور ملک کي سنگتراشي مین نهین هوا -

سنگي رو کار کا اضافه - سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح

سنگي روکار کے اضافه کے بعد ستوپے کا قطر ایک سو بیس فیٹ سے کچھ زیاده اور بلندي چون فیٹ کے قریب هو گئي (۱) روکار کي چنائي جس طریقے سے عمل مین آئي وه بهت سیدها ساده تها یعني خشتي ستوپے کے گرد کچھ جگه خالي چهوڑ کر ایک گول دیوار چن دي گئي اور دوران تعمیر مین جون جون دیوار اونچي هوتي گئي ' ستوپے اور دیوار کے درمیاني خلا مین بهاري بهاري ناتراشیده پتهرون کي بهرائي ہوتے گئے - هم آگے چل کر بیان کرینگے که بعینه یهي تدبیر مندر نمبر ۴۰ کي توسیع مین بهي اختیار

---

(۱) ستوپے کي توسیع کے لئے اوسکے گرد چنائي کا ایک یا زیاده غلاف چڑهانے کو پالي زبان مین اچها دنه (कञ्चुक) کهتے هین -

کي گئي جسکے روکار کي چنائي قريب قريب اسي
زمانے مين عمل مين آئي -

بعض مصنفين نے ستوپۂ کلان کے متعلق لکھا ھی
کہ " ايک بلند چبوترے کے اوپر نيم مدوّری گنبد بنا ھوا
ھی " - اس بيان سے يہ غلط فہمي پيدا ھوتي
ھی کہ شايد چبوترہ پہلے تعمير ھوا اور بعد مين اسکے
اوپر گنبد بنايا گيا ' حالانکہ حقيقت مين پہلے گنبد
تعمير ھوا جسکے پہلو سطح زمين سے ملے ھوئے ھين
اور اطراف کا چبوترہ بعد مين بنا اور دونون کي چنائي
کو باھم وصل نہين کيا گيا - گنبد اور چبوترے کي اس
پتھر کي چنائي پر گچ کي خوب مرتي لپائي کرکے بعد
مين اسپر عمدہ باريک چونے کي استر کاري کردي
گئي - ممکن ھی کہ استرکاري کے اوپر چونے کے کام
کي گل شاخي کھونٹيان بنا کر اُن مين پھولون کے ھار
اور گجرے آويزان کئے گئے ھون اور خوبصورتي کے لئے
جابجا سنہرے اور دوسرے رنگون سے رنگ آميزي بھي
کي گئي ھو - گچ کي لپائي کا اکثر حصہ گنبد کے تين
جانب ابتک موجود ھی ليکن جب کپتان جانسن نے
سنہ ۱۸۲۲ع مين ستوپے مين شگاف ديا تو چوتھي
جانب يعني جنوب مغربي حصے کا پلستر ضائع ھوگيا -

قائم کي جاتي تهي مگر سترپۂ کلاں کا هرمیکا پتهر کا ایک بہت وزني صندرق تها جس مین "آثار" متبرکه محفوظ تهے - اس صندرق کے ڈهکنے کا قطر پانچ فیت سات انچ اور ارتفاع ایک فت آٹه انچ هی -

فرشي کٹہرہ

بالائي کٹہرے اور چهتر کے بعد سترپے کے گرد وہ وزني کٹہرہ (ویدیکا - वेदिका) لگایا گیا جسکو امتیاز کے لئے هم زیرین یا فرشي کٹہرہ کہینگے - منقش پهاٹکوں اور دیگر کٹہروں کي مانند اس کٹہرے کے مختلف اجزا ، یعني ستون (۱) ، پٹریان (۲) اور منڈیر کے پتهر (۳) ، بهي مختلف اشخاص نے بطور نذر پیش کئے تهے جن کے نام قدیم براهمي رسم خط مین ابتلک کٹہرے پر کندہ هین -

اس لحاظ سے که کٹہرے کي ساخت مین بہت سے اشخاص کي شرکت تهي ، اسکے آغاز اور اختتام کے درمیان ضرور چند عشرات کا زمانه گذرا هوگا فرگسن

(۱) تهبه - थभ

(۲) سوچي - सूची

(۳) اُشنیشا - उष्णिषा

هرميكي كٹهره اور بالائي چهتري

ررکار کي چنائي کے بعد جب ستوپه طيار هو گيا تو اُسکے اوپر حسب دستور سنگي کٹهره اور چهتر قائم کئے گئے - اس کٹهرے اور چهتر کے بهت سے ٹکڑے کهدائي مين دستياب هوئے هين اور وه عنقريب اپني اصلي جگه پر قائم کردیے جائينگے (۱) - عام وضع قطع کے لحاظ سے يه کٹهره اور چهتر، ستوپه نمبر ۳ کے کٹهرے اور چهتر کے مماثل هين جو حال هي مين دوباره نصب هوئے هين ، ليکن پيمائش مين موخرالذکر سے بهت بڑے هين - چهتري کي ڈنڈي عموماً ايک مختصر سے چبوترے (हरमिका - هرميکا) (۲) پر

---

(۱) اس کٹهرے کے ۱۷ ستون ، ۴۸ پٹريان ، اور ۱۱ منڈير کے پتهر مختلف جگهون سے دستياب هوئے هين - کٹهرے کا سطحي نقشه مربع تها ، هر پهلو مين آٹه ستون تهے اور ستونون کا نيچے کا ۲½ فيٹ کا حصه ستوپے کي چنائي مين گڑا هوا تها - فرشي کٹهرے کي طرح اس کٹهرے کي ساخت مين بهي چوبي طرز تعمير کا اثر نماياں هے - [اب اس کٹهرے کے پرانے اجزا کے ساته جديد اضافه کرکے کٹهرے کو اُسکي اصلي جگه پر دوباره نصب کرديا گيا هے اور اسکے بيچ مين پتهر کي تين چهتريان ايک دوسرے کے اوپر قائم کردي گئي هين - جس سے ستوپه نهايت شاندار اور مکمل معلوم هوتا هے - مترجم]

(۲) هرميکا لفظ هرميا (بمعني اٹاري) کا اسم مصغر هے اور اصطلاح مين اُس چبوترے کے لئے مستعمل هوتا هے جو ستوپے کے اوپر چهتري کي ڈنڈي (چهترا يشٹي - छत्रयष्टि) قائم کرنے کے لئے بنايا جاتا هے -

قدیم براہمی رسم خط میں اس کٹھرے پر جا بجا کندہ ہیں ، دو دلچسپ کتبے عہد گپتا کے بھی موجود ہیں - ان میں جو زیادہ قدیم ہی وہ مشرقی پھاٹک کے جنوب کو ستونوں کی دوسری قطار میں بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کندہ ہی اور سنہ ۹۳ گپتائی (مطابق سنہ ۴۱۲ - ۴۱۳ عیسوی) کا تحریر شدہ ہی - اس کا ذکر ہم پہلے بھی صفحہ ۴۵ پر چندر گپت ثانی کی فتح مالوہ کے ضمن میں کر چکے ہیں - دوسرا کتبہ مذکورہ بالا کتبے کے قریب ہی ستونوں کی چوتھی قطار میں بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کھدا ہوا ہی - یہ سنہ ۱۳۱ گپتائی (مطابق ۴۵۰ - ۴۵۱ عیسوی) کا ہی اور اس میں لکھا ہی کہ " ہرس وامنی نام ایک اپاسکا (उपासिका) یعنی دنیادار معتقد نے خانقاہ کا کناہ بوٹ کی آریاشنگھا (پاکیزہ مذہبی جماعت) کو " جواہر خانہ " میں اور اس مقام پر جہاں چار بدھوں کی مورتیں رکھی ہیں ، (یعنی ستوپے کے پردکھنا یا طواف گاہ زیریں میں) ، روشنی کرنے اور روزانہ بودھ مذہب کے ایک تارک الدنیا فقیر (بھکشو भिक्षु) کو کھانا کھلانے کے لئے کچھ رقمیں عطا کیں " -

(Fergusson) صاحب نے اس زمانے کا اندازہ " ایک صدي یا اس سے بھي کچھ زیادہ " کیا ھی ' لیکن یہ اندازہ بہت زیادہ معلوم ھوتا ھے کیونکہ ودیشا میں ' جو اُس وقت بہت بڑا شہر تھا ' بودھ مذھب کے پیروون کي بکثرت آمد و رفت ھوگی اور وہان سے جاتري ان متبرک عمارات کي زیارت کو آتے ھونگے - لہذا یہ قیاس قرین عقل معلوم ھوتا ھی کہ کٹھرہ مذکور فرگسن صاحب کی تخمینی مدت کے نصف ھي عرصے میں طیار ھو گیا ھو -

یہ کٹھرہ سراسر پتھر کا بنا ھوا ھی لیکن اسکا نقشہ صریحاً چوبي کٹھرے سے نقل کیا گیا ھی ' اور یہ بات قابل غور ھی کہ منڈیر کے پتھروں کے جوڑ بجاے سیدھے تراشنے کے ترچھے کاٹے گئے ھیں جو لکڑي کي تراش کی خصوصیت ھی - حقیقت یہ ھی کہ جس زمانے میں یہ کٹھرہ قائم کیا گیا ' اُسوقت ھندوستان کي عمارتیں زیادہ تر لکڑي ھي کي ھوا کرتي تھیں ' اور یہي وجہ ھی کہ اُسوقت کي تمام سنگي عمارات میں چوبي طرز تعمیر کا اثر پایا جاتا ھی -

عہد گپتا کے کتبے بہت سے مختصر " نذري " کتبوں کے علاوہ ' جو

نیچے زمین میں قائم کئے گئے ہیں - علاوہ ازین آنکے تین رُخوں پر منبت‌کاری کا نہایت پرتکلف کام ہی - باقی ستونوں کو حاشیے کے پتھروں میں چولوں کے ذریعے سے جما کر قائم کیا گیا ہی اور آنکے بیرونی رخ پر پورے یا نصف گول تمغوں (پری‌چکّروں - परिचक्राएँ) کی شکل کی منبت کاری ہی جن میں کنول یا دوسری اقسام کے پھولوں یا جانوروں کی تصویرین بنی ہوئی ہیں - انکے اندرونی رخ بالکل سادہ ہیں ، صرف بالائی اور زیرین حصوں میں نصف دائروں کی شکلیں بنا دی گئی ہیں مگر دائروں میں کسی قسم کی منبت‌کاری نہیں ہی (۱) -

---

(۱) اسوقت تک اس کٹہرے کے ۷۳۰ ٹکڑے دستیاب ہوے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہی :—

(الف) زینے اور چاندے کے کٹہرے کے ٹکڑے :—

حاشیے کے پتھر	۲۱
ستون	۳۵
پٹریاں	۳۸
مقدیر کے پتھر	۱۳

(ب) چبوترے کے کٹہرے کے اجزاء :—

حاشیے کے پتھر	۳۷
ستون	۴۳۰
پٹریاں	۱۹۹
مقدیر کے پتھر	۱۳۷

[انگریزی رہنما کے شائع ہونیکے بعد یہ دونوں کٹہرے اضافہ جدید کے ساتھ اپنی اصلی جگہ پر قائم کردئے گئے ہیں - مترجم]

بردکشنا یا طواف‌گاہ زیرین

کٹھرے کے اندر طواف‌گاہ مین پتھر کی بڑي بڑي سلون کا فرش هی جنپر اُن اشخاص کے نام کندہ هین جنکي طرف سے یہ سلین مَنّت یا نذرانے کے طور پر بچھائي گئی تھین - اس طواف‌گاہ مین اور نیز اُس چبوترے پر جو ستوپے کے گنبد کے گرد بنا هوا هی بودہ مذهب کے تارک‌الدنیا درویش اور دنیادار معتقد چکر لگاتے تھے اور طواف کے وقت ستوپے کو همیشہ اپنے دائین جانب رکھتے تھے (۱) -

زینے اور چبوترے کے کٹھرے

ستوپے کي عمارت مین تیسرا اضافہ اُس کٹھرے کي صورت مین هوا جو چبوترے کے گرد اور زینے کے پہلوؤن مین بنایا گیا - یہ کٹھرہ فرشي کٹھرے کي نسبت چھوٹا هی لیکن اسکی ساخت بہت نفیس هی اور اسکے ستونون پر سنگتراشي کا کام بھي آرائش کے لئے کیا گیا هی - سیڑھیون کے نیچے کے سرون پر شروع کے دو ستون اور ستونون کي نسبت زیادہ لمبے هین کیونکہ مضبوطي کي خاطر اُنکے زیرین حصے حاشیے کے پتھرون مین سے نکال کر طواف‌گاہ کے فرش سے بھی کسی قدر

(۱) اهل بودہ عموماً ستوپے یا کسي متبرک عمارت کے گرد تین بار طواف کرتے هین ' لیکن بعض دفعہ سات ' چودہ ' یا زیادہ یہان تک کہ ۱۰۸ مرتبہ طواف کرنے کي بھي منت مانتے هین -

کي تعمیر کے درمیان غالباً تیس چالیس سال سے زیادہ وقفہ نہ گذرا ہوگا ' کیونکہ مغربي پھاٹک کا دایاں ستون اور جنوبي پھاٹک کا درمیاني شہتیر دونوں بظاہر ایک ہي شخص آیاچُوۃ کے شاگرد بالاُمترا کے بنوائے ہوئے ہیں *

یہ چاروں پھاٹک ایک ہي وضع کے ہیں اور اگرچہ سراسر پتھر کے بنے ہوئے ہیں مگر انکي ساخت میں

[فوٹ نوٹ بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ]

شہروں کے دروازوں کے سامنے گھونگٹ کي دیوار ہوتي ہی - اسطرح ان دروازوں میں سامنے سے داخل نہیں ہوسکتے تھے بلکہ ایک پہلو سے آنا پڑتا تھا - لیکن جب پھاٹکوں کي تعمیر کي نوبت آگي تو اُن کو اسطرح کٹھرے کے ایک جانب بنا دینا مناسب نہ سمجھکر تین تین ستون اور قائم کرکے کٹھرے کو باہر کي طرف بڑھا لیا گیا اور پہلے دروازوں سے زاویۂ قائمہ بناتا ہوا ایک ایک اور دروازہ بنایا گیا - ان نئے ستونوں کو بغور دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ شمالي اور جنوبي دروازوں کي تعمیر کے وقت کٹھرے کے جو حصے بڑھائے گئے وہ ہر بات میں قدیم کٹھرے سے مشابہ ہیں یعني ستونوں کا طول و عرض اور اُنکي تراش خراش بجنسہ قدیم ستونوں کي سي ہی - برخلاف اسکے کٹھرے کے وہ حصے جو شرقي اور غربي دروازوں کے قریب ہیں انکي بندش اور ساخت میں زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیا گیا - بلکہ ستونوں کا ارتفاع بھي قدیم ستونوں سے کچھ کم ہی اور اُنکے پہلو بھي کسي قدر مقعر ترشے ہوے ہیں *

باب ۴

ستوپه کلاں کے پھاٹک وغیرہ

پھاٹکوں کي تاریخي ترتیب اور کیفیت

ستوپه کلاں کي عمارت پر آخري اضافه ' جس نے اسکي شان و شوکت میں اور چار چاند لگا دئے اُن چار منقش پھاٹکوں (تورنا - तोरण) کي شکل میں ہوا جو جہات اربعه میں فرشي کٹہرے کے چاروں دروازوں کے سامنے قائم ہیں اور اُسکي چاروں قوسوں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہیں - ان پھاٹکوں کي پرتکلف آرائش ستوپے کي عمارت کي سادگي اور سنگیني کے مقابلے میں عجب بہار دکھاتي ہے - ان میں سب سے پہلے جنوبي پھاٹک بنایا گیا تھا جو زینے کے سامنے ہے ' اُسکے بعد علی‌الترتیب شمالي ' مشرقي اور مغربي پھاٹک تعمیر ہوئے جنکے تقدم و تاخر کا ثبوت اُن کي منبت کاري کي شان اور نیز فرشي کٹہرے کے اُن حصوں کي طرز ساخت سے ملتا ہے جو پھاٹکوں کي تعمیر کے وقت اضافه کئے گئے تھے (۱) لیکن جنوبي اور مغربي پھاٹکوں

---

(۱) فرشي کٹہرے کي بناء کے وقت اُسکے چاروں دروازوں کے سامنے کٹہرے کا ایک ایک ضلع بڑھاکر پردہ سا بنا دیا گیا تھا جیسے

NORTH GATEWAY OF GREAT STUPA.

چوبي طرز کا زیادہ تتبع کیا گیا هی - تعجب تو یه هی که یه پهاٹک هر چند که سنگي تعمیر کے اصول کے خلاف بنائے گئے هین تاهم قریباً دو هزار سال گذرنے کے بعد اب تک نہایت اچهی حالت مین قائم هین - انمین شمالی پهاٹک کي حالت نسبتهً سب سے بہتر هی (دیکهو نقشه پلیٹ ۳ - Plate III) اور اس کا بیشتر آرائشي کام اور مورتین محفوظ هین جن سے پهاٹکون کي قدیم شان کا بخوبي اندازہ هوسکتا هی -

هر پهاٹک مین دونون جانب دو مربع ستون هین جنکے اوپر سر ستون یا تاج هین ' تاجون پر (اوپر نیچے تهوڑے تهوڑے فاصلے سے) تین شہتیر هین جنکے سرون پر مرغوله نما چکر مثبت هین ' تاجون کے اوپر عمودي خط مین دونون طرف دو دو مربع تهونیان شہتیرون کو ایک دوسرے سے جدا کرتي هین ' مربع تهونیون اور شہتیرون کے بیچ مین پهر تین تین پتلے کهمبے هین اور درمیانی خلا مین پتهر کي مختلف مورتین بني هوئي هین ' آرائش کے لئے تاجون پر پست قامت انسانون (بونون) هاتهیون اور (۱) شیرون کے (چار چار) مجسمے بنے هین جنکر

(۱) جنوبي دروازے کے شیر غالباً ستون اشوک کے شیرون کي نقل هین - ان کے هر پنجے مین پانچ پانچ ناخن قابل ملاحظه هین

جمشیدی (Persepolitan) شیرون کي طرح پیٹھ سے پیٹھ ملا کر کھڑے ہوئے دکھایا ھی' سب سے نیچے والے شہتیر کے نکلے ہوئے سرون کو سنبھالنے کے لئے ستونون کے بالائي حصے سے زنانہ مورتین آڑي بریکٹ کے طور پر بني ہوئي ھین جنکي وضع قطع نہایت دلاویز اور خوشنما ھی اگرچہ وزن سنبھالنے کے لئے ' جو انکي ساخت کی اصل غرض ھی' یہ زیادہ موزون نہین ھین - مذہبي نقطۂ نظر سے یہ پیکر غالباً یکشنیون (यक्षिणी) یا پریون کے ھین - جنکے ذمے حفاظت کي خدمت سپرد تھي - اس خیال کي تصدیق اس واقعہ سے ہوتي ھی کہ وہ مذہبي روایات کے مطابق آم کی شاخون مین باھین ڈالے ہوئے کھڑي ھین (۱) - اسي وضع کي چھوٹي چھوٹي پریان شہتیرونکے بالائي رخ پر بھي نصب ھین جنکے دونون جانب شہتیرون کے سرون کے پاس تو شیر یا ھاتھي بنے ہوئے ھین اور درمیاني حصون مین اسپ سوار ' پیل سوار اور بے پر یا پردار شیر ھین - ان گھوڑون اور سوارون اور نیز مذکورہ بالا پریون مین سے ایک مین

(۱) وي - اے - سمتھ صاحب نے " ھسٹري آف انڈین آرٹ " مین صفحہ ۳۸۰ پر ان تصاویر کے مغربي الاصل ہونے پر بحث کي ھی

जातक) (۱) ' اُسکي تاریخي زندگي کے حالات اور بودھ مذهب کی زندگی کے اهم واقعات دکھائے گئے هیں - علاوہ بریں ان تصویروں میں بہت سے متبرک درخت اور ستوپے جن سے گوتم یا اُس سے پیشتر کے بدھہ

(۱) تناسخ کا خیال هندوستان میں قدیم زمانے سے چلا آتا هی اور بودھ مذهب کي تاریخ پر اس عقیدے کا بہت اثر پڑا هی - اهل بودھ کے عقائد کے مطابق ' گوتم بدھہ دنیا میں راجہ شدھودن کے محل میں پیدا هونے سے قبل مختلف هیئتوں میں (یعني بصورت دیوتا ' انسان اور حیوان) جنم لے چکا تها - ان پیدائشوں کے پانسو پچاس (۵۵۰) قصے جاتکا کتابوں میں درج هیں جو پالي زبان میں لکھي هوئي هیں - هر قصے کے شروع میں ایک مختصر سي تمہید هی جس میں بدھہ کي زندگي کے اُن خاص واقعات کا ذکر هی جو اس قصے کے بیان کرنے کا باعث هوئے اخیر میں بدھہ اُن تمام افراد کے نام بتاتا هی جنھوں نے قصے میں نمایاں حصہ لیا هی - هر قصے میں نتیجے کو واضح کرنے کے لئے کچھ اشعار بهي هوتے هیں جو گویا خود گوتم بدھہ نے (اپني تاریخي زندگي یا کسي گذشتہ جنم میں جبکہ وہ بودھي ستوا تها) پڑھے تھے

یہ کتب جاتکا ' کہانیوں کا ختم نہ هونے والا خزانہ هیں جو قدیم هندوستان کے تمدن ' رسوم ' اور عقاید دریافت کرنے کے لئے نہایت دلچسپ اور کار آمد هیں - یقیني طور پر یہ کہنا ممکن نہیں هی کہ ان قصوں نے اپني موجودہ شکل اور ترتیب کس وقت اختیار کي ' لیکن هندوستان کي قدیم ترین تصویروں میں اُنکي بعض جزئیات کي موجودگي سے ثابت هوتا هی کہ دوسري صدي قبل مسیح میں یہ قصے زبان زد خلائق تھے

یہہ عجیب بات پائي جاتي ھی کہ ان سب کے دو دو چہرے ھین تا کہ وہ جینس (۱) کي طرح دونون جانب دیکھ سکین - سب سے اوپر والے شہتیر پر بودھ مذھب کے خاص امتیازي نشانات ھین یعنی وسط مین دھرم چکر (۲) ھاتھیون یا شیرون پر قائم ھی اور اسکے دونون طرف ایک ایک محافظ یکھا ھاتھ مین چوري لئے کھڑا ھی - محافظون کے دائین اور بائین جانب ترشول یا تري رتن بنا ھوا ھی جو بودھ مذھب کي تثلیث یعني بدھ، دھرم (قانون)، اور سنگھا (مذھبي برادري) کي علامت ھی - ان خاص نشانون اور تصویرون کے علاوہ پھاٹکون کے ستون اور تمام بالائي حصے سنگتراشي کے خوبصورت ابھروان نقوش سے سراسر بھرے ھوے ھین، جنمین بدھ کی سابقہ زندگي کے قصے (جاتک -

(۱) جینس (Janus) شہر روما کي ایک عبادت گاہ کا نام ھی جو لڑائي کے زمانے مین دارالامان سمجھي جاتي تھي - اس عبادت گاہ مین جینس نام ایک بت تھا جسکے دو چہرے تھے - بعض محققین کي راے ھی کہ جینس سے حضرت نوح ؑ (اور انکي اولاد) مراد ھین جو طوفان سے قبل اور بعد کی دنیا کو اپنے دونون چہرون سے دیکھ رھے ھین - انگریزي مہینہ جنوري کا نام اسي بت کے نام پر رکھا گیا ھی - (مترجم)

(۲) دھرم چکر کي تشریح کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ آیندہ

سے جس کے نیچے اسکو معرفت حاصل ہوئی تھی - لیکن شکر ہی کہ سٹوپۂ بھرھُوت (۱) کے کٹھرے پر جو منبت کاری ہی اسمین اِس قسم کے اشکال و مناظر کے نام و عنوان وضاحت سے درج ہین اور اُنکی امداد سے، نیز موسیو فُوشے (۲) کی فاضلانہ تحریرون کی مدد سے، سانچی کے اکثر مرقعون کی تعبیر ایسی صاف طور سے ہوگئی ہی کہ اب شک و شبہ کی گنجائش مطلقاً نہین رہی - اور غالباً بہت زمانہ نہ گذرنے پائیگا کہ باقی تصویرون کے مفہوم بھی ویسے ہی صاف ہوجائینگے -

ایسی تصویرین جو کئی جگہہ کندہ ہین

پھاٹکون کی سنگتراشی مین جو منظر دکھائے گئے ہین وہ کم و بیش پر تکلف اور ایک دوسرے سے بہت مختلف ہین - ان کا حال مجھے فرداً فرداً بالتفصیل لکھنا پڑیگا - لیکن ساتھ ہی بہت سے سیدھے سادے

(۱) دیکھو کننگھم صاحب کی کتاب " دی سٹوپہ آف بھرھُوت " (The Stupa of Bharhut)

(۲) دیکھو دیباچہ کتاب ھذا - موسیو فوشے (M. Foucher) کے ایک طویل اور نہایت قابل قدر مضمون ان تصاویر کے علم الاصنام کے متعلق تحریر کرکے ازراہ کرم مصنف کو عنایت فرمایا تھا اور مناظر کی جو تعبیر آگے چل کر بتائی جائیگی وہ زیادہ تر اسی مضمون کی مدد سے حاصل ہوئی ہی -

مراد هين ' پرواز کرتے هوے گندهرب (۱) (جو شهتيرون کے سرون سے گويا اڑا هي چاهتے هين) ' اصلي اور خيالي چرند و پرند ' اور انواع و اقسام کے پهول پتے ' هتهيار ' اور شاهي يا ارمائي نشان بهي نظر آتے هين ' جن سے اس زمانے کے اهل کمال کے تخيل کا زور اور بوقلموني نمايان هي -

کتبے

ان پهاٹکون پر جو کتبے جا بجا کنده هين انمين بهي کٹهرے کے کتبون کي طرح ان عقيدتمند اشخاص يا منڈليون کے نام تحرير هين' جنهون نے انکي تعمير مين حصه ليا هي ليکن بد قسمتي سے اشکال و مناظر کے متعلق جو پهاٹکون پر کنده هين ان کتبون سے همين ذرا بهي مدد نهين ملتي اور انکي تعبير اسوجه سے اور بهي مشکل هي که هندي صنعت کے قديم نمونون مين بدهه کو اسکي جسماني تصوير کي بجاے عموماً کسي خاص علامت سے ظاهر کيا گيا هي مثلاً اسکے نشان قدم سے ' يا اس چوکي سے جسپر وه بيٹها کرتا ' يا اس متبرک درخت

اشکال و مناظر کي تعبير

---

(۱) گندهرب (गंधर्व) - ابتداء مين راجه اندر کے گويئے تهے ليکن جب اندر ديوتا نے بدهه کي برتري مان کر اسکي خدمت گذاري اور پرستش اختيار کر لي تو يه بهي بدهه کو پوجنے لگے - پالي زبان مين گندهرب کو گندهب (गंधब) کهتے هين

وضع میں (یعنی آلتی پالتی مارے) بیٹھی ہوئی نظر آتی ہیں ' بعض جگہ مایا کے دونوں طرف دو ناگ ہیں جو یہاں ہاتھیوں کی شکل میں (دکھائے گئے ہیں - انہوں نے بودھ مذہب کی کتب متبرکہ کے مطابق نوزائیدہ بچے کو غسل دیا تھا مگر یہاں وہ خود) مایا (۱) پر پانی ڈالتے ہوئے دکھائے گئے ہیں ' اور بعض جگہ مایا کھڑی ہیں اور بچہ پیدا ہونیکو ہی - یہ آخری وضع اہل بودھ کی کتابوں کے بیانات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہی اور زمانۂ مابعد کے قندھاری صناعوں نے اس واقعہ کی تصاویر میں صرف اتنا ہی اضافہ کیا ہی کہ بچے کو مایا کے دائیں پہلو سے نکلتا ہوا دکھا دیا ہی - ابتدائی صنعت میں یہ جدت ممکن نہ تھی ' کیونکہ بدھ کو کبھی جسمانی شکل میں نہیں دکھایا جاتا تھا -

---

(۱) ان مرقعوں میں مایا کی جو تصویر بنائی گئی ہی اسکو اکثر لکشمی یا لچھمی (دولت کی دیوی) سمجھا گیا ہی - موسیو فوشے ہی شخص ہیں جنہوں نے یہ معلوم کیا کہ اگرچہ لکشمی کو بھی اسی وضع میں دکھایا جاتا ہی مگر سانچی میں اس قسم کی تصاویر سے مایا ہی مراد ہیں -

آرائشي نمونے اور خاص خاص نشان یا تصویرین ایسي بهي هین جو متعدد مقامات پر کنده کي گئي هین - ان کا بار بار ذکر کرنا محض تضیع اوقات هوگا - یه نقش چار قسمون مین تقسیم هوسکتے هین اور اب هم انکا سلسلهوار بیان کرتے هین :—

بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات

پہلي قسم مین وه تصاویر داخل هین جو بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات ' یعني اُسکي ولادت ' حصول معرفت ' وعظ اول اور وفات سے تعلق رکهتي هین - یه تصویرین زیاده تر مربع تهونیون اور اُن پتلے پتلے ستونون پر کنده هین جو شہتیرون کے مابین نصب هین

پیدایش :— هندوستان مین خلاف عادت پیدائش کا نشان کنول کا پهول هی ' - چنانچه سانچي کے پهاٹکون پر بهي یه نشان ایسي هر لوح مین موجود هی جس مین بدهه کی پیدائش کا منظر دکهایا گیا هی - بعض الواح مین تو صرف گُلدان (بهدر گهڑا - भद्रघट) مین کنول کے پهول رکهه کر اُن سے ولادت کے واقعه کا اظہار کیا گیا هی ' بعض مین بدهه کي والده مایا راني ایک شگفته پهول کے اوپر هندوستاني

غول کے غول حیوانات یا ناگا قوم کے معتقدین پرستش میں مصروف ہیں -

وعظ اول :— حصول عرفان کے بعد پہلا وعظ جو بدھ نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار آہو (سنسکرت ' مرگداؤ - मृगदाव) میں کہا ' بدھ مذہب کی اصطلاح میں اسکا نام دھرم چکر پرورتن (یعني مذهبي قانون کے پہئے کو پھرانا) رکھا گیا - اس نام کي رعایت سے سنگتراشوں کي اصطلاح میں " چکر " یا پہیا وعظ اول کا خاص نشان قرار پایا - سانچي میں یہ پہیا کبھي تخت پر اور کبھي ستون کے اوپر دکھایا گیا هی (۱) - ستونوں پر چکر بنانے کا خیال یقیناً اشوک کے اس شیر والے ستون کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوا ہوگا جو شہنشاہ مذکور نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار میں نصب کیا تھا (۲) -

---

(۱) بعض ستونوں پر صرف شیر کی صورت هی اور پہیا نہیں هی - ان سے بھي غالباً وعظ اول کا اظہار مقصود هی

(۲) اس ستون کے اوپر والے شیر کي صورت اب سارناتھ کے عجائب خانے میں رکھي ہوئي هی -

معرفت :— بدهه کي سمبودهي (सम्बोधी) يا معرفت کامل کو ' جو اسکو بودهه گيا کے مشهور درخت کے نيچے حاصل هوئي تهي ' پيپل کے درخت (سنسکرت - آش وَتهه - अश्वत्थ) کے نيچے تخت بچهاکر ظاهر کيا هی - بعض جگه صرف درخت هي(۱) دکهايا گيا هی مگر واقعه کي عظمت کے لحاظ سے اسپر چتر اور طرّے لگادئے هيں - بعض الواح ميں ' جهان صنعت ميں تخيل کا زور هی ' درخت کے علاوه پرستش کرنے والے يا جاتري بهي دکهائے هيں جو يا تو چڑهاوے لا رهے هيں يا پرستش کی حالت ميں هيں - بعض تصاوير ميں تخيل کا زور اور بهي زياده نماياں هی ' ان ميں مارا اپنے شياطين کي فوج لئے کهڑا هی يا

(۱) سانچي کي منبت کاري ميں درخت کا نشان واقعهٔ حصول معرفت کے علاوه ' بدهه کي زندگي کے ديگر واقعات کي طرف بهي اشاره کرتا هی - علاوه ازيں سات بدهوں کو خاص خاص درخت بنا کر دکهايا هی - يه درخت پهاٹکوں کي تصويروں ميں جابجا کنده هيں اور فرگسن صاحب نے غلطي سے ان کو " درخت کي پرستش " کي دليل خيال کيا - (ديکهو فرگسن صاحب کی کتاب " ٹري اينڈ سرپنٹ ورشپ (*Tree and Serpent Worship*)

ہی ' جنوبی دروازے پر کُمبھانڈوں (۱) کے سردار
وِیر وَدھک (۲) کا مجسمہ ہی ' اور مغربی اور مشرقی
پھاٹکوں پر علی الترتیب ناگوں (۳) کے راجہ وِیروپاکش (۴)
اور گندھرووں کے بادشاہ دِھرِت راشٹر (۵) کی تصویریں
ہیں - یکشاؤں کی چھوٹی چھوٹی مورتیں پتلے
ستونوں پر بھی نظر آتی ہیں -

حیوان و طیور

تیسری قسم کی تصاویر میں حیوان و طیور شامل
ہیں جو قاعدہ کے ساتھ ایکدوسرے کے جواب میں
ہمیشہ دو دو بنائے گئے ہیں - پھاٹکوں کی سنگتراشی میں
اس قسم کی جتنی تصویریں ہیں اُنمیں سب سے
زیادہ نمایاں یا تو وہ پیکر ہیں جو پرکالوں یعنی ستونوں کے
تاجوں کی صورت میں ترتیب دئے گئے ہیں ' یا وہ
شکلیں جو نقلی پرکالوں یعنی اُن اُبھروان تختیوں پر کندہ
ہیں جو شہتیر کے روکار کو تین غیر مساوی حصوں میں

(۱) कुम्भाण्डा:
(۲) विरूढ़क
(۳) नागा:
(۴) विरूपाक्ष
(۵) धृतराष्ट्र

وفات :— بدهه کي مها پرنروان (महापरिनिर्वाण) يعني وفات کے واقعه کو ستوپه بنا کر دکهايا گيا هی جسکے گرد انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کهڑے هين - سانچي کے سنگتراشون نے گذشته زمانے کے سات بدهون کو بهي (درختون کے علاوه) ستوپون سے ظاهر کيا هی -

يکشا يکشا :— دوسري قسم مين يکشاؤن يا محافظون کي تصويرين هين - يه يکشا (۱) اُن محافظ پريون يا يکشنيون کے صنف مقابل هين جنکا ذکر هم پہلے کرچکے هين - هر پهاٹك کے بازوؤن پر اندروني جانب دو يکشا ايک دوسرے کے مقابل بنے هوئے هين - ان مين سے چار (يعني هر دروازے مين ايک ايک) تو غالباً لوکپال (۲) يا " چار اطراف عالم کے محافظ ديوتا " هين اور اُن کے ساته ايک ايک يکشا بطور خادم کے هی - خدام کي تصويرون مين شمالي پهاٹك پر دولت کے ديوتا کبير (۳) يا ويشراون (۴) کي مورت

(۱) यक्ष
(۲) लोकपाला:
(۳) कुबेर
(۴) वैश्रवण

موروں سے اشوک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کیونکہ یہ خوبصورت پرند موریا خاندان کا امتیازی نشان تھا (۱) -

پھول پتی کا کام

چوتھی اور آخری قسم میں پھول پتی کا کام ہی جسکی افراط اور پرتکلف آرائش ان آثار کی بہترین زینت ہی - عالم نباتات کے نمونوں کی نقل کرنے میں ہندوستان کے صناعوں نے ہمیشہ ذوق سلیم کا ثبوت دیا ہی لیکن سانچی کے سنگتراشوں سے بہتر شاید ہی کسی نے نباتاتی نمونوں کو بنایا ہوگا -

اس آرائش کے بعض نمونے خارجی الاصل بھی معلوم ہوتے ہیں ' مثلاً مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر (بیرونی جانب) جو انگور کی بیل بنی ہوئی ہی یا جنوبی پھاٹک میں (بائیں ستون کے) تاج پر جو ہنی سکل (Honeysuckle) کے پھول کی آرائش ہی - لیکن اکثر نمونے خالص ہندی وضع کے ہیں اور چونکہ وہ مناظر قدرت کے نہایت صحیح مشاہدے کا نتیجہ ہیں اسلئے شامی یا ایرانی صنعت کے بہترین نمونوں سے کہیں ارفع و اعلی ہیں -

---

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۲ آیندہ

تقسیم کرتي هین - ان نقلي پرکالون پر جو جانور تراشے گئے هین آنمین بعض حقیقي هین اور بعض خیالي ، بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بهي هین ، بعض کو ساز و سامان سے آراسته دکهایا هی اور بعض کو بالکل معرّا -

ان حیواني تصاویر مین زیاده تر بکرے ، گهوڑے ، بیل ، اونٹ ، هاتهي ، شیر اور سیمرغ نظر آتے هین - سیمرغ اور پردار شیر کا خیال صریحاً مغربي ایشیا سے لیا هوا معلوم هوتا هی - مشرقي پهاٹک پر دو سوارون کي تصویرین نهایت دلچسپ هین (جو زیرین شهتیر کے اندروني رخ ، شمالي سرے کے مربع تهوني پر تراشے هوئے هین) - یه سوار اپني وضع قطع سے سرد ملک کے باشندے معلوم هوتے هین اور ممکن هی که هندوستان کي شمالمغربي سرحد کے یا افغانستان کے رهنے والے هون - شهتیرون کے سرون کو آراسته کرنیکے لئے بعض جگه (مثلاً مشرقي پهاٹک کے درمیاني اور زیرین شهتیرون کے بیروني رخ پر) هاتهیون اور مورون کي تصویرین بهي بني هوئي هین - یه دونون جانور بلا شبه مذهبي یا دیگر روایات سے تعلق رکهتے هین اور ممکن هی که

اور باقاعدہ ہی - اس دروازے کے بائیں ستون پر نیچے کے حصے میں بدّھ کے قدموں (۱) کے نشان ہیں جنکے تلوون پر ایک ایک چکر بنا ہوا ہی - یہ چکر بدھ کا امتیازي نشان (۲) ہی کیونکہ اسکو چکراورتي (۳) یا شہنشاہ عالم مانا جاتا ہی - اس ستون کے بالائي حصے میں تری رتن کا نشان بھي دیکھنے کے قابل ہی جس کا مطلب صفحہ ۸۶ پر بیان ہوچکا ہی - ان نشانوں کے علاوہ سرستون کے قریب ' کنول کے پھولوں کے پاس ' جو عجیب و غریب شکل کے تعویذوں کي حمایلیں کھونٹیوں پر لٹک رہي ہیں ' وہ بھي قابل دید ہیں -

پھول پتي کي آرایش میں سب سے زیادہ خوبصورت اور دلکش یقیناً وہ نقش ہی جو مغربي پھاٹک کے دائیں ستون پر کندہ ہی (دیکھو تصویر پلیٹ ۴ - Plate IV) - اس نقش میں انگور کي بیل کي موجودگي خارجي اثر کي طرف اشارہ کرتي ہی اور ممکن ہی کہ اس نمونے کي ابتدا اسیریا کے " شجر

(۱) پد (पद) -

(۲) مہاپرش لکشن - महापुरुषलक्षण

(۳) چکراورتن - चक्रवर्तिन्

نباتاتی نمونوں میں کنول ' جو هندسی پھولوں کا سرتاج هی ' اور بودھ اور هندو مذهب دونوں کے معتقدین کے نزدیک متبرک خیال کیا جاتا هی ' سانچی کے سنگتراشوں کا منظور نظر هی - دروازوں کی منبت کاری میں اس پھول کو بہت سے دلکش طریقوں سے بنایا گیا هی چنانچہ اسکی دو عمدہ مثالیں مشرقی پھاٹک کے ستونوں کے بیرونی رخ پر نظر آتی هیں - دائیں ستون کا نقش بہت باقاعدہ بلکہ قریب قریب هندسی اصول پر بنا هوا معلوم هوتا هی ' تاهم جس جگہ کندہ کیا گیا هی اسکے لئے بالکل موزوں هی - بائیں ستون پر جو نقش هی اسکی طرز ساخت میں آزادی ' صنعت کا زور اور روانی پائی جاتی هی ' اور اس لئے وہ آنکھ کو بھلا معلوم هوتا هی اگرچہ عمارتی نقطۂ خیال سے ایسا قابل تعریف نہیں کیونکہ بیل کی لہریادار ساخت ستون کی سنگین وضع سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی اور اسکے متعلق کسی قدر کمزوری کا خیال پیدا کرتی هی -

شمالی پھاٹک کے ستونوں پر جو کنول کے نقش بنے هوئے هیں انکی ساخت اور بھی زیادہ پر تکلف

WEST GATEWAY: DECORATION ON OUTER FACE OF RIGHT PILLAR.

زندگي " سے هو - ليکن کنول کے شگوفون اور پهول پتيون کي طرز ساخت اور نيز اُن جانورون کي ترتيب جلتے جورسے آزمائي وضع مين بيل کي قالون مين پشت به پشت کهڑے هوئے دکهائے گئے هين ، سراسر هندي هي اور هندي صنعت کي خصوصيات اُن مين صاف صاف نمايان هين -

اب هم منبت کاري کے اُن پر تکلّف نمونون کي تفصيل و تشريح سلسله وار بيان کرتے هين جو (مذکورہ بالا تصاوير کے علاوہ) ستوپۂ کلان کے پهاٹکون پر کنده هين :—

جنوبي پهاٹک

يه پهاٹک اُن دو پهاٹکون مين شامل هے جنکو ميجر کول نے سنه ۸۳ - ۱۸۸۲ع مين دوبارہ قائم کيا تها - اسکے جديد حصے حسب ذيل هين :—

دائين طرف کا ستون
بائين طرف کا نصف ستون
نيچے کے شهتير کا مغربي حصه
درمياني شهتير کا مشرقي حصه
چهه پتلے پتلے ستون جو شهتيرون کو ايک دوسرے جدا کرتے هين -

علاوہ بریں معلوم ہوتا ہی کہ پھاٹک کو دوبارہ قائم کرتے وقت اوپر اور نیچے کے شہتیروں کا رخ بدلکر الٹا لگادیا گیا ' کیونکہ اُنکی ملبت‌کاری میں جو تصاویر زیادہ اہم اور پُرلطف ہیں اُن کا رخ باہر کی طرف ہونے کی بجاے ستوپے کی جانب ہی -

سکی شہتیر

روکار - بالائی شہتیر - بدھہ کی پیدائش کا منظر - وسط میں مایا کنول کے شگفتہ پھول پر بیٹھی ہیں - دائیں بائیں ایک ایک ہاتھی سونڈ اُٹھائے اُنکے سرپر پانی ڈال رہا ہی - شہتیر کے باقی حصے پر کنول کا نقش ہی جسکے لہراتے ہوئے شگوفوں اور پتوں پر جابجا پرند بیٹھے ہوئے ہیں -

درمیانی شہتیر - اشوک کا رامگرام کے ستوپے کی زیارت کو جانا -

بدھہ کی وفات کے بعد اُسکی راکھ اور جلی ہوئی ہڈیاں یہ آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی تھیں مگر بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ اشوک نے اُنمیں سے سات حصوں پر قبضہ کرکے اُنہیں چوراسی ہزار ستوپوں میں دفن کرا دیا جو اُس نے خود بنوائے تھے - لیکن

عورت پیچھے سے چڑھنے کی کوشش کررہی ہی
تالاب کے عقب میں ایک گنبدنما چھت کا مکان ہی
جس میں سے کچھ عورتیں باہر کو جھانک رہی ہیں -
معلوم نہیں کہ یہ منظر کس خاص واقعہ کی طرف
اشارہ کرتا ہی -

نیچے والا شہتیر:— اس شہتیر پر پستہ قد
بَونوں (۱) کی شکلیں کندہ ہیں جو ہاتھوں میں
پھولوں کے ہار لئے ہوے مُنہہ سے شجر و گل(۲) اگل
رہے ہیں - دائیں جانب شہتیر کے سرے پر ایک
خوب صورت مور بنا ہوا ہی جس کے عقب میں
پہاڑ اور بیل بُوٹے ہیں -

پُشت - بالائی شہتیر

درمیانی حصہ میں تین ستوپے ہیں جنکے پہلو میں
ایک ایک درخت ہی - درختوں کے سامنے تخت بچھے
ہوئے ہیں اور انسانی اور ملکوتی ہستیاں اُنکی پرستش
کر رہی ہیں - ان درختوں اور ستوپوں سے گوتم اور اُس سے

(۱) کیچک - कीचक

(۲) "Spouting forth all summer." - انگلستان میں موسم گرما میں بہار آتی ہی -

رامگرام واقع نیپال ترائی کے ستوپے میں بدھ کے جو " آثار " مدفون تھے ' وہ اشوک کے ہاتھ نہ آئے کیونکہ اس ستوپے کے جان نثار محافظین نے ' جو ناگا قوم سے تھے ' اشوک کی سخت مخالفت کی -

دیکھیئے ' شہتیر کے وسط میں ایک ستوپے کی تصویر ہی جسکے گنبد پر ایک کتبہ بھی کندہ ہی - (کتبے میں لکھا ہی کہ یہ شہتیر بودھ مذہب کے مبلغ آیاچور کے شاگرد بالا مترا نے بنوایا تھا) - ستوپے کے اوپر ملکوتی شکلیں ہاتھوں میں ہار لئے ہوئے نظر آتی ہیں - دائیں جانب شہنشاہ اشوک ہاتھیوں ' سواروں ' اور پیادوں ' کے جلوس کے ساتھ ایک گاڑی میں سوار آرہا ہی - بائیں جانب ناگا قوم کے مرد و زن ' جنکی عام شکل و صورت انسانوں کی سی ہی مگر سر کے اوپر سانپوں کے پھن بنے ہوئے ہیں ' ستوپے کی پوجا کر رہے ہیں اور چڑھاوے لا رہے ہیں یا ایک تالاب سے ' جس میں کنول کے پھول لگے ہوئے ہیں ' نکل نکل کر آرہے ہیں - شہتیر کے بائیں سرے پر کنولوں والے تالاب میں ایک ہاتھی نظر آتا ہی جسکی گردن پر مہاوت اور پیٹھ پر دو عورتیں سوار ہیں اور ایک تیسری

ترجمہ — " راجن سري سالکرني کے سنگتراشوں کے اُستاد یا سردار آنند بنِ واستھي کا عطیہ " (۱)

شہتیر کے دونوں سروں پر ایک ایک گھوڑا بنا ہوا ہی جسکے ساتھ خدمتگار اور اوپر چتر شاھي ھی - گھوڑا شہر کے دروازے سے نکلتا ھوا دکھایا گیا ھی - ممکن ھی کہ یہ گھوڑا گوتم کا گھوڑا کنتھک ھو اور یہ منظر اُسوقت کا ھو جبکہ گوتم نے ترک دنیا کے ارادے سے کپل وستو کو خیرباد کہا تھا *

درمیاني شہتیر - چھہ دنتا جاتک

یہ قصہ اس طرح بیان کیا جاتا ھی کہ ایک دفعہ بودھي ستوا ھاتھي کي صورت میں پیدا ھوا - وہ ھاتھیوں کے ایک گلے کا راجہ تھا اور کوہ ھمالہ کے دامن میں جھیل چھدنتا کے قریب ایک برگد کے درخت کے نیچے رھا کرتا ' عام ھاتھیوں کے دو بڑے دانتوں کي بجائے اُسکے چھہ دانت تھے (۲) اور قد و قامت میں بھي اور ھاتھیوں سے

(۱) اس کلمہ میں (سہ) حرف اضافت ھی (مترجم) -

(۲) قصہ کي ایک دوسري روایت کے مطابق بودھي ستوا کے دانتوں سے چھہ رنگ کي شعاعیں نکلتي تھیں -

پیشتر کے چھہ بدھہ مراد هین (۱) - تین بدھون کو ستوپون سے اور چار کو اُن درختون سے تعبیر کیا گیا هی جنکے نیچے اُنھین معرفت حاصل هوئي تھي - دائین سرے پر پیپل کا درخت هي جو گوتم بدھہ کا نشان هی اور اسکے بعد برگد هي جو کسپ بدھہ کي علامت هی - باقي درختون کي شناخت ابھي ٹھیك طور سے نہین هوئي - درمیاني ستوپے کے گنبد پر حسب ذیل کتبہ (براهمي رسم خط مین) تحریر هی :—

سطر ۱ — رانو سِري ساتَکنِي سَہ

سطر ۲ — آوِیسَنِي سَہ واسِٹھِي پُتَس سَہ

سطر ۳ — آنَنَدَ سَہ دانم

१—राञो सिरि सातकणि स

२—आवे सणि स वासिठी पुत स

३—आनन्द स दानम्

---

(۱) گوتم سے پیشتر کے چھہ بُدھہ حسب ذیل هین :—

وِپسي ، سِکھي ، وِسبھو ، کَکُو سَندھہ ، کونا گَمَن ، اور کَسپ

विपीश, शिखि, विश्वभू, ककुबन्ध, कोनागमन और काश्यप

a. SOUTH GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. SOUTH GATEWAY: BACK: LOWEST ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

بہت بڑا تھا - چلا سبھدا اور مہا سبھدا نامی اسکی دو بیویاں تھیں - چلا سبھدا کو دوسری سے حسد ہوا اور اس نے دعا کی کہ " میں جب دوبارہ پیدا ہوں تو ایسا ہو کہ راجہ بنارس کی رانی بنوں تاکہ اپنے موجودہ شوہر سے انتقام لے سکوں " - اسکی دعا منظور ہوگئی اور وہ دوسرے جنم میں بنارس کے راجہ کی بڑی رانی بن گئی - تب اسنے اپنی سلطنت کے تمام شکاریوں کو بلوایا اور انمیں سے ایک شکاری سونترا نامی کو منتخب کرکے اسکو چھہ دانت والے ہاتھی کے مارنے کے لئے جھیل چھدنتا کی طرف روانہ کیا -

دیکھیئے ' اس موقع میں بائیں جانب بودھی ستوا کنول کے پھولوں سے کھیل رہا ہی ' ایک ہاتھی اسکے سر پر چھتر لگائے کھڑا ہی اور دوسرا چوری ہلا رہا ہی جس سے اسکے شاہی رتبے کا اظہار ہوتا ہی - دائیں جانب بھی تصویریں دوبارہ بنائی گئی ہیں - یہاں بودھی ستوا مع چند اور ہاتھیوں کے درختوں کے سایے میں ٹہل رہا ہی ' اور سونترا چٹانوں کی آڑ میں چھپا ہوا تیر کمان طیار کر رہا ہی (Plate V, a) •

نیچے کا شہتیر - " آثار " یا " تبرکات " کی جنگ

یہ جنگ سات دیگر قبیلوں نے شہر کوسی نارا کے ملاؤں کے خلاف بدھ کے تبرکات پر قبضہ کرنے کے لئے کی تھی - شہتیر کے وسطی حصے میں شہر کوسی نارا کا محاصرہ دکھایا گیا ہے - دائیں اور بائیں جانب (اوپر کے حصے میں) فتحمند سردار ' جو ہاتھیوں پر یا گاڑیوں میں سوار ہیں ' " تبرکات " کو ہاتھیوں کے سروں پر رکھے ہوئے اپنے اپنے علاقے میں لے جارہے ہیں (۱) - قصے کا سلسلہ شہتیر کے سروں تک چلا گیا ہے اور درمیانی ابھروان مربعوں پر جو ہاتھی بنے ہوئے ہیں وہ بھی صریحاً اسی قصے سے تعلق رکھتے ہیں (Plate V,b) •

بائیں جانب کا ستون - سامنے کا رخ -

بائیں جانب کا ستون

بالائی لوح :— جمشیدی وضع کا ایک ستون ' پایہ‌دار کرسی پر قائم ہے - ستون کے اوپر بتیس دندون

(۱) اس لڑائی کے بعد " تبرکات " کو دفن کرنے کے لئے ' راجگیر ' ویشالی ' کپل وستو ' رامگرام ' الا کپا ' ویتھا دویپ ' پاوا ' اور کوسی نارا میں سترپے بنائے گئے -

تھي (۱) - درخت کي عظمت کا اظہار چھتریوں اور ہاروں سے کیا گیا ھی اور مندر کے اندر ایک چوکي رکھي ھی جس پر تین ترشول بنے ہوئے ھیں -

اندروني رخ - لوح زیرین :— بودھي ستوا (۲) کے بالوں کي پرستش - تریستر اشا یعنی تینتیس دیوتاؤں کي بہشت میں '

---

(۱) اس مندر کے اوپر چھت نہ تھي - مقابلہ کرو آتھینا دیبي کے زیتون کے درخت سے جو قلعہ ایتھنز (یونان) میں مندر آرک تھین کے اندر ھی -

(۲) بودھي ستوا کے لفظي معني ایسي ھستي کے ھیں جس کا فطري میلان اور مقصد حصولِ معرفت ھو - گوتم اپنے تمام پہلے جاموں میں نیز اپني تاریخي زندگي میں بھي حصول معرفت سے قبل تک بودھي ستوا تھا - اس جگہ اور اور جہاں کہیں اس کتاب میں بودھي ستوا کا ذکر آیا ھی اس سے گوتم ھي مراد ھی مگر بودھ مذھب کے شمالي یا مہایاني فریق کے عقاید کے مطابق گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار انساني اور ملکوتي بودھي ستوا گذرے ھیں جن میں سے مشہور یہ ھیں :— اوالوکي تیشورا ' منجوشري ' مارایچي ' سمنتہ بھدر ' وجراپاني اور میتریا ' - انمیں میتریا دنیا کا آخري بدھہ سمجھا جاتا ھی اور ابھي ظاھر نہیں ھوا ھی -

کا پہیا ہی جسکے محیط پر بتیس ہی ترشول بنے ہوئے ہیں - پہیے سے دھرم چکر مراد ہی جو بدھہ کے پہلے وعظ کا نشان ہی - پہیے کے دونوں طرف آسمانی ہستیاں ہاتھوں میں ہار لئے کھڑي ہیں - نیچے کي جانب جاتریوں کے چار گروہ ہیں اور آنکے نیچے چند ہرن ہیں - ہرنوں کي تصویر ذہن کو مرغزار آہو کي طرف منتقل کرتي ہی جہاں بدھہ نے اپنا پہلا وعظ کہا تھا - پرستش کرنے والوں کے ہر گروہ میں ایک راجہ اور چند عورتیں ہیں - یہ غالباً راجہ اشوک اور آسکي رانیاں ہیں جو مرغزار آہو کي زیارت کرنے آئي ہیں -

سامنے کا رخ - دوسري لوح - شہنشاہ اشوک اپنے حشم و خدم کے ساتھ گاڑي میں بیٹھا ہوا آرہا ہی -

اندروني رخ - لوح اول و دوم :—

دوکار کي پہلي لوح کے جواب میں جو لوح ستون کے اندروني رخ پر ہی آسمیں ہم دوبارہ راجہ اشوک کو مع دونوں رانیوں کے بودھ گیا کے مندر کے قریب دیکھتے ہیں جو اوپر والي لوح میں بنا ہوا ہی - اس مندر کو خود راجہ اشوک نے آس مقدس پیپل کے گرد تعمیر کروایا تھا جسکے نیچے گوتم بدھہ کو معرفت حاصل ہوئي

اور تصاویر کی دلکش ساخت اور ترتیب نے عجب مکانی کیفیت پیدا کردی ہی - ان خوبیوں سے ہم خود سمجھ سکتے ہیں (جیسا کہ اس لوح کے کتبہ (۱) سے بھی ظاہر ہی) کہ یہ تصاویر بھیلسہ کے ہاتھی دانت کا کام کرنے والوں کی بنائی ہوئی ہیں -

پُشت :— پشت کی جانب صرف ایک لوح ہی - اس میں بائیں طرف ایک شخص شاہانہ انداز سے ' اپنے ہاتھ میں ایک عورت کا ہاتھ لئے ہوئے ' شامیانے کے نیچے بیٹھا ہی - وسط میں ایک اور عورت ایک پست چوکی پر بیٹھی ہی - دائیں طرف دو شخص کھڑے ہیں اور انکے پیچھے ایک بچہ ہی جسکے ہاتھ میں شاید گلدستہ (؟) ہی - عقب میں ایک کیلے کا پیڑ ہی اور اوپر چیتیا مندر کی کھڑکی ہی جسکے دونوں طرف ایک ایک چھتری ہی - اس تصویر کا مطلب ٹھیک طور سے معلوم نہیں ہوا -

---

شمالی پھاٹک

روکار - بالائی شہتیر - آخری سات بدھ :— اس شہتیر کے روکار پر پانچ ستوپے اور دو درخت بنے ہوئے سکی

---

(۱) ودیشا کے می دنتاکارے ھی روپ کم کتم -
वेदिसकेहि दंतकारेहि रूपकंम कतम्

H

جہان راجہ اندر کي حکومت هی ' بہت سے دیوتا جمع هین - راجہ اندر کو اس بات پر بہت ناز تها کہ اسکے پاس بودهي ستوا کے سر کے بال هین اور وہ ان کي پرستش کیا کرتا - بودہ مذهب کي کتابون مین یہ قصہ اسطرح مذکور هی کہ راهبانہ زندگي اختیار کرنے سے پہلے گوتم نے اپنا شاهانہ لباس فقیرانہ کپڑون سے تبدیل کیا اور اپنے لمبے لمبے بال تلوار سے کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر کي جانب هوا مین پهینک دئے - دیوتاؤن نے ان بالون کو فوراً لپک لیا اور تریسترنشا (یعني ۳۳ دیوتاؤن کے) بہشت مین لے گئے - اور انکي پرستش کرنے لگے (دیکهو پلیٹ ۶ شکل ۱ — Plate VI,a) -

سامنے کا رخ - لوح زیرین :—

مذکورہ بالا لوح کے پہلو مین (سامنے کے رخ کي لوح پر) هم دیکهتے هین کہ بہت سے دیوتا پاپیادہ یا گهوڑون اور هاتهیون پر سوار جلد جلد بودهي ستوا کے بالون کي پرستش کرنے جارہے هین - هاتهیون پر غالباً راجہ اندر اور اسکي دونون رانیان سوار هین -

اندروني یعني ۳۳ دیوتاؤن کے بهشت والي لوح کي منبت کاري مین بے حد نزاکت پائي جاتی هی

دامن عصمت کو آلودہ کرنے کے لئے بہشت سے اَلَمبُوسا نامی ایک پری بھیجی گئی جو اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی - تین سال تک رشی کے ساتھ رہنے کے بعد اس پری نے ایک سنگا کو حقیقت حال سے آگاہ کیا مگر رشی نے اسکی خطا معاف کردی اور وہ بہشت کو واپس چلی گئی -

دیکھئے ' تصویر میں دائیں طرف نوزائیدہ بچہ ' جسکی پیشانی پر ایک سینگ ہی - ' کنول کے پھول میں سے نکل رہا ہی جو کراماتی پیدائش کی علامت ہی - بچے کے پیچھے اسکی ماں (یعنی ہرنی) کھڑی ہی - اور لوح کے وسط میں یہی لڑکا ' جو اب جوان ہوگیا ہی ' اپنے مقدس باپ کے نصایح سُن رہا ہی - اسکو نصیحت کی جارہی ہی کہ حسین عورتوں کے مکر سے ہوشیار رہے -

زیریں شہتیر - درمیانی حصہ - وُسَنْتَرا جاتک :—

بیان کیا جاتا ہی کہ بُدھ ہونے سے پہلے ' اپنی سابقہ زندگی میں ' بودھی ستوا نے راجۂ بنارس کے ہاں شہزادۂ وُسَنْتَرا کی شکل میں جنم لیا اور ایثار و سخاوت

هین جو آخري سات بُدّهون کي علامت هین هر درخت
کے سامنے تخت هی - جاتري مرد اور عورتین ان تختون
کے گرد کهڑي هین اور اوپر گندهرب اڑ رهے هین -

درمیاني شهتیر :— اس شهتیر پر بهي سات درخت
اور آنکے سامنے سات تخت بنے هوئے هین جنکے دونون
طرف یاتري اور اوپر ملکوتي هستیان هین - بالائي شهتیر
کے ستوپون اور درختون کي طرح یه بهي سات بدهون
کے قائم مقام هین -

زیرین شهتیر :— دایان سرا - اَلمبوسا جاتک :—

اس جنم مین بودهي ستوا تارک‌الدنیا هوکر جنگل
مین ریاضت کیا کرتا تها - اس حالت مین ایک هرني
اُسپر عاشق هوگئي اور اُس هرني کے بطن سے ایک لڑکا
پیدا هوا جس نے اپني مان سے ایک سینگ ورثے مین
پایا - لڑکے کا نام اِسي سنِگا (رشي سرِنگا) یا
ایک سنگا رکها گیا - بمرور ایام یه لڑکا بهي اپنے باپ
کي طرح ایسا بزرگ رشي بنا که اُسکي ریاضتون کي
وجه سے دیوتاؤن کے راجه شکّرا کو بهي اپنے منصب
کے چهن جانے کا خطره لاحق هوا - چنانچه اُسکے

بچوں سمیت پا پیادہ سفر کرتا نظر
آتا ہی - جب راجکماں چیتا کو بوڑھی ستوا
کا حال معلوم ہوتا ہی تو وہ آکر
اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن
کے ملک میں رہے اور اُنپر حکومت
کرے لیکن وِسنترا انکار کرتا ہی - لوح کے
حصہ زیرین میں جو شکلیں (مردوں اور
عورتوں کی) بنی ہوئی ہیں اور جن کے
ہاتھ التجا کے انداز میں اوپر کو اٹھے ہوئے
ہیں وہ انہیں چیتا شہزادوں کی تصویریں
ہیں - ان سے ذرا اوپر بوڑھی ستوا مع اپنے
اہل و عیال کے شہر سے باہر ایک جھونپڑی
میں نظر آتا ہی جو راجکماں چیتا نے اُسکے
رہنے کے لئے بنوائی ہی -

(ج) یہاں سے یہ قصہ شہتیر کی پشت پر چلا گیا
ہی - دائیں سرے پر وِسنترا جو '
اہل و عیال سمیت کوہ وانکا کی طرف جارہا
ہی ' ایک لق و دق جنگل میں نظر
آتا ہی -

مین کمال حاصل کیا - رفته رفته آسنے اپني تمام دولت ' اپنا سفید هاتهي ' اپني گاڑي اور گهوڑے ' اپني اولاد اور آخرکار اپني بیوي کو بهي خیرات مین دے ڈالا - اس نقش مین یه قصه نهایت تفصیل کے ساته دکهایا گیا هی اور ایک مسلّم شہتیر پر کنده هونے کي تنها مثال هی - قصه شہتیر کے روکار پر وسطي حصے کے دائین پهلو سے شروع هوتا هی اور کئي حصون مین منقسم هی :—

(الف) حصه اول مین شهزاده اپنا سفید هاتهي خیرات دینے کي پاداش مین جلا وطن کیا جاتا هی اور شهر پناه کے باهر اپنے شاهي والدین سے رخصت هو رها هی - اس کے بعد وه اپنے بال بچون سمیت ایک گاڑي مین بیٹها هوا نظر آتا هی جسکو چار سندهی گهوڑے کهینچ رهے هین - ذرا آگے چل کر هم دیکهتے هین که آسنے گاڑي اور گهوڑے بهي ایک برهمن کو دیدئے هین -

(ب) قصے کا دوسرا حصه شہتیر کے بائین سرے پر هی - یهان شهزاده اپني بیوي اور

تصویر بچوں کے دئے جانیسے قبل بنائی
جاتی تھی) - شہزادے کے ایثار کا آخری
نظارہ لوح کے بائیں حصے میں دکھایا گیا ہے
جہاں وہ اپنی بیوی بھی بطور خیرات
دیتا نظر آتا ہے - لیکن بھلا ہو راجہ اندر کا
جسکے توسط سے وسنترا کے بیوی بچے پھر اسکو
واپس دلوادئے جاتے ہیں (حُسن اتفاق سے
جوجک بچوں کو لے کر انکے دادا کے محل
کے پاس جانکلا تھا) - شہزادے کا اپنے
بال بچوں سے ملنے کا منظر وسطی لوح کے
بائیں سرے پر ' بالائی گوشے میں ' دکھایا
گیا ہے -

(۵) اور بچوں کا اپنے دادا کے محل میں پہنچنے کا
واقعہ شہتیر کے بائیں سرے پر بتایا گیا ہے -

پُشت - درمیانی شہتیر - وسطی حصہ - بدھہ کو
بہکانے کی کوشش :—

لوح کے بائیں سرے پر بودھہ گیا کا پیپل کا درخت
ہے جس کے اوپر چھتری اور جھنڈیاں بنی ہوئی

(د) کوہ وانکا پر پہنچکر شہزادہ ایک جھونپڑی
میں اقامت اختیار کرتا ہے - یہ جھونپڑی
دیوتاؤں کے بادشاہ شکرا نے اسکے لئے
پہلے سے طیار کروا رکھی تھی اور اسکے دروازے
کے سامنے کیلے کے درختوں کی دو رویہ قطار
لگوا دی تھی - کچھ آگے چل کر ' لوح کے
وسط میں ' ہم دیکھتے ہیں کہ شہزادہ اپنے
بچوں کو بھی جوجک نامی ایک برہمن
فقیر کو خیرات دے رہا ہے - اوپر کی
طرف تین دیوتا ' شیر ' چیتے ' اور شیر ببر
کا روپ بھر کر ' بچوں کی والدہ مدی کو
جھونپڑی تک پہنچنے سے باز رکھتے ہیں -
مدی کی بائیں جانب ایک تیرانداز
(جسکو راجکان چیتا نے وسنترا کی حفاظت
کیلئے مقرر کیا تھا) جوجک برہمن کو
تیر کا نشانہ بنانے کی دھمکی دے رہا ہے -
اور ذرا نیچے کی طرف جوجک چھڑی
ہاتھ میں لئے بچوں کو " ہانکے " لئے جا رہا
ہے - (اصل قصے کی رو سے تیرانداز کی

کے دالیں نصف میں ' مارا کی شیطانی فوج پرا باندھے کھڑی ہی اور نوع انسانی کے عیوب و جذبات اور بیم و ہراس کو استعارةً انسانی شکلوں میں پیش کر رہی ہی - ان خیالی تصویروں کے خط و خال کی ساخت میں انتہا کا زور تخیل دکھایا گیا ہی اور انہیں اسدرجہ مضحک بنایا ہی کہ صناعان قندھار ' اسی طرز میں ' اس خوبی اور زور کی ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکے -

بالائی شہتیر - چھدنتا جاتک :—

یہ مرقع اُس تصویر سے بہت مشابہ ہی جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر (کی پشت) پر بنی ہوئی ہی (دیکھو صفحات ۱۰۵ و ۱۰۶) مگر اسمیں سونترا شکاری نہیں دکھایا گیا - منبت کاری کے لحاظ سے یہ تصویر جنوبی پھاٹک والی تصویر کی نسبت ادنیٰ درجے کی ہی اور اُسکی بھدی سی نقل معلوم ہوتی ہی (۱) -

دایاں ستون

دایاں ستون - روکار - بالائی لوح :—

بدھہ کا ۳۳ دیوتاؤں کی بہشت سے زمین پر اُترنا -

---

(۱) ان تصویروں کی اصطلاحی اور صنعتی خوبیوں کے متعلق صفحات ۱۵۶ تا ۱۶۲ پر بحث کی گئی ہی -

هين - درخت کے نيچے بدهه کا " الماس کا تخت "
رکها هی (۱) جسپر وہ اُسوقت بيٹها هوا تها جب اُسنے
(بودهه مذهب کے شيطان) مارا کي ترغيبات اور
دهمکيون کے مقابلے مين ضبط اور استقلال سے کام لے کر
بدهه يعني " عارف کامل " کا درجه حاصل کيا -
انساني اور ملکوتي هستيان تخت کي پرستش کر رهي
هين - بائين طرف غالباً سجاتا گوتم کے واسطے وہ کهانا
لا رهي هی جو اُس نے حصول معرفت کے لئے اپنا آخري
دهيان شروع کرنے سے پہلے تناول کيا تها - لوح کے درميان
مارا ايک تخت پر بيٹها هی اور اُسکے همراهي شياطين
اُسکے ارد گرد جمع هين - مارا کے قريب سے چند
عورتين گوتم کے تخت کي طرف جا رهي هين ' -
يه غالباً مارا کي بيٹيان هين جو اپنے ناز و غمزے
دکها دکها کر گوتم کو اُسکے مقصد سے باز رکهنے کي
کوشش کر رهي هين - دوسري طرف ' يعني لوح

(۱) اسوقت بدهه چند منهي گهاس پر بيٹها تها - اس گهاس
کے فرش کو تخت الماس غالباً اس لئے کہا جاتا هی که اس
آزمائش کے موقع پر گوتم نے نهايت ثابت قدمي اور غايت
درجے کے استقلال کا ثبوت ديا (مترجم) -

لوح دوم :— ایک راجہ گاڑی مین سوار ہوکر کسي شہر کے دروازے سے باہر نکل رہا ھی اور اُسکے آگے ایک کوتل گھوڑا ھی -

یہ منظر مشرقي پھاٹک کي اُس تصویر سے بہت مشابہ ھی جسمین کپل وست سے بدھہ کي روانگي کا نظارہ دکھایا گیا ھی - فرق صرف اسقدر ھی کہ اُس تصویر مین گاڑي نہین بنائي گئي اور اِس مرقع مین گھوڑے پر چھتر نہین دکھایا گیا جس سے بدھہ کي موجودگي کا اظہار ہوتا - برخلاف اس کے ہم دیکھتے ھین کہ ایک شخص پاني کا کوزہ یا بدھنا(۱) ھاتھ مین لئے گھوڑے کے قریب کھڑا ھی جس سے ظاھر ہوتا ھی کہ کوئي چیز کسی شخص کو بطور عطیہ دي جارھي ھی - غالباً یہ اُسوقت کي تصویر ھی جب راجہ شدھودن اپنے لخت جگر گوتم بدھہ سے ملنے کے لئے کپل وست سے روانہ ہوتا ھی اور ملاقات کے بعد اُسکو ایک باغ عطا کرتا ھی -

لوح سوم - کپل وست والي کرامت کا منظر :—

اس لوح کا مطلب پوري طرح ذھن نشین کرنیکے لئے

(۱) سنسکرت بھرنگار - भृङ्गार

اس بہشت میں بدھہ کی والدہ مایا نے دوبارہ جنم لیا تھا اور بدھہ اُنکو اپنے دین کی تلقین کرنے کے لئے وہاں گیا تھا - کہتے ہیں کہ بہشت سے زمین پر اترنے کا یہ واقعہ صوبجات متحدہ کے قصبہ سنکسیہ یا سنکیسہ (۱) میں وقوع پذیر ہوا تھا -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں وہ کراماتی زینہ بنا ہوا ہی جسکے ذریعہ سے بدھہ ' اندر اور برھما کو ساتھ لئے ہوئے ' بہشت سے زمین پر آیا - زینہ کے اوپر والے سرے کے قریب بدھہ کا درخت اور تخت ہیں جلکے دونوں طرف چند دیوتا پرستش کی وضع میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں - جوں جوں بدھہ نیچے اترتا ہی اور اور دیوتا اُس کی خدمت میں حاضر ہوتے جاتے ہیں - انمیں جو دیوتا چوری اور کنول کا پھول ہاتھ میں لئے زینہ کے دائیں جانب کھڑا ہی وہ غالباً برھما ہی - زینہ کے نیچے کے سرے پر تخت اور درخت دوبارہ بنائے گئے ہیں اور اُنکے دونوں طرف تین تین پرستش کرنے والے کھڑے ہیں - ان سے اس امر کا اظہار مقصود ہی کہ بدھہ زمین پر واپس آگیا -

(۱) ضلع فرخ آباد (مترجم) -

درخت(۱) اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ھی کہ راجہ شدھودن نے اپنے بیٹے کی واپسی پر اسکو ایک باغ بطور انعام دیا تھا جس مین بڑے بہت سے درخت لگے ہوئے تھے - اس طرح یہ درخت مذکورہ بالا کرامت کا محل وقوع بتلاتا ھی - مقابل والی تصویر مین جو سامنے کے رخ پر ھی ، غالباً بدھ کو اسی باغ کے اندر اپنے مریدون اور معتقدون کے حلقے مین بیٹھا ہوا دکھایا ھی -

اندرونی رخ - بالائی لوح :— اس تصویر مین غالباً کسی ستوپے کے موسوم کرنیکی رسم کا منظر دکھایا گیا ھی اور یہ بھی بعید از قیاس نہین کہ اس سے بدھ کی وفات کے واقعہ کا اظہار مقصود ہو -

دیکھئے اس تقریب کے جشن مین بہت سے اشخاص رقص و سرود مین مصروف ہین - انمین سے بعض گرم لباس مین ملبوس اور اونچے اونچے جوتے یا بوٹ پہنے ہوئے ہین جس سے ظاہر ہوتا ھی کہ یہ کسی سرد ملک کے رہنے والے ہین - ان لوگون کے خط و خال اور انکے حقیقت نما چہرے بالخصوص دیکھنے کے قابل ہین -

(۱) اسکو سنسکرت مین نیگرودھہ (न्यग्रोध) کہتے ہین -

برابر والي لوح کا معاینه بهي ضروري هی جو اسي ستون کے اندروني رخ پر کنده هی - واقعه یه هی که جب بدهه حصول معرفت کے بعد اپنے وطن مالوف کپل وست کو لوٹا اور اُسکا باپ راجه شُدهودَن اپنے حشم و خدم کولے کر اُسکے استقبال کے لئے شهر سے باهر گیا تو (دونون کے روبرو هونیکے وقت) یه سوال پیدا هوا که آیا باپ بیٹے کو پهلے سلام کرے یا بیٹا باپ کو - باپ تو صاحب تاج و تخت هونے کي وجه سے بلند مرتبه تها ' اور بیٹے کو یه شرف تها که وه بدّهه یعني " عارف کامل " کا رتبه حاصل کرچکا تها بدّهه نے اس سوال کو ایک کرامت دکها کر حل کردیا یعني وه هوا مین معلّق هوکر چلنے لگا -

دیکهئے ' اندر والي لوح مین برگد کا درخت اور اُسکے سامنے تخت بنا هوا هی جو بدّهه کي علامت هی - درخت کے اوپر جو چیز هوا مین معلّق دکهائي هی وه وه چبوتره (چَنکرَم - चंक्रम) هی جسپر بدّهه چهل قدمي کیا کرتا - یهان اس چبوترے سے یه ظاهر کرنا مقصود هی که بدهه هوا مین چل رها هی - چبوترے کے اوپر چند گندهرب هاتهون مین هار لئے اڑ رهے هین - برگد کا

a. SOUTH GATEWAY: LEFT PILLAR: INNER FACE. WORSHIP OF THE HAIR OF BODHISATTVA.

b. NORTH GATEWAY: RIGHT PILLAR: INNER FACE. THE OFFERING OF THE MONKEY.

c. EAST GATEWAY: LEFT PILLAR: FRONT FACE. THE MIRACLE OF BUDDHA WALKING ON THE WATERS.

d. WEST GATEWAY: RIGHT PILLAR: FRONT FACE. THE MAHAKAPI JATAKA.

لوح دوم :— بندر کا بدھہ کي خدمت مین شہد کا پیاله پیش کرنا -

اس لوح مین بدھہ کو پیپل اور تخت سے ظاهر کیا هی جنکے گرد بہت سے معتقد پرستش کي وضع مین کهڑے هین (دیکهو تصویر پلیٹ ۲ - ب - (Plate VI, b بندر کي تصویر دو مرتبه بنالي گئي هی ' پہلے شہد کا پیاله هاتهہ مین لئے هوئے اور پهر خالي هاتهہ جبکه وہ نذر پیش کرچکا هی - قندهاري تصاویر مین بهی اس واقعه کو قریب قریب اسي طرح دکهایا گیا هی (۱) -

لوح سوم - اس نقش کي تشریح صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۲ پر روکار کي تیسري لوح کے بیان مین هوچکي هی -

پشت ـ پشت کي جانب صرف ایک هي لوح هی - اسکے وسط مین بدھہ کا تخت اور درخت هی اور کچھ یاتري نذرانے لا رهے هین - اس تصویر کے واقعه کی شناخت نہین هوسکي -

---

(۱) اس قصے کا محل وقوع عموماً ویشالي خیال کیا جاتا هی مگر بعض مصنفین نے متهرا اور بعض نے شراوستي بهي لکها هی (دیکهو موسیو فوشے کي تالیف " لارٹ گریکو بدھیک " صفحه ۵۱۲)

بایاں ستون - روکار - اس رخ کی اکثر تصویریں شہر شراوستی سے تعلق رکھتی ہیں - بایاں ستون

بالائی لوح :— وسط میں آم کا درخت ہی جسکے سامنے بدھ کا تخت رکھا ہوا ہی - بدھ کے گرد اُسکے مریدوں یا چیلوں کا حلقہ ہی جنمیں سے کچھ تو درخت پر لٹکانے کے لئے ہار لا رہے ہیں اور کچھ پرستش کے انداز میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں - بودھ مذہب کی جو کتابیں پالی زبان میں لکھی ہوئی ہیں اُنکے مطابق شراوستی کی وہ مشہور کرامت جبکہ بدھ ہوا پر چلا ، اُسکے پاؤں سے آگ کے شعلے نکلے اور سر سے پانی کی ندیاں بہنے لگیں ، آم کے ہی ایک درخت کے نیچے دکھائی گئی تھی ' لیکن مرقع میں اس کرامت کی کوئی خاص علامت نظر نہیں آتی -

لوح دوم :— شراوستی کا جیتاون باغ -

اس باغ میں بدھ کی سکونت کے تین مکاں ، گندھ کٹی ، کشمبھ کٹی اور کوروری کٹی ، دکھائے گئے ہیں جو بدھ کو نہایت مرغوب تھے - ہر مکان کے سامنے

ممکن ہی کہ یہ راجہ اِندر کي بہشت نندن ہو جسکي
تصویر ستوپہ نمبر ۳ کے پھاٹک پر بھي دکھالي گئی
ہی ۔ اِس بہشت میں عیش و عشرت کي چہل پہل اور
نفساني خواہشات کي گرم بازاري ہی ۔

اندروني رخ ۔ اِس رخ پر جو ابھروان تصویرین
بني ہوئي ہین وہ سب شہر راجگیر سے تعلق رکھتي
ہین ۔

بالائي لوح :— راجگیر کے قریب غار اِندر شال مین
اندر دیوتا کا بدھہ کي زیارت کو آنا :—

لوح کے بالائي حصے مین ایک مصنوعي غار ہی
جس کا روکار بودھہ مذہب کي اُن قدیم عبادتگاہون کے
روکار سے مشابہ ہی جو مغربي اور وسطی ہند کے پہاڑون
مین تراشي ہوئي ہین ۔ غار کے دروازے کے سامنے ایک
تخت بدھہ کي موجودگي کا اظہار کر رہا ہی ۔ اوپر
چٹانون مین چند درندے جانور نظر آتے ہین ۔ اُنسے یہ
ظاہر کرنا مقصود ہی کہ یہ غار کسي وحشت خیز
جنگل مین واقع ہی ۔ ذرا نیچے راجہ اِندر اور اُسکے رفقاء
پرستش کي وضع مین کھڑے ہین لیکن یہ تمیز کرنا

بدهه کا تخت بنا هوا هی - یه باغ آنانه پنڈک نامی ایک ساهوکار نے آتني هي اشرفیون کے عوض خرید کر بدهه کي خدمت مین پیش کیا تها جتني که باغ کي سطح زمین کو ڈهانپ سکي تهین - یهي وجه هی که لوح کے حصه زیرین پر قدیم هندي سکّے (کار شاپن - कार्षापण) بچهے هوئے دکهائے هین - اس واقعه کي ایک تصویر بهرهوت (واقعه ریاست ناگود - وسط هند) مین بهي بني هوئي هی جس مین سکون کي جزئیات زیاده واضح هین -

لوح سوم :— اس لوح مین جو طویل اور کشاده منڈپ بنا هوا هی وه شراوستي کے اس منڈپ (मण्डप) کو یاد دلاتا هی جسکي تصویر بهرهوت کي ایک لوح مین دکهائي گئي هی -

لوح چهارم :— ایک شاهي جلوس کا دروازه شهر سے نکلنا - یه غالبا راجه پرسنجیت والئي کوشله هی جو بدّهه کا استقبال کرنیکے لئے شراوستي سے باهر آ رها هی -

لوح پنجم :— یه تصویر پهاٹکون کي چند اور تصویرون سے بهت مشابه هی لیکن اسکا مطلب واضح نهین هوتا -

مشرقي پھاٹک

سنکي شہتیر

روکار — بالائي شہتیر - آخري سات بدّھہ :—

اس لوح میں پہلے اور آخري بدّھہ کو انکے اشجار معرفت کے سامنے تخت بٹھاکر اور باقي پانچ کو ستوپوں کے ذریعہ ' جنمیں انکے " آثار " دفن کئے گئے تھے ' ظاہر کیا ھی - ستوپوں اور درختوں کے گرد حسب معمول انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کھڑے ھیں -

درمیاني شہتیر :— کپل وست سے بدّھہ کي روانگي (بہ عزم ترک دُنیا) :—

دیکھئے ' (پلیٹ ۷ ' الف - Plate, VII, a) ' لوح کے بائیں حصے میں کپل وست کا شہر ھی جسکے گرد فصیل اور خندق بني ھوئي ھی - بدّھہ کا گھوڑا کنتھک شہر کے دروازے سے باھر آرھا ھی ' اس کے سموں کو چند دیوتا ھتھیلیوں پر سنبھالے ھوئے ھیں ' چنڈک سائیس کے ھاتھ میں چھتر ھی جس سے اسکے آقا کي موجودگي کا اظہار ھوتا ھی ' اور بہت سے دیوتا بدّھہ کي خدمت کے لئے اسکے ھمراہ ھیں - اس مجموعہ تصاویر کو متواتر چار دفعہ بتاکر اور دائیں جانب جاتا ھوا

ناممکن هی که ان میں خود راجه إندر کونسا هی اور اُس کا گویا پنچاشکهه ، جو اس موقعه پر اُسکے همراه تها ، کونسا هی -

لوح دوم :— ایک بادشاه کا اپنے جلوس سمیت دروازه شہر سے باہر آنا - چونکه ستون کے اس رخ کي تصویرین راجگیر کے ساتھ بالخصوص تعلق رکھتي هین اس لئے اغلب یه هی که یه بادشاه یا تو بمبي سارا هی یا اجات شترو جو بدهه سے ملنے کے لئے کوه گدهه کوٹ پر جا رها هی اور شہر راجگیر هی -

لوح سوم :— بانس باڑي (وینو ون - वेणुवन)

واقع راجگیر :— لوح کے وسط میں بدهه کا تخت هی جس کے گرد اُسکے معتقد دست بسته کهڑے هین - اس مقام کي تعیین بانس کے درختون سے هوتي هی جو لوح کے دونون طرف بنے هوئے هین -

پشت — بدهه کي وفات یا نروان :— اس واقعه کا اظہار ایک ستوپه بناکر کیا گیا هی جسکے گرد پرستش کرنے والے جمع هین -

ہی جسکو بودھی ستوا نے بعد ازاں اپنا مسکن بنایا -
ناظرین کو معلوم ہوگا کہ سدھارتھ نے اپنا پہلا دھیان
جامن کے درخت کے نیچے کیا تھا جس کا سایہ ؛
جبتک کہ بودھی ستوا اسکے نیچے بیٹھا رہا ؛ مطلقاً نہ
کھسکا تھا - (دیکھو پلیٹ ۷ - الف - (Plate VII, a

زیریں شہتیر — اشوک کا بودھی درخت کی زیارت
کو آنا :—

وسط میں بودھ گیا کا پیپل اور مندر ہی ؛ بائیں
طرف بہت سے گویئے اور جاتری ہاتھوں میں پانی کے
برتن لئے کھڑے ہیں اور دائیں جانب ایک شاہی جلوس
ہی جس میں ایک راجہ اور رانی ہاتھی سے اتر کر
درخت کی پرستش کرتے نظر آتے ہیں (دیکھو پلیٹ
۷ ب - (Plate VII, b) - یہ راجہ اشوک اور اسکی
رانی تشیا رکھشیتا ہیں جو بودھی درخت کو پانی دینے
اور اسکی قدیم سرسبزی اور خوبصورتی کو بحال کرنے
کی غرض سے آئے ہیں ؛ کیونکہ رانی نے حسد کے جوش
میں درخت پر جادو کردیا تھا - شہتیر کے سروں پر موروں
کے جوڑے بنے ہوئے ہیں - ممکن ہی کہ ؛ انسہ اشوک

دکھاکر شہزادے کے سفر کا اظہار کیا گیا ہی - تراہے پر پہنچ کر بدھہ اپنا گھوڑا اور سائیس کپل وست کو واپس بھیجدیتا ہی(۱) اور بقیہ سفر پا پیادہ طے کرتا ہی اس پیدل سفر کو بدھہ کے متبرک نقش پا بناکر ظاہر کیا ہی جن کے اوپر ایک چھتر سایہ افگن ہی - وہ تین غمزدہ تصویرین جو نقش کے دائین سرے پر ، زیرین گوشے مین ، گھوڑے کے پیچھے بنی ہوئی ہین اُن یکشاؤن کی معلوم ہوتی ہین جو سدھارتھ کی روانگی پر افسوس کرتے ہوئے شہر سے اُسکے ہمراہ آئے تہے (قندھاری تصاویر مین شہر کی دیبی کو بھی ، جسکی طرز ساخت یونانی ہی ، گوتم کی روانگی پر افسوس کرتے ہوئے دکھایا ہی) - لیکن ممکن ہی کہ یہ لوگ یکشا نہ ہون بلکہ وہ قاصد ہون جنکو راجہ شُدّھودن نے شہزادے کو واپس لانے کی غرض سے بھیجا تھا -

لوح کے بیچ مین سنگتراش نے جامن کا درخت بنایا ہی جسکی علت غائی بظاہر بودھی ستوا کے پہلے مراقبے یا دھیان کو یاد دلانا اور اُس طریق کا اظہار کرنا

(۱) "ندان کتھا" کی رو سے گھوڑے نے اُسی جگہ دم دیدیا تھا جہان گوتم نے اُسکو چھوڑا تھا -

a. East Gateway: front: middle architrave. The departure of Buddha from Kapilavastu.

b. East Gateway: front: lowest architrave. The visit of Asoka and his queen to the Bodhi tree.

كي طرف اشارہ مقصود هو كيونكه يه خوبصورت پرند(۱) خاندان موريا كا خاص نشان تها -

پُشت :- بالائي شهتير - آخري سات بدهه - ان كو حسب معمول چوكيون اور اُن درختون سے ظاهر كيا گيا هى جنكے نيچے اُنهين معرفت حاصل هوئي تهي - انساني اور ملكوتي هستيان درختون كي پرستش كر رهي هين -

درمياني شهتير - واقعه حصول معرفت (سمبودهي - सम्बोधी) - شهتير كے وسط مين بدهه كا تخت اور اُسكے پيچهے بودهه گيا كا پيپل هى جسكے نيچے بدهه كو معرفت حاصل هوئي تهي - چپ و راست ' اصلي اور خيالي حيوان و طيور اور ناگا قوم كے افراد هين جن سے اس خيال كا اظهار مقصود هى كه بدهه كى نئي (روحاني) بادشاهت هر قسم كى مخلوق پر حاري هى - ناگون كي موجودگي مُچلندا كے افسانے كو ياد دلاتي هى جس نے واقعه حصول معرفت كے بعد بدهه كے اوپر اپنے پهن كا سايه

(۱) پالي زبان مين مور يعني طاؤس كو مور اور سنسكرت مين مَيُور (मयूर) كهتے هين -

کرکے بارش سے اسکی حفاظت کی تھی - مُچلندا ایک جھیل کا محافظ (ناگ) دیوتا تھا جو شہر گیا کے قریب واقع تھی -

زیرین شہتیر :— وسط میں ایک ستوپہ ہے جس پر چڑھاوا چڑھانے کے لئے بہت سے ہاتھی پھولوں اور پھلوں کی پیشکش لا رہے ہیں - ممکن ہے کہ یہ ستوپہ رامگرام کا ستوپہ ہو اور اس کے (ناگا) محافظ ، جنھوں نے اشوک کو بدھ کے آثار پر قبضہ کرنے سے باز رکھا تھا ، یہاں ہاتھیوں کی شکل میں دکھائے گئے ہوں (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

دایاں ستون - روکار - دیوتاؤں کے چھہ ادنی بہشت(۱) جن میں نفسانی جذبات ابھی تک مغلوب نہیں ہوئے - نیچے سے شروع کرکے یہ بہشت حسب ذیل ہیں :— دائیں جانب کا ستون

۱ — لوکپال یا چتر مہاراجیکا(۲) یعنی چار

---

(۱) دیولوک (देवलोक یا) کامارچار

(۲) लोकपाल: चतुर महाराजिक

دوسرے اشخاص انکے لئے پیدا کرتے ہیں
مارا (یعنی شیطان) ان کا بادشاہ ہی -

مذکورہ بالا بہشتوں کو ایک شش منزلہ محل کی ایک ایک منزل سے ظاہر کیا گیا ہی - ہر منزل کا رو کار ستونوں کے ذریعہ تین حصوں میں منقسم ہی جو یا تو نقش و نگار سے بالکل معرا ہیں یا جمشیدی طرز کے خوبصورت تاجوں سے آراستہ ہیں - ہر لوح کے وسط میں ایک دیوتا بیٹھا ہی جس کا انداز نشست ہندی راجاؤں کے انداز سے مشابہ ہی - اسکے دائیں ہاتھ میں وجر (वज्र) اور بائیں میں امرت (अमृत) کی صراحی ہی اور پیچھے خادمہ عورتیں شاہی چھتر اور چوری لئے کھڑی ہیں - دیوتا کی دائیں جانب ، کسی قدر پست چوکی پر ، اس کا نائب السلطنت (اپراجہ - उपराज) بیٹھا ہی اور بائیں طرف دربار کی ناچنے گانے والی عورتیں مصروف رقص و سرود ہیں - ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ یہی تصویریں سب بہشتوں میں پائی جاتی ہیں اور ان ہم شکل تصاویر کی بار بار تکرار سے اہل بودھ کی بہشتوں کے سامان عیش و آسائش کی یکرنگی اور بے مزگی کا بہترین اندازہ ہوسکتا ہی -

عظیم‌الشان بادشاہوں کی بہشت جو چار
گوشۂ عالم کے مدارالمہام ہیں -

۲ — تریسترنشا(۱) یعنی تینتیس دیوتاؤں کی
بہشت جن کا صدر شکرا ہی

۳ — وہ بہشت جسپر موت کا دیوتا (یاما) حکمران
ہی اور جہاں دن اور رات کا تغیر نہیں
پایا جاتا -

۴ — تشیتا بہشت - تمام بودھی ستوا ' نوع انسانی
کے نجات دہندہ بنکر روئے زمین پر آنیسے
پہلے اسی بہشت میں پیدا ہوتے ہیں -
متیریا بودھی ستوا بھی آجکل اسی میں
اقامت گزین ہی -

۵ — نرمانرتیوں کی بہشت جو اپنے عیش و عشرت
کے سامان خود ہی پیدا کرلیتے ہیں -

۶ — پرنرمیت و شورتین دیوتاؤں کی بہشت - ان
دیوتاؤں کے عیش و عشرت اور تفریح طبع کے سامان

(۱) त्रयस्त्रिंश

لوح دوم :— اس لوح کے بالائی حصے میں بدھہ کي والدہ "مایا کا خواب" یا "بودھي ستوا کے حمل میں آنے کا واقعہ" دکھایا گیا هی - راني مایا محل کے ایک بالاخانے میں محو خواب هیں ' - اوپر بودھي ستوا ایک چھوتے سے سفید هاتھي کي شکل میں آسمان سے اتر رها هی (۱) - اس نظارے سے بودھ مذهب کے پیرو بہت اچھي طرح واقف تھے اور (چونکه یه واقعه کپل وستت کا هی اس لئے) مرقع میں جو شہر دکھایا گیا هی اسکي شناخت میں اس نظارے سے بہت مدد ملتي هی - ذرا نیچے کو ایک شاهي جلوس شہر کے بازاروں میں سے مرتا هوا دروازہ شہر سے باهر نکل رها هی یه راجه شدهودن کا جلوس هی - جو اپنے بیتے کي مراجعت پر اُس سے ملنے کے لئے جارها هی - حصه زیرین میں بدهه کي هوا میں چلنے کي کرامت دکھائي گئي هی (دیکھو - شمالي دروازے کے بیان میں اس کرامت کي تفصیل ' صفحه ۱۲۲) - سب سے نیچے بائیں کونے میں برگد کا درخت اُس باغ کي طرف اشارہ کرتا هی جو راجه شدهودن نے اس موقع پر بدهه کو نذر دیا تھا - شمالي پھاٹک کی طرح اس لوح میں

(۱) دیکھو فٹ نوٹ (۲) صفحه ۱۰۹ اور ضمیمه صفحه ۲۸۱

ستون کے اس رخ کي سب سے بالائي لوح نیچے والي بہشتون سے مختلف هی - اس میں دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے هوئے هین اور آنکے پیچھے خدام کھڑے هین - یہ شاید برهما لوک کي زیرین بہشت هی - اهل بودھ کے عقاید کے بموجب برهما لوک مذکورہ بالا ادنی بہشتون سے ارفع و اعلی هی -

دایان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر گوتم بدھ کي جائے پیدائش یعني شہر کپل وست کے واقعات دکھائے گئے هین :—

بالائي لوح - راجہ شُدّھودن کا بُدھ کي تعظیم بجا لانا :—

وسط لوح مین بدھ کا شجر معرفت اور تخت هی - انکے گرد پرستش کرنے والون کا مجمع هی جس مین بدھ کا باپ راجہ شدھودن بھي تخت کے سامنے کھڑا هوا نظر آتا هی - راجہ کے سر پر ویسا هي تاج هی جیسا اس سے نیچے والي لوح مین هی - اس موقع مین گوتم بدھ کي مراجعت کپل وست کے وقت راجہ شدھودن کا اپنے بیٹے کو تعظیم دینے کا واقعہ دکھایا هی -

اوپر کی لوح میں بہت سے دیوتاؤں کی دو صفیں نظر آتی ہیں جو اپنی آسمانی بہشتوں سے نیچے کی طرف دیکھ رہے ہیں (۱) -

لوح سوم :— بدّھ کی پانی پر چلنے کی کرامت (پلیٹ ۶ ج - Plate VI, c) دیکھئے ' دریائے نیرنجنا طغیانیوں پر ہی اور کاشپ اپنے ایک چیلے اور ایک ملاح کو ہمراہ لئے کشتی میں سوار ہوکر بدّھ کو بچانے کی غرض سے لپکا ہوا جارہا ہی - ذرا نیچے بدّھ ' جسکو مجازاً اُس کے چنکرم یا چہل قدمی کرنیکے چبوترے سے ظاہر کیا ہی ' پانی پر چلتا ہوا نظر آتا ہی - اور لوح کے حصہ زیرین میں کاشپ اور اُس کا چیلہ ' جنکی تصویریں دو مرتبہ بنائی گئی ہیں ' پرستش کی وضع میں ہاتھ باندھے بدّھ کے سامنے خشک زمین پر کھڑے ہیں (یا شاید ڈنڈوت کر رہے ہیں) اس موقع پر بدّھ کا قائم مقام اُس کا تخت ہی جو نقش کے حصہ زیرین میں دائیں ہاتھ کو رکھا ہوا ہی -

(۱) اس لوح کا مفہوم واضح نہیں ہی - ممکن ہی کہ اس میں شراوستی والی کرامت کا منظر دکھایا گیا ہو-

بھی بدھہ کے ہوا مین چلنے کو چنکرم (चंक्रम) یا چبوترے سے ظاہر کیا ہی - راجہ اور اُسکے همراهیون کا ہوا مین چلتے ہوے بدھہ کی طرف اوپر کو منہ اٹھا اٹھا کر دیکھنا نہایت دلچسپ ہی -

پشت — واقعہ حصول معرفت :— وسط لوح مین پیپل کا درخت ہی جسکے چارون طرف مربع کٹھرہ بنا ہوا ہی - درخت کے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتی شکلین ہین -

بائین جانب کا ستون

روکار — لوح اول و دوم - بدھہ کا معرفت حاصل کرنا - اوپر سے دوسری لوح مین بودھ گیا کا مندر ہی جسکو راجہ اشوک نے "شجر معرفت" کے گرد تعمیر کروایا تھا - مندر مین بدھہ کا تخت رکھا ہی اور اُسکے بالائی دریچون سے مقدس درخت کی شاخین نکل کر باہر کو پھیلی ہوئی ہین یہ درخت اور تخت بدھہ کے حصول عرفان کا اظہار کرتے ہین - مندر کے دائین بائین چار شخص پرستش کی وضع مین کھڑے ہین - یہ غالباً لوکپال یعنی چہار اطراف عالم کے محافظ بادشاہ ہین -

پیس رہی ہی اور ایک مرد اُسکے پاس کھڑا ہی - ان کے قریب ہی داہنی طرف ایک دوسری عورت کھڑي ہوئي میز پر کچھ کام کررہي ہی تیسري مُوسل لئے اوکھلي مین دھان کوٹ رہی ہی اور چوتھي چھاج مین چاول لے کو سنوار رہي ہی - حصہ زیرین مین دریائے نیرنجنا دکھایا گیا ہی جسکے کنارے پر بہت سے مویشي جمع ہین اور ایک عورت دریا سے ایک گھڑا پاني لے رہي ہی - یہ بات قابل توجہ ہی کہ شہر بھر مین صرف ایک شخص کے ہاتھ دعا کي حالت مین ہین -

لوح دوم - اُرولوا کے آتشین مندر مین بدھہ کا اژدھے کو مغلوب کرنا :— یہ قصہ اسطرح بیان کیا جاتا ہی کہ کاشپ کي خانقاہ کے قریب ایک آتشین مندر تھا (۱) جس مین ایك خوفناک اژدھا رہا کرتا - بدھہ نے کاشپ سے اس مندر مین ایک رات بسر کرنے کي اجازت حاصل کي - رات کو اس اژدھے نے آگ اور دھوئین کے ساتھ بدھہ پر حملہ کیا مگر بُدھہ نے بھي

(۱) اصل برما کي کتابون مین کاشپ کا باورچي‌خانہ لکھا ہی -

لوح زيرين :— راجه بمبي سارا شهر راجگير سے اپنے شاهي حشم و خدم کے ساتھ بدهه کي ملاقات کو جارها هی - بدهه کو اسکے تخت سے ظاهر کيا گيا هی - يه واقعه کاشپ کے بودهه مذهب اختيار کرلينے کے بعد کا هی - کاشپ کو اپنے پيرورن مين شامل کرنے کے لئے بدهه کو بهت سي کرامتين دکهاني پڑيں آهن جنمين سے ايک اوپر کي لوح مين منبت هی -

بايان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر ان کرامتون کے منظر کنده هين جنکے ذريعے بدهه نے کاشپ برهمن اور اسکے چيلون کو اپنا معتقد بنايا تها :—

بالائي لوح - اندر اور برهما کا شهر اروِلوا مين بدهه کي زيارت کو آنا ، لوح کے وسط مين تخت رکها هی جو بدهه کي موجودگی کا اظهار کرتا هی - تخت کے اوپر چهتر هی اور پيچهے کي طرف اندر اور برهما پرستش کي وضع مين کهڑے هين -

لوح کے بالائي حصے مين اروِلوا کے مکانات نظر آتے هين اور باشندگان شهر اپنے روزمرہ کے کام کاج مين مشغول هين - بائين طرف ايک عورت سِل پر مصالحه

لوح سوم - لکڑي ' آگ اور قرباني والی کرامت :—

کاشپ کے تبدیل مذهب کے قصے مین مذکور هی که آتشین مندر والي کرامت کے بعد برهمنون نے ایک قرباني کي طیاریان کین - لیکن نه تو وه آگ جلانے کیلئے لکڑیان چیر سکے ' نه آگ جلا سکے اور نه نذر هي چڑها سکے جب تک که هر ایک کام کے لئے بدّهه نے خاص طور پر منظوري نه دي -

اس سه گانه کرامت کو سنگتراش نے نهایت دلنشین طریق پر دکهایا هی - صدر مین ' دائین جانب ' ایک برهمن جوگي لکڑي چیرنے کیلئے کلهاڑي اٹهاتا هی لیکن کلهاڑي (اوپر هي رهتي هی اور) اُس وقت تک نیچے نهین آتي جبتک که بدّهه اجازت نه دے - بدهه کي اجازت ملجانے کے بعد هم دیکهتے هین که کلهاڑي لکڑي کے جگر مین گهس گئي هی - علی هذالقیاس ایک برهمن قربانگاه مین پنکهے کي هوا سے اگ جلانے کي کوشش کر رها هی لیکن آگ اُسوقت تک روشن نهین هوتي جب تک که بدّهه اجازت نهین دیتا - قریب هی قربانگاه کي تصویر دوباره دکهائي گئی هی جس مین آگ کے شعلے بلند هورهے هین - کرامت کے

اُسکا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور آخرکار اژدہے نے مغلوب ہوکر بُدّھہ کے کشکول میں پناہ لی -

دیاھنے ' لوح کے وسط میں مندر اور اُسکے سامنے قربانگاہ ہی - پیچھے بدّھہ کی موجودگی کو ظاہر کرنیکے لئے تخت بنا ہوا ہی جسکے عقب میں پانچ پھن والا سانپ ہی اور آگ کے شعلے چھت کے روشندانون میں سے نکل رہے ہیں - مندر کے درون طرف چند برہمن جوگی ادب و احترام سے کھڑے ہیں - نیچے ' دائین جانب ' ایک پھونس کی جھونپڑی (پرنشالا - पर्णशाला) کے دروازے پر ایک جوگی چٹائی پر بیٹھا ہی - اسکے گھٹنے ایک پٹکے سے بندھے ہیں اور لمبے لمبے بال پگڑی کی وضع میں سر کے گرد لپٹے ہوئے ہیں - ظاہرا یہ کوئی برہمن یوگ کر رہا ہی - اسکے سامنے ایک اور برہمن کھڑا ہوا غالباً بُدّھہ کی اس کرامت کا حال اسکو سنا رہا ہی - قریب ہی ایک چھوٹی سی آتشین قربانگاہ ہی اور ویدون کے مطابق قربانی کے لئے جو آلات ضروری ہیں وہ بھی قریب ہی رکھے ہیں - بائین طرف دریائے نیرنجنا بہ رہا ہی جس میں ایک جوگی غسل کر رہا ہی اور تین نوجوان مبتدی پانی بھر رہے ہیں -

درمیانی شہتیر - سارناتھ کے مرغزار میں بدھ کا پہلا وعظ (دیکھو صفحہ ۹۳ گذشتہ -)

وسط لوح میں ایک تخت کے اوپر دھرم چکر بنا ہوا ہی جسکے گرد بہت سے ہرن ہیں - ہرنوں سے وعظ اول کی جائے وقوع یعنی مرغزار آہو (मृगदाव) کا اظہار مقصود ہی - چکر کے دونوں طرف چند آدمی کھڑے ہیں لیکن یقین کے ساتھ یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ ان میں کونڈنیا اور اسکے چار ساتھی (۱) بھی موجود ہیں یا نہیں - شہتیر کے سروں پر ایک ایک درخت اور تخت ہی جنکے گرد چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ہیں - دائیں سرے کے نقش میں نذرانوں کی ٹوکریاں قابل دید ہیں -

زیریں شہتیر - چھہ دنتا جاتک - اس لوح کا اُس مرقع سے مقابلہ کرو جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر اور شمالی پھاٹک کے بالائی شہتیر کی پشت پر کندہ ہی - شمالی دروازے کی طرح اس لوح میں بھی سونترا شکاری کی تصویر نہیں دکھائی گئی -

(۱) بدھ کے سب سے پہلے پانچ مرید (دیکھو صفحہ ۲۹۴ (مترجم) -

تیسرے جزو کو' جو نذر کے متعلق هی ' اسطرح دکھایا هی که قربانگاہ کے قریب ایک برهمن هاتھ مین بڑا چمچہ لئے کھڑا هی جسکو آسنے آگ کے اوپر بڑھا رکھا هی - اُن دو مبتدیون کي تصویرین جو بہنگیون مین ایندھن اور سامان رسد لارهے هین محض مددگاري هین - لوح کے بالائي حصے مین ایک ستوپہ هی جس کا گنبد سیپیون سے مزین هی اور اُسکے گرد مربع کٹهرہ هی - اس ستوپے کي موجودگي سے تمام نظارے مین مذهبي رنگ جھلک مار گیا هی ·

پشت — بدھ کي نروان یا وفات کا واقعہ :—

وسط لوح مین ایک ستوپہ هی جسکے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي هستیان هین -

---

مغربي پھاٹک

شہتیر روکار - بالائي شہتیر :— آخري سات بدھ :—

انمین سے چار بدھ مختلف سمبودھي درختون اور چوکیون سے اور تین بدھ ستوپون سے تعبیر کئے گئے هین - انساني اور ملکوتي هستیان آنکي پرستش کر رهي هین -

PLATE VIII.

a. WEST GATEWAY: FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. WEST GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

شہتیر کے دونوں سروں پر دو ستوپے اور انکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع مین کھڑے ھین (دیکھو صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶ و ۱۱۹ گذشته اور پلیٹ ۸ - الف) -

پُشت - بالائي شہتیر - شہر کوشانگر (قدیم نام - کوسي نارا) مین بدھه کے " آثار " کا منظر :—

بدھه کي وفات کے بعد اسکے " آثار " (یعني راکھ اور جلي ھوئي ھڈیون) پر کوسي نارا کے ملّاون نے قبضه کر لیا تھا - چنانچه اس لوح مین ھم دیکھتے ھین که قوم مُلّا کا سردار ھاتھي پر سوار ھی اور " آثار متبرکه " کو اپنے سر پر رکھے ھوئے شہر مین داخل ھو رھا ھی - دروازۂ شہر کے سامنے ایک تخت اور اسکے پیچھے درخت ھی جو بظاھر سال کا درخت معلوم ھوتا ھی - اس سے غالباً اس حقیقت کا اظہار مقصود ھی که بدھه کي وفات سال کے درختون ھي کے ایک جُھنڈ مین واقع ھوئي تھي -

شہتیر کے سرون پر دو اور مرقعے بنے ھین جن مین بہت سے آدمي جھنڈیان اور نذرانے لئے ھوئے نظر آتے ھین - یه بھي غالباً وسطي مرقع سے ھی تعلق رکھتے ھین

اور ملّاؤں نے "آثار" حاصل کرنے کے بعد جو جشن منائے آنکا اظہار کرتے ھیں -

درمیانی شہتیر - جنگ تبرکات - اس لوح کا مقابلہ اس مرقع سے کرو جو جنوبی پھاٹک کے زیرین شہتیر پر کندہ ھی (دیکھو صفحہ ۱۰۷) - سات حریف دعویدار جنکے سروں پر چتر شاھی سایہ افگن ھیں ' اپنی اپنی فوجیں لئے شہر کوسی نارا کی جانب بڑھے چلے آرھے ھیں جسکا محاصرہ ابھی شروع نہیں ھوا - شہتیر کے بالیں سرے پر شہر کوسی نارا دکھایا گیا ھی - اس میں جو شخص شاھانہ انداز میں بیٹھا ھوا نظر آتا ھی وہ غالباً ملّاؤں کا سردار ھی - دائیں سرے پر غالباً بعض حریف دعویداروں کی تصویریں دوبارہ بنائی گئی ھیں - (دیکھو پلیٹ ۸ - ب - (Plate VIII, b

زیرین شہتیر - بدھ کو بھکانے کی کوشش :—

یہ منظر شہتیر کے تینوں حصوں پر کندہ ھی - وسط میں بودھ گیا کا مندر ھی جسکے اندر پیپل کا درخت اور بدھ کا تخت نظر آتا ھی - ' دائیں جانب مارا کی فوجیں شکست کھا کر بھاگی جارھی ھیں - ' بالیں

بدھہ کے حاسد اور بد باطن رشتہ‌دار دیودت نے ' کہ وہ بھي اس جنم میں بندر اور بودھي ستوا کي رعایا میں شامل تھا ' سوچا کہ اس وقت دشمن کو تباہ کرنے کا اچھا موقع ھی - ' چنانچہ وہ بودھي ستوا کي پیٹھ پر اس زور سے کودا کہ اسکے دل پر سخت صدمہ پہنچا - بودھي ستوا کی اس جوانمردي کو دیکھ کر راجۂ بنارس اسکے قتل کی کوشش پر پشیمان ھوا اور بودھي ستوا کے آخري لمحوں میں نہایت توجہ اور اعتناء سے اسکي تیمارداري کي اور مرنے کے بعد شاھي اعزاز کے ساتھ اسکي تجہیز و تکفین کي -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں اوپر سے نیچے کو گنگا بہ رھي ھی - اوپر ' بائیں جانب ' آم کا درخت ھی جسکي شاخوں میں دو بندر چھپے ھوئے ھیں - بندروں کے بادشاہ نے ایک ھاتھ سے آم کي ایک ڈال پکڑ کر پچھلي ٹانگیں دریا کے دوسرے پار پھیلائي ھیں اور اس زندہ پل کے ذریعہ سے کچھ بندر دریا کو عبور کرکے دوسري طرف جنگل اور پہاڑ کي چٹانوں میں جا چھپے ھیں - لوح کے حصہ زیریں میں راجہ برھمدت ' گھوڑے پر سوار ' اپنے سپاھي لئے کھڑا ھی

طرف دیوتا بدھہ کی فتح اور شیطان کی ہزیمت پر خوشیان منا رہے ہین اور بدھہ کے شاندار کارنامون کے ترانے گا رہے ہین -

بودھہ گیا کا مندر جو شجر معرفت (پیپل) کے گرد بنا ہوا ہی ' اشوک نے تعمیر کروایا تھا اس لئے اس تصویر مین اُسکو دکھانا تاریخی لحاظ سے غلط ہی -

دایان ستون - سامنے کا رخ - بالائی لوح - دایان ستون

مہاکپی جاتک - (دیکھو تصویر پلیٹ نمبر ۶ - د - Plate VI,d) بیان کیا جاتا ہی کہ ایک جنم مین بودھی ستوا بندر کی شکل مین پیدا ہوا تھا - وہ اَسّی ہزار (۸۰۰۰۰) بندرون کا بادشاہ تھا جو دریائے گنگا کے کنارے رھتے اور ایک عظیم‌الشان آم کے درخت کے پھل کھایا کرتے تھے - ایکدن راجہ برھمدت والئے بنارس نے اس درخت پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا اور بندرون کو مارنے کی غرض سے کچھ سپاھیون سے درخت کا محاصرہ کرلیا ' لیکن بودھی ستوا ' یعنی بندرون کے بادشاہ ' نے اپنے جسم سے دریا کے اوپر پُل بنا دیا اور تمام بندر صحیح و سلامت دریا پار چلے گئے -

لوح سوم :— بدھ (جسکو یہاں تخت سے ظاہر کیا گیا ہی) جنگل میں ایک پھولدار درخت کے نیچے بیٹھا ہی جو ممکن ہی کہ بودھ گیا کا راجایتن درخت ہو جسکے نیچے بدھ حصول معرفت کے بعد چند روز بیٹھا تھا - نیچے ' بدھ کے سامنے ' چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ہیں جو اپنی وضع قطع سے دیوتا معلوم ہوتے ہیں -

لوح زیرین :— اس لوح میں پھول پتی کا کام ہی جس پر تین آرمالی شیر ببر کھڑے ہیں - پھول پتیوں کی طرز ساخت رسمی ہی مگر اوپر والے پتوں کے عجیب و غریب شکن دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں - پتوں کے موڑنے کا یہ دلکش طریقہ ابتدائی ہندی صنعت کی خصوصیت ہی جو زمانۂ مابعد کی صنعت میں کہیں نظر نہیں آتی - لوح کے اوپر ایک کتبہ بھی کندہ ہی جسمیں لکھا ہی کہ یہ ستون ایاچورز (آرید کشدر) کے شاگرد بالا مترنے بنوایا تھا -

آندر کا رخ - لوح اول - واقعۂ حصول معرفت (سمبودھی) :—

لوح کے بالائی حصے میں پیپل کا درخت اور بدھ کا

جنمیں سے ایک سپاهي کمان میں تیر جوڑے بودهي ستوا کو نشانه بنایا چاهتا هی - لوح کے بالائي حصے میں راجه کو دوبارہ آم کے نیچے بیٹھا اور قریب المرگ بودهي ستوا سے باتیں کرتا ہوا دکھایا گیا هی - کتب "جاتکا" میں لکھا هی که بودهی ستوا نے اُس وقت راجه کو فرائض سلطنت کے متعلق مفید نصیحتیں کیں -

لوح دوم - تُشیتا بهشت میں بودهي ستوا کا وعظ :—

لوح کے وسط میں بدهه کا درخت اور تخت هی اور تخت کے گرد بہت سے دیوتا بوضع پرستش بادلوں میں کھڑے هیں - اوپر کے حصے میں گندهرب پھولوں کے هار لا رهے هیں اور اُنکے نیچے درخت کے دونوں طرف اندر اور برهما کسي شیر جیسے جانور پر سوار آرهے هیں - اوپر کي تصویروں میں ' اور نیز دیوتاؤں کے قدموں کے نیچے ' جو بادل دکھائے گئے هیں اُنکي رسمي طرز ساخت کو غور سے دیکھئے - معلوم هوتا هی که یه گویا پہاڑ کی چٹانیں هیں جن سے آگ کے شعلے نکل رهے هیں -

یاد دلانا اور اُس مسلک کا اظہار کرنا ہی جو بودھی ستوا نے اُس تھیان کی بدولت بعد میں اختیار کیا - ممکن ہی کہ یہاں بھی یہ تین شکلین (جو مشرقی پھاٹک والے نقش کے تین بکشاؤں کی غمزدہ تصویرون سے بے حد مشابہت رکھتی ہیں اور غالباً ایک ہی کاریگر کی بنائی ہوئی میں) ، مہا بھنش کرمن کا واقعہ یاد دلانے کے لئے بنائی گئی ہوں جس کا نتیجہ آخرکار حصول معرفت کی صورت میں رونما ہوا - ، اور وہ دروازہ جو ان تصویروں کے عقب میں ہی شہر کپل وست کے دروازے کو یاد دلانے کے لئے بنایا گیا ہو -

لوح دوم - دیوتاؤں کا بدھہ سے سلسلہ وعظ و تبلیغ شروع کرنے کی درخواست کرنا -

بودھ مذہب کی کتابوں میں لکھا ہی کہ معرفت حاصل کرنیکے بعد بدھہ نے اُس حقیقت کی عام اشاعت کرنیکے بارے میں تامل کیا جو اُسپر آشکار ہوئی تھی اُسوقت برھما ، اِندر ، لوکپال (یعنی چار اطراف عالم کے مدارالمہام) ، اور ملائکہ اعلیٰ نے اُسکی خدمت میں

تخت میں جن کے گرد بہت سے مرد ، عورتیں ، جانور اور دیوتا پرستش کی وضع میں کھڑے هیں - یہ منظر مارا اور اسکی شیطانی فوج کی هزیمت کے بعد کا هی جبکہ " ناگ " پردار مخلوق ، فرشتے ، اور دیوتا ایکدوسرے کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے هوئے " شجر معرفت " کے نیچے هستی معظم کی خدمت میں حاضر هوئے تھے اور جوں جوں آگے بڑھتے خوشی میں آکر یہ نعرے لگاتے تھے کہ " آخرش رشی فتحیاب هوا......اور شیطان مغلوب هوگیا " - وہ بڑے سر والا دیوتا ، جو لوح کے دائیں جانب هاتھی یا شیر پر سوار هی ، غالباً اندر یا شاید برهما هی -

وسط لوح میں تین شخص جنکے چہرے مغموم و متفکر معلوم هوتے هیں تخت کے تین طرف کھڑے هیں - لیکن یہ سوال اب تک حل نہیں هوا کہ ان تصویروں سے کیا مراد هی - اس سے قبل هم مشرقی پھاٹک پر مہا بھنش کرمن یعنی " ترک دنیا " والے نقش میں دیکھ چکے هیں کہ سنگتراش نے لوح کے وسط میں ایک جامن کا درخت بنایا هی جس سے اسکا مقصد بودھی ستوا کے سب سے پہلے " دھیان " کو

بیوی ، جو اپنی تمام ضروریات کے لئے اچے اکلوتے بچے شیام کے محتاج تھے ، بنارس کے جنگلوں میں رہا کرتے - ایکدن راجۂ بنارس جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ شیام بھی دریا پر پانی بھرنے گیا اور اتفاقیہ راجہ کے تیر سے زخمی ہوگیا - راجہ کی ندامت اور پشیمانی اور شیام کے والدین کی گریہ وزاری سے متاثر ہوکر اندر دیوتا بیچ میں پڑا اور حکم دیا کہ شیام کے زخم اچھے ہو جائیں اور اسکے والدین کی قوت بینائی بحال ہو جائے -

دیکھئے ، اوپر لوح کے دائیں کونے میں ، دو جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں - ایک کے سامنے شیام کا باپ اور دوسرے کے دروازے پر اسکی ماں بیٹھی ہی - نیچے شیام دریا سے پانی لیئے آرہا ہی - بائیں جانب راجۂ بنارس کی تصویر تین دفعہ بنائی گئی ہی ، پہلے وہ شیام کی طرف (جو پانی میں کھڑا ہی) تیر چلاتا نظر آتا ہی ، اس سے ذرا نیچے کمان ہاتھ میں لئے آرہا ہی اور تیسری جگہ تیر کمان ہاتھ سے پھینک کر افسوس اور پشیمانی کی حالت میں کھڑا ہی - دائیں طرف بالائی گوشہ میں ، شیام اور اسکے والدین

حاضر ہو کر درخواست کي کہ وہ دھرم کے چکر کو حرکت دے - اس درخواست کے وقت بدھہ برگد کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور غالباً یہي وجہ ہی کہ اس لوح مین اس واقعہ کو صرف بڑ کا درخت اور اسي کے نیچے بدھہ کا تخت رکھ کر ظاہر کیا گیا ہی - سامنے جو چار شخص پہلو بہ پہلو کھڑے ہین وہ چار لوکپال معلوم ہوتے ہین -

پُشت :— بدھہ کي وفات کا واقعہ حسب معمول ایک ستوپے اور اسکے گرد چند خدام کي تصویرین بنا کر ظاہر کیا گیا ہی -

بایان ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح :— بایان ستون

اس لوح مین غالباً اِندر کي بہشت دکھائي گئي ہی جسکے سامنے دریائے منداکني بہ رہا ہی - شمالی پھاٹک پر اور ستوپہ نمبر ۳ کے منقش پھاٹک پر بھی اس سے ملتي جلتي تصویرین بنی ہوئی ہین (دیکھو صفحات ۱۲۷ و ۱۷۴) -

آندر کا رخ - بالائي لوح - شیام جاتک :—

پہلے ہین کہ ایک نابینا زاھد اور اسکی اندھي

کي تکمیل کے لئے کثیرالتعداد کاریگر بیسیون برس تک کام کرتے رہے ہونگے - اِن مین بہترین مرقعے وہ ہین جو جنوبي پھاٹک کو مزین کرتے ہین ' اور سب سے ادنی درجے کے وہ جو شمالي پھاٹک پر بنے ہوئے ہین ' لیکن عملي دستکاري کے لحاظ سے شاید سب سے زیادہ فرق جنوبي اور مغربي پھاٹکون کي منبت‌کاري مین پایا جاتا ہی - مثال کے طور پر جنوبي پھاٹک کے درمیاني شہتیر کے اندر والے رخ پر چھہ دنتا ھاتی کي جو تصویر ہی (پلیٹ نمبر ۵ - الف - Plate V, a) ' اُس کا مقابلہ مغربي پھاٹک کے زیرین شہتیر کے روکار والے مرقع (پلیٹ نمبر ۸ - الف - Plate VIII, a) سے کرو جس پر یہي منظر دکھایا گیا ہی :—

جنوبي پھاٹک کے نقش مین تمام تصویرین نہایت پابندي کے ساتھ ایک ہي سطح مین رکھي گئي ہین کہ دیکھنے والون کو سب یکسان نظر آئین ' اور زیادہ اونچي یا ابھري ہوئي نہین بنائي گئین کہ آنکے لمبے لمبے سایے منظر کي خوبیون کو چھپا نہ لین - نتیجہ یہ ہی کہ اس مرقع کو دیکھنے سے سنگتراشي کي بجائے زردوزي کے کام کا خیال پیدا ہوتا ہی - اور دیکھئے ' ھاتھیون کي تصویرین عریض اور مسطح

بالکل تندرست اور صحیح و سلامت موجود هین
اور آنکے پہلو مین راجۂ بنارس اور اندر دیوتا کهڑے هین -

لوح دوم - واقعه حصول معرفت (سمبودهي) :—

وسط لوح مین پیپل کے درخت کے نیچے بدهه کا
تخت رکها هی - درخت پر گندهرب پهولون کے هار
چڑها رهے هین - ارد گرد ناگا قوم کے مرد و زن شیطان پر
بدهه کی فتحیابي کي خوشي مین جشن منا رهے هین
(دیکهو صفحه ۱۵۲) -

لوح سوم :— اس لوح کا صرف بالائي حصه رہ گیا
هی لیکن معلوم هوتا هی که اس مین بدهه کے (راجگیر
سے شہر ویشالي کو جاتے هوئے) دریائے گنگا کو عبور کرنے
کي کرامت دکهائي گئي هی (۱) -

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

ان مرقعون کي بے شمار تصاویر اور پرتکلف جزئیات

(۱) معلوم هوتا هی که اس لوح کے نیچے کا حصه اسوقت
کاٹ دیا گیا جب میجر کول نے سنه ۱۸۸۲ع مین پهاٹک کو
دوباره نصب کیا - میسي کي کتاب مین (پلیٹ ۲۱ پر)
یه لوح مکمل دکهائي گئي هی -

مُو قلم کے کام میں (یعنی رنگین تصاویر کے بنانے میں) زیادہ مہارت تھی ' لیکن ساتھ ھي پیکروں کے خط و خال کي نفیس ساخت اور مرقعوں کي موزوں اور خوشنما ترتیب کا نازک احساس بھي قدرت کي طرف سے اسکو ودیعت ہوا تھا -

برخلاف اسکے مغربي پھاٹک والا مرقع دستکاری کے لحاظ سے بڑھا ھوا ھی اور اگر اسکی تصویروں کو فرداً فرداً دیکھا جائے تو یقیناً زیادہ موثر اور دلکش پائي جائینگي ' لیکن بحیثیت مجموعي یہ مرقع کچھ بھلا نہیں معلوم ھوتا اسلئے کہ تصویریں اس کثرت کے ساتھ بنی ھوئی ھیں کہ واقعہ کي تفصیل کے سمجھنے میں الجھن سي ھوتي ھی اور دوسرے ان کی ترتیب میں حد سے زیادہ تصنع اور باقاعدگي ھی -

اب اگر جنوبی اور مغربی دروازوں کے ان مرقعوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے جن میں " جنگ تبرکات " کا منظر دکھایا گیا ھی تو بھی اسي خیال کي تائید ھوگی (دیکھو پلیٹ ۵ ب اور پلیٹ ۸ ب - Plate V, b اور Plate VIII, b) - دونوں مرقعوں میں تخیل کی افراط ھي اور واقعیت کا اظہار ' - لیکن دونوں کے تخیل اور اظہار واقعیت میں باھم اختلاف ھی -

بنائي هين كه أنكے غير معمولي ڈيل ڈول كي حقيقت بخوبي ذهن نشين هو جائے ' - درختون كو حسب قاعده أبهرا هوا بنانے كي بجائے أنكا صرف خاكا سا بنا ديا گيا هى ' - اور تالاب مين كنول كے پهول ' جنكي طرز ساخت رسمي هى ' أن هاتهيون كے قد و قامت سے بالكل غير متناسب هين جو تالاب مين چل رهے هين -

ثاني الذكر ' يعني مغربي پهاٹك كے ' نقش مين پهول پتيون كي جسامت اصلي معلوم هوتي هى ' - پاني كو لهردار لكيرون سے ظاهر كيا گيا هى ' - بڑ كا درخت سراسر مطابق اصل هى ' - هاتهيون كي ساخت زياده زوردار اور مكمل هى ' - اور اگرچه تمام تصويرين ايک هي سطح پر بني هوئي هين ليكن كهين كهين پتهر كو گهرا كهود كر عمق اور سايے اور روشني كے اختلاف كا منظر دكهايا گيا هى -

اپني اپني جگه دونون مرقع قابل تعريف هين ' ليكن اس بارے مين هرگز اختلاف راے نهين هو سكتا كه دونون مين زياده استادانه كونسا هى -

جنوبي پهاٹک والا مرقع كسي ايسے ذهين كاريگر كا بنايا هوا معلوم هوتا هى جس كو سنگتراشي كي نسبت

مختلف جہات میں حرکت کرتی نظر آتی ہیں جس سے ترتیب میں ایک خاص خوبصورتی پیدا ہوگئی ہی ۔ دوسرے مرقع میں اگرچہ تصویروں کے انداز مختلف ہیں لیکن حرکت بحیثیت مجموعی یکسان ہی ۔

اس میں شک نہیں کہ ان تصویروں کی طرز ساخت کا یہ اختلاف ایک حد تک مختلف صناعوں کی انفرادی مہارت اور قابلیت کا نتیجہ ہی لیکن علاوہ اسکے وہ تغیرات بھی اسکے اسباب میں ضرور شامل ہیں جو اس وقت نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے فن سنگتراشی میں پیدا ہو رہے تھے ' یعنی غیر ملکی صنعت کا ملکی صنعت پر اثر اور اُسکا استقرار ' عملی دستکاری کی ترقی اور اصول مقررہ کی پابندی کی طرف روز افزوں میلان —

بیرونی اثر جسکی طرف میںنے ابھی اشارہ کیا ہی اُسکی شہادت ایرانی طرز کے جرس نما پرکالوں ' اشوری گلکاریوں ' اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار جانوروں یا اسی طرح کی دیگر غیر ملکی تصویروں سے ملتی ہی جو دروازوں پر جابجا نظر آتی اور بآسانی تمیز

جنوبی پھاٹک والے منظر میں زندگی اور واقعیت کا رنگ پایا جاتا ھی اسلئے کہ سنگتراش نے پہلے اپنے ذھن میں تمام واقعہ کا تصور نہایت اچھی طرح جما لیا ھی اور پھر اپنے خیال کو دلکش سادگی کے ساتھ ادا کردیا ھی - دوسرے یعنی مغربی پھاٹک والے مرقع میں مکانات اور نیز وہ تصویرین جو جھروکون میں بنی ہوئی ھین محض رسمی اور بے جان معلوم ھوتی ھین ' اور حملہ آور افواج جو سیلاب کی طرح شہر کی جانب بڑھی چلی آ رھی ھین ' انکی حرکت اور ھَل چَل بھی نسبتاً کم موثر ھی - وجہ یہ ھی کہ سنگتراش نے اپنے تخیل اور ذاتی استعداد سے کام لینے کی بجائے اس قسم کے مناظر کی رسمی طرز ساخت پر زیادہ بھروسہ کیا ھی - پہلے نقش میں جسمون کے ابھار اور تصویرون کے درمیانی فاصلے یکسان نہین ھین ' اسلئے اُن کے سایے بھی کہین ھلکے اور کہین گہرے ھین - دوسرے مرقع میں پیکرون کے درمیانی فاصلے بہت کم ھین ' اور تھوڑی جگہ مین بہت سی تصویرین بنادی گئی ھین جس کا نتیجہ یہ ھی کہ درمیانی سایے زیادہ گہرے ھو گئے ھین اور نقش میں " رنگین تصویر " کی سی مشابہت پیدا ھوگئی ھی - پہلے نقش میں تصویرین

کیا گیا هی (دیکھو صفحه ۷۹) - چاروں مرقعوں
مین بدھه کو دھیان مُدرا یعنی حالت استغراق مین
بیٹھا ہوا دکھایا گیا هی - بدھه کے دونوں طرف ایک ایک
خادم کھڑا هی اور سر کے پیچھے ایک منقش هاله سا
بنا هی جسکے اندر دونوں طرف دو گندھرب آ رہے
مین (۱) - تصویرون کی ترتیب اور خصوصاً خدام کی
وضع و هیئت مین جزوی اختلافات پائے جاتے هین
اور شمالی مجسمے کی کرسی پر تین چھوٹی چھوٹی
مورتین بنی هوئی هین لیکن یه اختلافات ایسے نہین
که انکی مدد سے هم اس امر کا فیصله کرسکیں که آیا
یه مورتین خاص خاص دھیانی (۲) بدھون کی قائم

(۱) برجس (Burgess) صاحب کا یه بیان که جنوبی مرقع مین بدھه کی کھڑی مورت دکھائی گئی هی بالکل بے بنیاد هی - جس تصویر کا برجس صاحب نے حواله دیا هی وہ ساتوین صدی عیسوی کی بنی هوئی هی اور گو جنوبی دروازے کے قریب هی دستیاب هوئی تھی لیکن جنوبی دروازے والے مجسمے کی کرسی سے اسکو هرگز کوئی تعلق نہین - اس تصویر مین بدھه کا شہر راجگیر مین مست هاتھی کو مطیع کرنے کا واقعه دکھایا گیا هی - (دیکھو میسی کی تالیف - سانچی اینڈ اِٹس ریمنز' پلیٹ ۱۳ شکل اول)

(۲) بودھه مذھب کے شمالی یا مہایانی فریق کا عقیدہ هی که هر دنیاوی بدھه کا ایک مخفی همزاد (- دھیانی بدھه) بھی هوتا هی جو کسی دھیانی بہشت مین رهتا هی - اس طرح تاشیہ

هوسكتي هين - اس قسم كي تصويرين عموماً سلجوقي اور زمانۂ مابعد كي مغربي سلطنتون كي اُس عالمگير صنعت مين پائي جاتي هين جو بہت سے تمدنون کے مختلف عناصر کے اختلاط سے پيدا هوئی تهی - علاوه ازين بہت سے پيکرون (مثلاً مشرقي پهاتك کے کوهستاني سوارون) كي عجيب و غريب وضع ' كہين كہين كيفيت مكاني کے اظہار كي كوشش ' جيسي كه علج کاران وديشا والي لوح مين نظر آتي هی (۱) ' نيز بعض مجموعون کا خوشنما توازن ' اور سايے اور روشني کے اختلاف سے مصورانه رنگ پيدا كرنا ' جو اس زمانے مين يوناني شامي صنعت كي ممتاز خصوصيت تهی ' ان سب باتون سے بهی بيروني اثر كی زبردست شهادت ملتي هی -

بدهه کے چار مجسمے جو پردکهنا مين دروازون کے سامنے رکھے هين

ستوپۂ كلان کے چارون دروازون کے سامنے ' چبوترے کے سہارے ' بدهه كي چار مورتين رکهی هين جنکے اوپر كسي زمانے مين (پتهر کے) منقش سائبان بهی قائم تهے - يه وهي چار مورتين هين جنکا ذكر عهد گپتا کے سنه ۱۳۱ (مطابق سنه ۴۵۰ - ۴۵۱ ع) والے كتبه مين

(۱) ديكهو صفحه ۱۱۱

انکے طرز نشست سے ہو سکتی ہی نه کسي اور علامت سے (۱) -

صنعتي نکتۂ خیال سے جنوبي دروازے والي مورت سب سے عمدہ ہی اور اس کے خادمون کي خوبصورت تصویرین بالخصوص بھلي معلوم ہوتی ہین - جنوبي دروازہ چونکه سب سے اہم دروازہ تھا اس لئے اسطرف کي مورت بھی سب سے قابل اور ہوشیار صناع کے سپرد کي گئي ہوگي - اس مورت کي طرز ساخت اور صنعت کي خوبی کو دیکھ کر اسي زمانے کي وہ تصاویر یاد آتی ہین جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گري کے غارون کے سائیبانون مین منبت ہین -

ستوپۂ کلاں کي مرمت

ستوپۂ کلاں کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی که اسکي عمارت پہاڑي کي برھنه چوٹي پر واقع ہونے کے باوجود دو ہزار سال تک امتداد ایام اور تغیرات موسم کے تباہ کن اثر کا ایسي کامیابی کے ساتھ مقابله کرتي رہي ہی - عمارت مذکور اسوقت بھي بہت اچھي حالت مین ہی - پھاٹکون اور کٹہرون کے مرقعے اور

(۱) میسي (Maisey) کا خیال تھا که پتھر کا وہ سر جسکے اوپر ایک بلند مکٹ یا تاج ہی اور تاج مین ایک بدھه بیٹھا ہی ، شمالي دروازے والي مورت سے تعلق رکھتا ہی - لیکن یه خیال درست نہین ہی -

مقام هين يا نهين - عهد وُسطي مين ستوپون کي کرسيون کے گرد دهياني بدهون کي تصويرين رکهنے کا عام رواج تها - يه مورتين ستوپون کے چارون طرف طاقچون مين رکهي جاتي تهين اور عام ترتيب يه هوا کرتي که آکشوبهيا کي مورت مشرق مين ' رتن سمبهو کي جنوب مين ' امي تابهه کي مغرب اور اموگه سدهه کي شمال مين رکهتے تهے - ممکن هے که يه چارون مورتين بهي انهين چار دهياني بدهون کي هون ليکن ان کي صحيح صحيح شناخت نه تو

[فوٹ نوٹ بسلسله صفحه گذشته]

بدهه کا دهياني رتن سمبهو هے ' گوتم کا امي تابهه اور آنے والے بدهه يعني ميتريا کا دهياني اموگه سدهه هے - يه عقيده بظاهر زرتشتي عقيدهٔ " فروشي " پر مبني معلوم هوتا هے جسکے مطابق هر شخص کا ايک فروشي يا همزاد هوتا هے جو پيدائش کے وقت انسان کے جسم مين داخل هوجاتا هے اور موت کے بعد اسکي شفاعت کرتا هے - اصل مين ان دهياني بدهون کو بدهه کهنا خلاف قاعده هے کيونکه يه کبهي بودهي ستوا نهين رهے -

پھاٹک اور فرشي کٹہرے کے وہ حصے جو ان پھاٹکوں کے قریب تھے کمزور ہو کر گرپڑے تو کچھ تعجب کي بات نہیں ' بلکہ تعجب تو اس بات کا ہی کہ ایسے کمزور اصول کے مطابق بنے ہوئے پھاٹک اب تلک صحیح و سالم کھڑے رہے -

جنوبي اور مغربي پھاٹک میجر کول نے سنہ ۱۸۸۲ م میں دوبارہ قائم کئے تھے - اور اُس کام کے دوران میں جو گذشتہ چند سال میں مصنف کے زیر نگراني ہوا ہی ' ستوپے کے گرد و پیش سے تمام ملبہ صاف کرکے قدیم سنگي فرش کے بقیہ حصوں کو از سرنو قدرے ڈھلواں لگا دیا ہی جس سے عمارت مذکور گرد و نواح کي زمین سے کسي قدر بلند ہوگئي ہی اور اسلئے قریب پاني جمع نہیں ہوسکتا - علاوہ بریں گنبد کا جنوب مغربي حصہ (جسکي مرمت سنہ ۱۸۸۳ م میں محض گارے اور چھوٹے چھوٹے پتھروں سے کي گئي تھي اور جو بوجہ کمزوري کے کھسک کر گرا آتا تھا) از سرنو بنایا جارہا ہی - اس ترمیم کے بعد جب یہ عمارت دوبارہ مستحکم ہوجائیگي تو چبوترے ' زینے اور چوٹي کے کٹہرے اور اور اجزاء جو اپني اصلي جگہ سے گر گئے ہیں ' دوبارہ قائم کردئے جائینگے

حصوصا وہ نقش جو مغربي پهاٹک پر بنے هوئے هين · اُن مين آج بهي وهي تازگي هی جو تکميل تعمير کے وقت تهي اور بعض تصاوير کو جو تهوڑا بهت نقصان پهنچا هی وہ زيادہ تر موجودہ زمانے مين بعض بُت شکنون کے هاتهون پهنچا هی اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا هی کہ اب بهي بعض جاهل اشخاص ان عمارتون کے خوبصورت نقش و نگار کو خراب کرنے مين ايک قسم کي مسرّت محسوس کرتے هين - ليکن ستوپے کي اصل عمارت کی خستگي کے دو بڑے سبب هين ايک تو اُسکے گرد آب باران کا اجتماع اور دوسرے وہ شديد نقصان جو سنہ ۱۸۲۲ع مين بعض ناتجربہ کار شائقين حفريات نے گنبد کے جنوب مغربی حصے مين کهدائی کرکے پهنچايا - ستوپے کي بنياد کا اکثر حصہ چٹّان پر قائم هی اسلئے اسکے گرد آب باران کا اجتماع اسکي بنياد کے دهس جانے سے نہين هوا بلکہ اُس ملبے کی وجہ سے هوا جو عهد وسطي سے (لےکر موجودہ زمانے تک) ستوپے کے گرد جمع هوتا رها تها - رفتہ رفتہ يہ ملبہ کئی فيٹ اونچا هوگيا اور هر سال برسات مين ستوپے کے گرد پانی جمع رهنے لگا (کيونکہ اُسکے نکلنے کا کوئي رستہ نتها) - پس ان حالات مين اگر جنوبي اور مغربي

نیچے سولہ فیٹ گہرائی پر نہایت اچھی حالت میں موجود ہی -

سطح مرتفع کے مشرقی حصے میں جوں جوں قدیم عمارتیں شکستہ ہوکر گرتی گئیں ' نئی عمارتیں انکے افتادہ ملبے پر تعمیر ہوتی گئیں اور تباہی اور تعمیر کا یہ سلسلہ صدہا سال تک اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ عہد وسطی میں اس حصے کی سطح خاصی بلند ہوگئی اور ایک پختہ سڑک اسکے وسط میں بنائی گئی جس کا ایک سرا عمارت نمبر ۱۹ (دیکھو سطحی نقشہ پلیٹ ۱۵ - Plate XV) کے شمال میں اسوقت بھی نظر آتا ہی - اسکے بعد بارھویں صدی عیسوی کے قریب جبکہ ان عمارتوں کا ملبہ جمع ہو ہو کر قریباً چودہ فیٹ بلند ہوگیا تو اسکے سامنے شمالاً جنوباً ایک بڑی دیوار (۱) تعمیر کر دی گئی کہ وہ اس مجتمع ملبے کو اسی حالت پر قائم رکھ سکے -

---

(۱) دیکھو صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

که یه بے نظیر عمارت اپنے تمام ضروري خط و خال کے لحاظ سے مکمل هوجائے (۱) -

ستوپے کے گرد سنگي فرش اور مشرقي محافظ دیوار

جس سنگي فرش کا ذکر اوپر آیا هی وہ ستوپۂ کلان کے سنگي غلاف اور فرشي کٹھرے کا هم عصر یعني سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح کا بنا هوا هی - ابتداءً اسمین پتھر کي چھه سے آٹھ فیت تک لمبي اور تین سے چار فیت تک چوڑي سلین لگي هوئی تھین مگر اسوقت یه فرش بہت شکسته حالت مین هی - اسکے نیچے چار اور فرش چونے اور کنکر کے یا اور مصالح کے بنے هوے ملتے هین - سب سے قدیم فرش جو سنگي فرش کی سطح سے قریباً چار فیت نیچے هی شهنشاہ اشوک کے زمانے کا هی اور اسکی مفصل کیفیت اشوک کی لاٹه کے حال مین لکھی جائیگی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - بالائي فرش ' جو اسوقت ستوپے کے گرد نظر آتا هی ' ابتداءً تمام وسطي رقبے پر ' بلکه مشرقي جانب جو محافظ دیوار هی اس سے بھي بہت پرے تک لگا هوا تھا - چنانچه اس کا ایک حصه عمارت نمبر ۴۳ کے

---

(۱) اب یه کٹھرے وغیرہ دوبارہ نصب کئے جاچکے هین اور عمارت هر لحاظ سے مکمل هوگئي هی (مترجم)

تحریر تھا (۱) - صندوقچیاں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ مکعب تھیں اور انکے ڈھکنے چھہ چھہ انچ موٹے تھے - ساری پتڑا والی صندوقچی میں سفید سنگ صابون کی ایک گول مسطح ڈبیا تھی جسپر مٹی کی ایک نازک سی سیاہ رنگ کی طشتری ڈھکی ہوئی تھی - اور صندل کی لکڑی کے دو ٹکڑے ڈبیا کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے (۲) - ڈبیا کے اندر ہڈی کے ایک ذرا سے ٹکڑے کے علاوہ موتی ' یاقوت ' بلور ' لاجورد اور نیلم کے چند سوراخدار دانے بھی تھے - مہاموگلانہ والی صندوقچی میں بھی سنگ صابون کی ایک ڈبیا تھی جس میں ہڈی کے دو ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے -

جسامت کے علاوہ جن باتوں میں یہ ستوپہ بڑے ستوپے سے اختلاف رکھتا تھا وہ یہ ہیں :- اس کے فرشی کٹہرے پر ابھرے ہوئے نقش تھے ' بجائے چار کے صرف ایک منقش پھاٹک تھا اور گنبد (جو

(۱) ان الفاظ کے معنی یہ ہیں :- ساری پتڑا کے (تبرکات) اور مہاموگلانہ کے (تبرکات) - سہ حرف اضافہ ہیں -

(۲) کننگھم صاحب کا خیال ہے کہ صندل کی لکڑی کے یہ ٹکڑے ساری پتڑا کی چتا سے لئے گئے ہونگے -

باب ۵

وسطي رقبه کے اور ستوپے

ستوپه نمبر ۳ ستوپه کلاں سے قریباً پچاس گز جانب شمالمشرق اس سے چھوٹا مگر اسي نمونے اور نقشے کا ایک اور ستوپه هی (دیکھو تصویر پلیٹ ۹ - Plate IX) (۱) - اس میں جنرل کننگھم کو ساري پتُرا اور مہا موگلانه نامي بدّھه کے دو مشہور چیلوں کے " تبرکات " دستیاب هوئے تھے ' جس سے معلوم هوتا هی که قدیم زمانے میں یه ستوپه نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا - " آثار " یا " تبرکات " کا خانه عمارت کے عین وسط میں کرسي کي سطح کے برابر تھا - اسکے اوپر پتھر کي پانچ فیٹ لمبي سل ڈھکي هوئي تھي اور اندر پتھر کي دو صندوقچیاں تھیں جنکے ڈھکنوں پر مختصر سے کتبے بھی کنده تھے یعني جو صندوقچي جنوب کي طرف رکھی هوئي تھي اسپر ساري پتُرا سَه اور شمال والي پر مہاموگلانه سه

(۱) اس ستوپے کا قطر انچاس فیٹ چھه انچ اور بلندي تخمیناً ۲۷ فیٹ تھي -

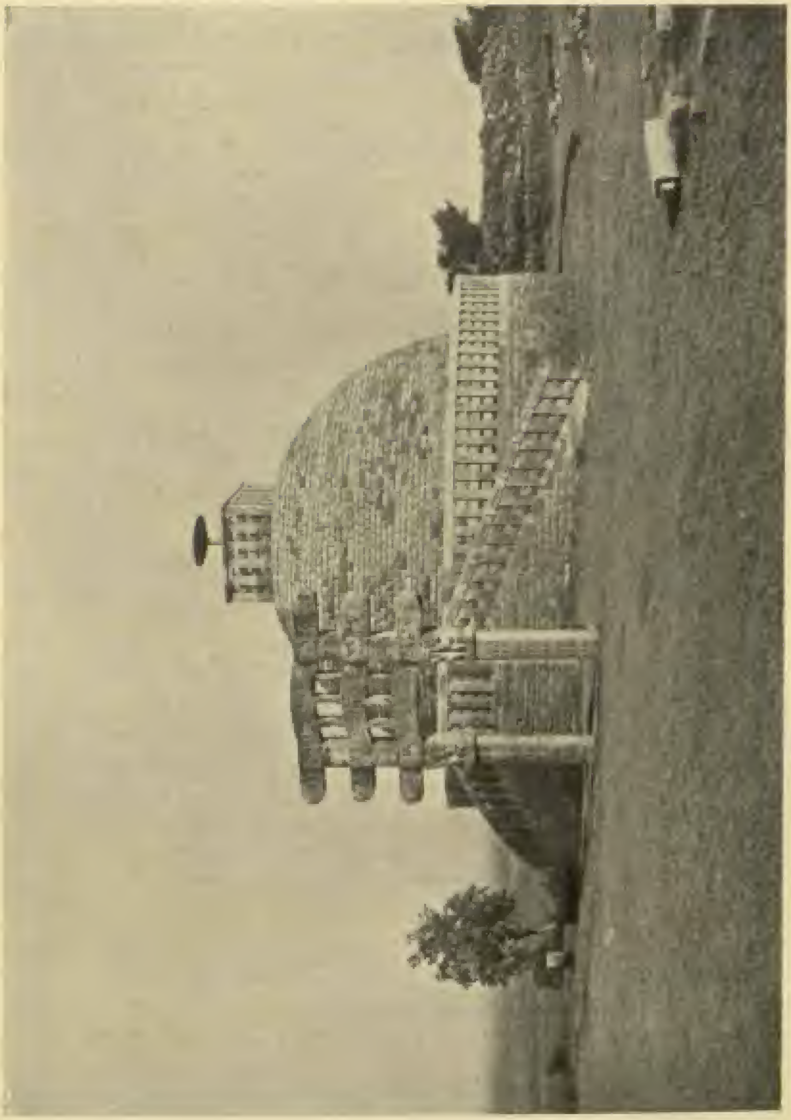

STUPA 3 FROM S.S.-E.

ستوپہ کلاں کے گنبد سے کچھ زمانہ بعد تعمیر ہوا تھا) زیادہ ترقي یافتہ نمونے کا اور قریباً نیم کُرّوي شکل کا تھا -

فرشي کٹہرے کو قدیم زمانے میں هی توڑ پھوڑ کر دوسري عمارات میں استعمال کر لیا گیا تھا اور بعض چند شکستہ ستونوں کے جو اس وقت اپني اصلي جگہ پر قائم هیں یا باستثنا اُن چند ٹکڑوں کے جو مندر نمبر ۴۵ کي بنیادوں کے قریب دستیاب ہوے هیں باقي تمام کٹہرہ ضائع هوچکا هی - تاهم ان شکستہ ستونوں سے اتنا تو صاف ظاهر هوتا هی کہ یہ کٹہرہ قریباً آٹھ فیٹ بلند اور کنول کي خوبصورت ابھري هوئي گلکاریوں سے مزین تھا - ان گلکاریوں کی طرز ساخت رسمي مگر زوردار هی اور پھول پتوں کے نقشے ' سنگتراش کے تخیل کے مطابق هر ستون پر مختلف هیں -

چبوترے اور زینے کے کٹہرے بھي اپنے عام نقشے اور طرز ساخت کے لحاظ سے بڑے ستوپے کے کٹہروں سے مشابہ هیں - زینے کي چوٹي پر ' جہاں دونوں طرف کي سیڑھیاں آکر ختم هوتي هیں ' منقش پھاٹک کے مقابل ' ایک کشادہ جگہ (یعني چاندا) هی - اسکے کونے والے ستون پر ایک نہایت دلچسپ تصویر منبت هی جس میں غالباً اس ستوپے کا ارتفاعي

نقشہ دکھایا گیا ھی - اس تصویر سے ستوپے کے بالائی کٹھرے اور چھتری کا نقشہ اور آنکی ترتیب بخوبی معلوم ہوسکتی ھی -

یہ ستوپہ اور اسکے کٹھرے غالباً پہلی صدی قبل مسیح میں تعمیر ھوے تھے مگر منقش پھاٹک، جو سانچی کے پھاٹکوں میں سب سے آخری معلوم ہوتا ھی، غالباً پہلی صدی عیسوی کے نصف اول میں اضافہ کیا گیا تھا - اس دروازے کے نصب ھونے سے پیشتر پردکھنا کے اوپر اور اُسکے چاروںطرف کچھ ملبہ جمع ھوگیا تھا جس سے اُس کی سطح ڈیڑھ فٹ کے قریب بلند ھوگئی تھی اور طواف‌گاہ کا اصلی فرش اور زینے کی زیریں سیڑھیاں ملبے میں چھپ گئی تھیں - سیڑھیوں کو آشکار کرنے کے لئے ملبے کو صاف کیا گیا مگر اُنکے حصہ پائیں تک پہنچنے کے بعد کھدائی بند کر دی گئی کہ پھاٹک کی بنیاد کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے -

ستوپہ نمبر ۳ کا منقش پھاٹک

یہ پھاٹک ۱۷ فیٹ بلند ھی اور اسکے منبت نقوش کی صنعت بڑے پھاٹکوں کے کام سے ملتی جلتی ھی انمیں سے اکثر نقش اُنھیں مضامین و مناظر کا اعادہ کرتے ھیں جو بڑے پھاٹکوں پر دکھائے گئے ھیں، اس

ستوپه نمبر ۴ — ستوپه نمبر ۳ کے پس پشت ' جانب شمالمشرق ' ایک اور ستوپه هی جو پیمائش مین اُس سے کسي قدر چھوٹا هی - یه ستوپه اب قریب قریب منهدم هو چکا هی لیکن جو حصه تباهي سے بچ گیا هی اُسکي طرز تعمیر سراسر ستوپه نمبر ۳ سے مشابه هي اور اس مین شک نهین که یه دونون ستوپے قریب قریب ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین - پردکھنا یعني طواف کے رستے پر پتھر کي سلون کا فرش لگا هوا تھا جسکے بعض حصے اسوقت بھي موجود هین - فرشي کٹھرے یا چبوترے اور زینے کے کٹھرون کا کوئي نشان نهین ملا جس سے خیال هوتا هی که شاید اس ستوپے مین یه کٹھرے بنائے هي نهین گئے تھے - مگر برخلاف اسکے بالائي کٹھرے کي منڈیر کا ایک پتھر جسپر نهایت خوبصورت نقش و نگار بنے هوئے هین ' اس ستوپے کے قریب هي (جانب جنوب) دستیاب هوا هی اور عجب نهین که اسي ستوپے سے تعلق رکھتا هو - یه پتھر پانچ فیٹ سات انچ لمبا هی (مگر اس کا ایک سرا ٹوٹا هوا هی) ' اور اس کا بیروني رُخ کنول کے پھول پتون کي لهردار آرائش سے مزین هی جن کے درمیان جابجا پرند بیٹھے هوئے نظر آتے هین -

لئے انکا مفصل حال قلمبند کرنا محض تحصیل حاصل هی - لیکن ایک مرقع ' جو اس پهاٹک کے نیچے والے شہتیر کے روکار پر کندہ هی ' بڑے پهاٹکوں کے مرقعوں سے مختلف هی - اس میں غالباً اِندر دیوتا کی بہشت نَندن دکہائی گئي هی - وسط میں ایک شامیانے کے نیچے اِندر دیوتا تخت پر جلوہ افروز هی ' چاروں طرف پریوں کا جهرمٹ هی ' سامنے دریاے مندا کنی بہ رها هی جو نندن کو گهیرے هوے هی ' - شامیانے کے دالیں بائیں پہاڑ اور جنگل دیوتاؤں کي تفرجگاہ کا اظہار کرتے هیں جو اسمیں آرام کر رہے هیں - تاج ستون کے اوپر والی مربع تهونیوں کے قریب ' کونوں میں ' دو ناگ راجہ اور انکے خادم سات پهنوں والے سانپوں کے اوپر بیٹھے هیں - سنگتراش نے ان سانپوں کے پیچ و خم دریا کے پانی کے ساتھ ملاکر شہتیر کے سروں تک پہنچاے هیں اور وهاں ان چکروں میں ملا دئے هیں جو سروں پر بنے هوے هیں - مربع تهونیوں پر پہلوان اور گهڑیال کشتی لڑ رہے هیں ' - یہ تصویریں نہایت هي مناسب موقع اور موثر معلوم هوتي هیں خصوصاً اسلئے کہ گهڑیالوں اور سانپوں کي دُموں کے پیچ و خم باهم بہت خوبي کے ساتھ ملائے گئے هیں -

یہ حصے عہد گپتا کے چھوٹے سے مندر نمبر ۱۷ کے فرش سے (جو قریب ہی واقع ہی) کئي فیٹ نیچے جاتے ہیں اور انکي تعمیر میں بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ہیں - عہد وسطي میں ان دیوارون کے وہ حصے جو موجودہ سطح زمین سے اوپر تھے ' چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھرون سے دوبارہ بنائے گئے تھے -

ستوپہ ہائے ۵ نمبر و ۷ وغیرہ

مذکورہ بالا ستوپون کو چھوڑ کر اور جس قدر ستوپے اس میدان پر واقع ہیں وہ سب عہد وسطي کے بنے ہوئے ہیں - ان میں سب سے بڑا ستوپہ نمبر ۵ هی جو غالباً چھٹي صدي عیسوي کے قریب کي تعمیر هی - اسکے جنوب میں اودے گري کے پتھر کي بني ہوئي کسي مجسمے کي ایک کرسي رکھي هی جو اپني ظاهري وضع قطع اور طرز ساخت سے ساتوین صدي کي بني ہوئي معلوم ہوتي هی بدھہ کے اس مجسمے کے متعلق جو اس کرسي پر رکھا هی وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ آیا اصل میں اسي کرسي پر رکھا گیا تھا یا نہیں -

ستوپہ نمبر ۷ ' جو میدان کے جنوب مغربي کوتے میں هی اور نیز ستوپہائے نشان ۱۲ تا ۱۶ جو مندر

ستوپہ نمبر ٦

اس رقبے میں زمانۂ قدیم کا بنا ہوا صرف ایک اور ستوپہ ہی جو مندر نمبر ۱۸ کے مشرق میں واقع ہی - اس کے بھراؤ میں مذکورہ بالا ستوپون کی طرح بڑے بڑے پتھر دئے ہوئے ہین جنکے درمیانی فاصلون مین چھوٹی چھوٹی کھٹلین بھردی گئی ہین- یہ بھرتی یقیناً مذکورہ بالا ستوپون کی ہم عصر ہی مگر روکار کی موجودہ چنائی مابعد کی ہی اور بظاہر ساتوین یا آٹھوین صدی عیسوی مین اسوقت اضافہ کی گئی تھی جبکہ قدیم روکار بوسیدہ ہوکر گرچکا تھا - موجودہ چنائی مین چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھر لگے ہوئے ہین اور مزید استحکام کی غرض سے کرسی اور بالائی عمارت کی تعمیر مین حاشیے بھی چھوڑے ہوئے ہین جو قدیم عمارات مین کہین نظر نہین آتے - عہد وسطی کے اکثر ستوپون کی طرح اسکی کرسی بھی مربع ہی اور کچھ زیادہ بلند نہین ہی - ستوپے کے بھراؤ کے قدیم ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہی کہ جس چوک مین یہ ستوپہ واقع ہی اسکی شمالی اور مغربی دیوارون کے زیرین حصے (۱) بھی بہت قدیم زمانے کے ہین -

(۱) اب یہ حصے نظر نہین آتے کیونکہ کھدائی کو دوبارہ بھر دیا گیا ہی -

کرسي دستیاب هوئي جو عهد کشان کي ساخت هی - اسکے روکار پر ایک تین سطر کا کتبه اور کچھ ابھروان نقش کنده هین مگر افسوس که یه کرسي ٹوٹي هوئي هی اور کتبه اور تصویرون کا قریباً نصف حصه ضائع هوچکا هی (۱) - نقش کے موجوده حصے مین بدّهه کي ایک تصویر بني هوئي هی جو چار زانو بیٹھا هی اور اسکے بائین طرف دو عورتین هاتھون مین هار لئے کھڑي هین - کتبه کا موجوده حصه حسب ذیل هی (۲) :—

سطر ۱ — [بودهي] ستواسیا میتریاسیا پرتما پرتشتت [پتا]

سطر ۲ — سیا کتبنِیے وِش کلاسے دِهتر وشي

سطر ۳ — تلم‍ِت سکهارتهم بهواتُر

---

(۱) اس کرسي کي عکسي تصویر محکمه آرکیالوجیکل سروے کي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصه اول (پلیٹ ۸ شکل ب) مین شائع هوچکی هی -

(۲) 1. [बोधी] सत्वस मैत्रेयस्य प्रतिमा प्रतिष्ठा [पिता].
2. स कुटुम्बिनियो विपकुलस्ये पितु सिव-
3. तम [स्] कि [त] सुख [ा] र्थं [म्] भवतु ।

نمبر ۱۷ کے قریب دو قطاروں میں واقع هیں سب قریب قریب ستوپه نمبر ٥ هي کے هم عصر هیں ' سب کي کرسیاں مربع شکل کي هیں اور انکے بهراؤ میں مٹي اور ناتراشیده پتهر بهرے هوئے هیں - مگر روکار پر صاف ترشے هوئے پتهر لگے هیں اور استحکام کي غرض سے چاروں طرف کسکے چهوڑے گئے هیں - انمیں سے اکثر ستوپے تو بالکل ٹهوس هیں مگر بعض کے اندر " تبرکات " رکهنے کے چوکور خانے بهي بنے هوئے هیں - ستوپه نمبر ۷ میں کننگهم صاحب نے کهدائي کروائي تهي مگر اسمیں " تبرکات " نهیں ملے - اس وقت یه ستوپه پانچ فیٹ بلند هی اور اسکے چاروں طرف ایک شکسته چبوتره هی جسکو شامل کرنیسے ستوپے کي کرسی ۲۹ فیٹ مربع هو جاتي هی - یه چبوتره مابعد کا اضافه معلوم هوتا هی اور اسکے شمالی پہلو پر ایک " چنکرم " یا روش کے اثار نظر آتے هیں جو غالباً چبوترے هي کي هم عصر هی - " چنکرم " کے مغربی سرے پر دو گول ستوپے تهے *

ستوپه نمبر ۱۲ اس ستوپے کا " تبرکات کا خانه " کهدائي سے قبل هي تباه هوچکا تها ' لیکن اسکی دیواروں کے ملبے میں متهرا کے سرخ پتهر سے بنے هوئے ایک مجسمے کي

بنا پر بھي کہا جاسکتا ھی کہ یہ ستوپہ ساتوین صدي عیسوي کے قریب طیار ہوا ہوگا - اس ستوپے کی تعمیر کے وقت اوائل عہد گپتا کے کثیرالتعداد ستوپے شکست و ریخت کي حالت میں تھے اور معلوم ہوتا ھی کہ مجسمہ مذکور کو انھین میں سے کسي ایک ستوپے سے لے کر اور قابل احترام سمجھکر اس ستوپے مین رکھ دیا گیا - عہد وسطی مین قدیم مذھبي مجسمون کو (خواہ وہ سالم ہون یا شکستہ) نئے ستوپون مین دفن کرنے کا عام رواج تھا کیونکہ سانچي کے علاوہ سارناتھ سہیت مہیت اور اور قدیم مقامات مین بھي اس قسم کی مثالین ملی ھین -

کسي زمانے مین اہل بودھ کے دیگر مشہور ستوپون کي طرح سانچي کے ستوپۂ کلان کے گرد بھی مختلف جسامت کے بے شمار ستوپے بنے ہوئے تھے مگر معلوم ہوتا ھی کہ سنہ ۸۳ - ۱۸۸۱ع مین جب ستوپہ کلان کي ملحقہ زمین فرشی کٹھرے کے چارونطرف قریبا ساٹھ ساٹھ فیٹ صاف کی گئي اُس وقت بہت سے ستوپے تلف ہوگئے ۱ - چنانچہ جن ستوپون کا مفصل حال اوپر بیان ہوچکا ھی اُن کے علاوہ صرف

-استوپه نمبر ۱۴ اس کتبه سے معلوم هوتا هی که یه کرسی میتریا بودهي ستوا کے کسی مجسمے کی هی - ستوپه نمبر ۱۴ کے اندر ایک مجسمه ملا جو (مذکورہ بالا کرسي کي طرح ملبے مین پڑا هوا نهین بلکه) "تبرکات" کے خانے کي مغربی دیوار سے لگا هوا رکها تها اور اسکے سامنے ایک اور دیوار حفاظت کی غرض سے بني هوئي تهی - یه مجسمه بدهه کا هی جسکو دهیان (استغراق) کي حالت مین بیٹها هوا دکهایا هی - مذکورہ بالا کرسی کي طرح یه مجسمه بهي سرخ پتهر کا بنا هوا اور متهرا کي صنعت کا نمونه هی مگر چہرے کے خط و خال خصوصاً لب اور آنکهون کی ساخت' بالون کے بنانے کا رسمي طریقه اور لباس کي ترتیب اور اسکے شکن وغیرہ دکهانے مین جو قواعد ترسیم کي حد سے زیادہ پابندي کي گئی هی' یه سب باتین صاف ظاهر کر رهي هین که یه مجسمه عهد کشان کا بنا هوا نهین بلکه اوائل عهد گپتا کي یادگار هی - ستوپه نمبر ۱۴ مین رکهے جانیسے پیشتر هي یه مجسمه زمانے کي دستبرد سے بہت کچھ خسته هوچکا تها جس سے ثابت هوتا هی که ستوپۂ مذکور نسبةً بعد کے زمانے کي تعمیر هی اور بعض دیگر وجوہ کی

تھی - پیالیوں کی اس سادہ دنیا میں ذرا سی یادگاری
ھڈی اور مٹی کے برتن کے چند شکستہ ٹکڑے ملے جن
کی مجلی سطح اور عمدہ اور سبک ساخت عہد موریا اور
عہد شنگا کے برتنوں سے ملتی جلتی ہی - اس قدیم
اور شکستہ برتن کا ایک ایسی دنیا میں ملنا جو خود بالکل
صحیح و سالم ہی ' نیز اُن اینٹوں کی کُھنگی جن سے
ستوپے کا وسطی حصہ تعمیر ہوا ہی ' اس خیال میں شک
و شبہ کی مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یہ یادگاری
ھڈی ابتداءً کسی اور قدیم ستوپے میں رکھی گئی تھی
اور اوائل عہد گپتا میں ' جب وہ ستوپہ خراب و خستہ
ہوگیا ' تو اس چھوٹے ستوپے میں منتقل کردی گئی
جسکے اندر سے راقم الحروف کو دستیاب ہوئی - تبرکات
(یعنی ھڈی کے ٹکڑوں) کو اس چھوٹے ستوپے میں
رکھتے وقت اُس شکستہ برتن کے چند ٹکڑے جس
میں وہ پہلے محفوظ تھے اور نیز قدیم عمارت کی چند
اینٹیں بھی اس ستوپے میں رکھ دی گئیں - ان
اینٹوں کی جسامت اور طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی
کہ قدیم ستوپہ عہد موریا میں تعمیر ہوا تھا اگرچہ اب
اُس کی صحیح جائے وقوع معلوم نہیں ہوسکتی -

چند اور ستوپے اس وقت موجود هین - انمین سے کچھ تو ستوپه نمبر ۷ کے قریب واقع هین اور کچھ مندر نمبر ۳۱ کے سامنے ' جہان ملبے کے وسیع انبارون نے ' جو اُنکے اوپر جمع هو گئے تھے ' اُنکو محفوظ و مصوٴن رکھا -

مندر نمبر ۳۱ کے قریب جو ستوپے هین اُنمین دو چھوٹے چھوٹے ستوپے (نمبر ۲۸ و ۲۹) ' جو اس مندر کی سیڑھیون کے دونون طرف واقع هین ' بالخصوص قابل ذکر هین - یہ دونون ستوپے عہد گپتا کے بنے هوے هین ' - ان کی کرسیان بلند اور مربع شکل کی هین اور چنائی مین کسکے اور کارنس بناے گئے هین جو اوائل عہد گپتا کی خصوصیات هین - دونون ستوپون کی ظاهری وضع قطع ایک سی هی مگر اندرونی بناوٹ مختلف هی - جو ستوپه زینے کے مغرب کی طرف واقع هی وہ سراسر پتھر کا بنا هوا هی مگر مشرقی ستوپے کی اندرونی بھرائی مین بڑی بڑی اینٹین دبی هوئی هین جو یقیناً کسی قدیم عمارت سے لی گئی تھین - اینٹون کی اس بھرتی کے وسط مین ' سطح زمین سے تین فٹ بلند " تبرکات " رکھنے کا خانه تھا جس مین مٹی کی ایک معمولی سی پیالی نیچے رکھی تھی اور ویسی هی ایک اور پیالی اُس کے اوپر ڈھکی هوئی

ستوپه هاے نمبر ۲۸ و ۲۹

غرض سے ، اسکے عمود کو کاٹنا چاها تها - مگر لاٹه کا زيرين حصه ابهي تک اپني اصلي جگه پر قائم هی ، عمود کے بڑے بڑے ٹکڑے اس کے قريب هي پڑے هين ، اور شيرون کي تصوير جو لاٹه کے اوپر قائم تهي مندر نمبر ١٧ کے سامنے رکهي هی (١) - مکمل حالت مين يه لاٹه بيالیس فيٹ بلند تهي - عمود شکل مين گول اسطوانه نما ، کسي قدر مخروطي اور ايک ڈال پتهر کا بنا هوا تها - تاج ستون يا پرکاله شکل مين جرس نما تها ، اسکے اوپر ايک گول کرسي تهي جسپر چار شير ببر پشت به پشت کهڑے تهے - اور اوپر سے نيچے تک تمام ستون کو نهايت عمدگي اور صفائي سے مکمل و مجلی کيا گيا تها - تاج کي کرسي پر هني سکل (٢) کے چار پهول بنے هوے هين اور پهولون کے درميان ايک ايک جوڑا راج هنس کا بنا هوا هی جن سے شايد اهل بوده کي جماعت مُراد هی -

شيرون کي تصويرين بہت کچھ خسته هوگئي هين مگر اس حالت مين بهي فن پيکر سازي کي بهترين

(١) اب يه شير عجائب خانے مين رکھ دئے گئے هين (مترجم)

(٢) Honey-suckle (زهر العسل)

باب ۶

وسطی رقبہ کے ستون اور لاٹھیں

ستوپوں کے علاوہ جو اور آثار ستوپہ کلاں کے آس پاس ملتے ہیں وہ ستونوں اور مندروں کی شکل میں ہیں - ستونوں کی تعداد کسی زمانے میں بہت زیادہ ہوگی کیونکہ ستونوں کے تاج اور عمودوں کے بہت سے شکستہ ٹکڑے ملبے میں دستیاب ہوے ہیں - لیکن ان میں سے اکثر ستون عہد گپتا کے بنے ہوے ' چھوٹے چھوٹے اور نہایت معمولی حیثیت کے ہیں اور صرف پانچ ستون ایسے ہیں جو قابل ذکر ہیں :—

اشوک کی لاٹھ

ان ستونوں میں سب سے قدیم اشوک کی وہ لاٹھ ہی جو ستوپہ کلاں کے جنوبی پھاٹک کے قریب استادہ ہی - یہ خاصکر اس لئے دلچسپ ہی کہ اول تو اسکی ساخت نہایت اعلی ہی ' (۲) اسکے عمود پر چند شاہی منادات کندہ ہیں اور (۳) یہ کہ ستوپۂ کلاں کے زمانہ تعمیر کے تعین پر قابل قدر روشنی ڈالتی ہی - کہتے ہیں کہ زمانہ ہوا ایک مقامی زمیندار نے اس لاٹھ کو گرا کر ' اینٹھ کے کولہو میں استعمال کرنے کی

a. LIONS FROM THE SUMMIT OF ASOKA'S PILLAR.

b. STATUE FROM THE SUMMIT OF PILLAR 35.

مثال هین (پلیٹ ۱۰ - الف — Plate X, a)
دیکھئے ' ان کے جوش قوت کا اظہار کس خوبی سے
کیا ھی اور آرائشی جزئیات کی ساخت مین ایک حد
تک قواعد تعمیر کی پابندی کی ھی کہ ستون کی
عمارتی حیثیت کے ساتھ ایک قسم کی مناسبت پیدا
ھوجائے - علاوہ برین شیرون کے پٹھون کی مضبوط
نشو و نما اور انکی ابھری ھوئی رگون ' فولادی پنجون '
اور چھوٹی چھوٹی گھونگریالی ایالون کا پرزور طریق ساخت
بھی کچھ کم دلچسپ نہین ھی ۔

اب اگر ان شیرون کا ستوپۂ کلان کے جنوبی پھاٹک
کے شیرون سے مقابلہ کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق
نظر آئیگا اور ایک ھی نگاہ مین ان کی فوقیت ظاھر
ھو جائیگی - یہان یہ سوال پیدا ھوتا ھی کہ باوجودیکہ
اس دو سو سال کے عرصے مین ' جو ان شیرون اور جنوبی
دروازے کے شیرون کی ساخت کے مابین حائل ھی '
ھندی صنعت نے نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کی
ھی پھر بھی لاٹھ کے شیرون کو اس قدر فوقیت کیون
حاصل ھی ۔ اس کا جواب یہ ھی کہ جنوبی پھاٹک
تو خالص ھندی صنعت کی یادگار ھی جس نے ابھی
بمشکل ابتدائی منزلین ھی طے کی تھین اور اشوک

کي لاٹھ ایراني یوناني صناعون کي دستکاري کا نمونه هی جنکي بے شمار نسلین صنعتي جد و جهد مین سرگرم رهي تهین - فی الحقیقت لاٹھ کے هر خط و خال مین یهان تک که اُس کتبه مدن بهي جو اُسپر کنده هی ' یوناني یا ایراني اثر صاف عیان هی -

یه بات تو زمانه دراز سے معلوم هی که اشوک کے منادات مین ایران کے اخمینی بادشاهون کے اُن منادات کو پیش نظر رکها گیا هی جو کوه بیستون کي چٹانون پر یا دیگر مقامات پر کنده هین - لیکن ایران هي مین جرس نما تاج بهي ایجاد هوا - ایراني نمونون هي سے جو مرغاب کے میدانون ' اصطخر ' نقش رستم اور پرسي پولیس وغیره مین اب تک موجود هین ' موریائي ستونون کے صاف اور ساده عمود بهي نقل کئے گئے - اور ایران هی سے ' جهان اس فن کي بهت سي مثالین پرسي پولیس وغیره مین پائي جاتي هین ' اشوک کے کاریگرون نے پتهر کو ایسي نفیس جلا دینا بهي سیکها - علاوه برین سانچي کے اس ستون پر ' اور نیز اشوک کي دوسري لاٹھ (واقع سارناتھ) پر جو اس سے بهي زیاده شاندار اور خوبصورت هی ' بعض حیواني تصویرین بني هوئي هین جلکا ذمهدار تاریخ عالم کے اُس زمانے مین صرف یوناني صنعت کا اثر هوسکتا تھا اور یه معلوم کرنا

بظاهر اس مین بهی وهي احکام لکهے هوے معلوم هوتے هین جو سارناتهہ اور کوشامبهي کے منادات مین هین - یه فرمان مذهب مین تفرقه اندازي کي سزا کے متعلق هی اور اس کا ترجمه حسب ذیل هی -

" بهکشوؤن اور بهکشنیون کے لئے ایک طریق عمل مقرر کر دیا گیا هی - جب تک میرے بیٹے اور میرے بیٹون کے پوتے بر سر حکومت هین اور جب تک چاند اور سورج قائم هین ' هر اُس راهب اور راهبة کو جو شنگها مین تفرقه ڈالے مجبور کیا جائیگا که وہ سفید لباس پهنے اور شنگها سے علیحده رهے - کیونکه میري خواهش کیا هی ؟ بس یهي که شنگها مین اتفاق رهے اور وہ زمانۂ دراز تک قائم رهے " -

جس ریتیلے پتهر کا یه ستون بنا هوا هی وہ چُنار (۱) کے پهاڑ سے لایا گیا تها جو سانچي سے کئي سو میل کے فاصلے پر واقع هی - اور اشوک کے انجنیرون کي قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا هی جو چالیس فیٹ سے زیادہ طویل پتهر کو ' جس کا وزن قریباً انتیٔ هي ٹن (یعني ۱۱۰۰ من کے قریب) هوگا ' اسقدر دور و دراز فاصلے سے یهان تک صحیح و سالم لے آے - اس مین شک نهین که اُنهون

(۱) ضلع اعظم گڑہ - صوبجات متحدہ (E. I. Ry) - مترجم

خالي از دلچسپي نه هوگا که یه یوناني اثر بهي ایران هی کي راه سے ' یا شاید یه کهنا زیاده مناسب هی که ایران کے اُس حصے سے هندوستان پهنچا جو کسی زمانے مین صوبهٔ باختر کهلاتا تها اور اُسوقت شاهان سلجوق کي حکومت سے آزاد هونے کي کوشش کر رها تها (۱) -

وہ شاهي فرمان جو اس ستون پر براهمي رسم خط مین کنده هی اُس کا بیشتر حصه ضایع هوچکا هی - لیکن

---

(۱) ان ستونون کي تعمیر کے وقت یونانیون کي اوس طاقتور آبادي کو قائم هوئے ' جو سکندر اعظم نے باختر مین آباد کي تهي ' دو نسل سے کچه هي زیاده عرصه گزرا هوگا - یه یوناني ایک ایسے حصه ملک مین آباد تهے جو سلطنت موریا کي عین دهلیز پر واقع تها اور جهان هندوستان ' ایران ' اور وسط ایشیا کي تجارتي شاهراهین آکر ملتي تهین - اور چونکه یه لوگ مغربي ایشیا کي تهذیب کے بڑے بڑے مرکزون سے باخبر اور خلط ملط رهتے تهے اسلئے ضرور هی که یوناني صنعت اور تهذیب کو هندوستان تک پهنچانے مین انهون نے معتدبه حصه لیا هو - في الحقیقت تمام شهادتون سے ' خواه وه جغرافیائي حالات پر مبني هون ' یا اُن سیاسي اور تجارتي تعلقات پر جو هندوستان اور مغربي ایشیا کے درمیان قائم تهے ' یا ایراني اور یوناني صنعتون کي خوش آیند آمیزش پر جو ان آثار مین نظر آتي هی ' غرض سب سے یهي ثابت هوتا هی که جن صناعون نے یه یادگارین تعمیر کي تهین وه غالباً باختر هي سے مستفیض هوے تهے -

گرد اُس مقام پر بنا ہوا ھی جہان عمود کا مصفیٰ حصہ
ختم اور کھردرا حصہ شروع ھوتا ھی - ستون کے قیام کے
وقت یہ فرش سطح زمین کے برابر تھا لیکن آجکل پتھر
کے اُس شکستہ فرش سے ' جو موجودہ سطح زمین پر
لاٹھ کے آس پاس نظر آتا ھی ' قریباً چار فیت نیچے
ھی - ان دونوں فرشوں کے درمیان تین اور فرش ملے
ھین جنکے درمیانی فاصلون مین ملبہ کی مختلف
مقدار ملتی ھی - اب جو شخص ھندوستان کے قدیم
مقامات کی کھدائی سے کماحقہ ' واقفیت رکھتا ھی
وہ بخوبی سمجھ سکتا ھی کہ ملبہ کا یہ انبار (جو چار
فیت گہرا ھی اور جسمین تین فرش بھی بنے ھوے
ھین) ایک صدی سے کم عرصے مین جمع نہین ہوا ھوگا
بلکہ اغلب یہ ھی کہ اس عمل کی تکمیل مین اس
سے بھی زیادہ وقت صرف ہوا ھو - پس پتھر کا فرش
(جو موجودہ سطح زمین پر نظر آتا ھی کسی طرح
بھی) دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی سے
پیشتر کا نہین ھوسکتا اور چونکہ یہ فرش ستوپہ کلاں کے
سنگی روکار اور فرشی کٹہرے کا ھم عصر ھی اسلئے ظاھر
ھی کہ اس روکار کی چنائی بھی دوسری صدی قبل
مسیح کے نصف ثانی ھی مین عمل پذیر ھوئی
ھوگی -

نے دریائي وسائل بار برداري سے فائدہ اٹھایا هوگا اور برسات میں دریاے گنگا ' جمنا ' اور بیتوا میں ستون کو کشتیوں پر لاے هونگے - پھر بھی اسقدر وزني پتھر کو کشتیوں پر منتقل کرنا ' اور پھر سانچي کي بلند اور ڈھلوان پہاڑي کي چوٹي پر پہنچانا ' ایسا دشوار کام هی که قابل سے قابل انجنیر بھي اسکي تکمیل پر بڑا فخر کر سکتا هی -

اب رهی وہ شہادت جو یہ لاٹھ ستوپہ کلاں کے سنگي روکار اور اسکے فرشي کٹھرے کي تاریخ تعمیر کے متعلق مہیا کرتي هی ' سو وہ ان قدیم فرشوں پر مبنی هی جو دوران حفریات میں اس لاٹھ کے اور ستوپہ کلاں کے گرد آشکار هوے تھے - خود لاٹھ کي بنیاد موجودہ سطح زمین سے بارہ فیٹ نیچے چٹان پر قائم هی - پہلے آٹھ فیٹ تک اسکا عمود قریباً مدور اور نیم تراشیدہ اور بڑے بڑے پتھروں کي مضبوط بھرتي میں جمایا هوا هی - ان پتھروں کو اپني جگہ پر قائم رکھنے کي غرض سے بنیاد کے چاروں طرف بھاري بھاري دیواریں بنائي گئي تھیں جنکا سطحي نقشہ قریب قریب مستطیل شکل کا هی اور دیواروں اور بھرائي کے پتھروں کے اوپر " بجري " اور چونے کا چھہ انچ موٹا فرش ستون کے

تاج کو شامل کرکے ستون کي اونچائي پندرہ فیت ایک انچ (۱) اور بنیاد کے قریب اس کا قطر ایک فت چار انچ هی - نیچے سے ساڑھے چار فیت تک ستون هشت پہلو شکل کا هی اور اس سے اوپر سولہ پہلو - هشت پہلو حصے کے تمام ضلع مسطح هین لیکن بالائي حصے کے زائد آٹھ پہلو مثمن کے کونون کو مجوف تراش کر بنائے گئے هین جس سے هر تیسرا پہلو مقعّر یعني کسي قدر گہرا هوگیا هی - ستون کے پہلوؤن کي یہ مقعّر ساخت ' اور دو مختلف الشکل حصون کے مقام اتصال پر گوشون کي مخصوص تراش ' اور آنکي تکمیل کا دلنشین طریق ' دوسري اور پہلي صدي قبل مسیح کے طرز کي خصوصیات سے هین اور جہان تک همین علم هی بعد کي سنگتراشي مین نہین پائي جاتین -

ستون کے عمود کا مغربي حصہ ضائع هو چکا هی مگر اسکي چوٹي پر وہ چول اب تک موجود هی جس پر تاج یا پرکالہ قائم کیا گیا تھا - یہ پرکالہ حسب معمول جمشیدي طرز کا بنا هوا هی ' اسکے " دوش " سے کنول کي پتیان لٹک رهي هین ' - " گردن " پر پہلے " ڈوري نما "

(۱) یعني اگر قدیم سطح زمین سے ناپا جائے -

ستون نمبر ۲۵

تاریخي ترتیب کے لحاظ سے اب هم اُس ستون کا تذکرہ کرتے هیں جس کو نقشے میں نشان (25) سے ظاهر کیا گیا هی - یه ستون دوسري صدي قبل مسیح میں اُس زمانے کے قریب طیار هوا تھا جس وقت بیس نگر کا ستون " کھام بابا " نصب کیا گیا اور میسي اور دیگر مصنفین کا یه خیال محض غلط هی که یه عهد گپتا کي یادگار هی -

ستون کے جنوبي پہلو پر ' سطح زمین سے چھه فیت بلند ' عهد وسطي کے ایک کتبے کے چند حروف نظر آتے هیں اور جنوب مغربي پہلو پر ' کرسي کے قریب ' سنکھ (۱) کے نمونے کي کچھه مٹي هوئي سي عبارت کنده هی - یه دونو کتبے ستون کے نصب هونے سے بہت بعد اُس پر لکھے گئے تھے ' اسلئے ان سے اُسکے زمانۂ تعمیر کا کچھه پته نہیں چلتا - لیکن ستون کي طرز ساخت اور اُسکي سطح کي تراش و تکمیل وغیره سے صاف پایا جاتا هی که وه عهد شُنگا کے قریب طیار هوا تھا -

(۱) Shell characters - ایک قسم کا رسم خط جو آج تک کسي سے پڑھا نہیں گیا - اسکے حروف بہت پیچ در پیچ اور کسي قدر سنکھ سے مشابه هوتے هیں - ان کتبوں کي زبان غالباً سنسکرت هی اور کننگھم صاحب کا خیال هی که یه خط غالباً ساتویں یا آٹھویں صدي عیسوي کے قریب رائج تھا ' (مترجم)

اور یہ ٹکڑے ایسی بری طرح ٹوٹے ہیں کہ انکے جوڑ ملا کر ستون کو پھر سے درست کرنا ممکن نہیں۔ عمود کے حصۂ زیرین پر، جو ابھی تک اپنی اصلی جگہ قائم ہے، شمالمغربی جانب ایک شکستہ سی تحریر عہد گپتا کے حروف میں کندہ ہے جس میں لکھا ہے کہ یہ ستون کسی "وہار سوامی" (یعنی خانقاہ کے سردار) نے بلوایا تھا جو "گوشور سنہابل" کا بیٹا تھا۔ عہد گپتا کے دوسرے ستونوں کی طرح اس ستون کی کرسی بھی شکل میں مربع اور سطح زمین سے ایک فٹ دو انچ اوپر اٹھی ہوئی تھی اور اسکے گرد ایک چھوٹا سا چوکور چبوترہ بنا ہوا تھا۔

اس ستون کا شیر والا تاج، اس تاج کی کمزور اور بھدی سی نقل ہے جو اشوک کی لاٹھ پر قائم تھا۔ صرف جزئیات میں کسی قدر اختلاف ہے اور شیروں کے اوپر ایک چکر بڑھا دیا گیا ہے۔ جزئیات کا اختلاف ایک تو "ڈوری" کی اس آرائش میں نظر آتا ہے جو "گردنہ" پر بنی ہوئی ہے اور جس کو خلاف معمول چند اکہری رسیوں کے گرد ایک چوڑا فیتہ لپیٹ کر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور دوسرے ان تصویروں

آرائش اور اوپر "دانه ولوز" کي کنده کاری هی' - گردن کے اوپر ایک مربع کرسي هی جسکے چارون طرف کٹھرے کا نقشه منبت هی' - اور کرسي پر غالباً شیر کا مجسمه قائم تها جو اب ضائع هو چکا هی -

ستون نمبر ۲۶ تیسرا ستون (نشان 26) مذکورہ بالا ستون سے کسي قدر شمال کو واقع هی اور آغاز عهد گپتا کا بنا هوا هی - یه ستون طرز ساخت کے علاوہ اچھے پتھر کي غیر معمولي نفاست اور رنگ کے باعث بھي اس مقام کے دوسرے ستونون سے امتیاز رکھتا هی - اودے‌گري کے پہاڑ سے جو پتھر عموماً نکلتا هی اس کي به نسبت یه زیادہ سخت هی اور رنگ بھي قدرے بھورا زردي مائل هی جس مین کہین کہین فالسئی رنگ کے دھبے اور دھاریان بھي هین - سانچي مین اس قسم کا پتھر صرف عهد گپتا کے آثار مین پایا جاتا هی -

یه ستون بائیس فیٹ چھ انچ بلند اور صرف دو پتھرون کا بنا هوا تها' - ایک سے مربع کرسي اور اسطوانه نما عمود تراشا گیا تها اور دوسرے سے گھنٹه نما تاج ستون ' گردنه ' اور ' شبدر اور اُنکے اوپر کا چکر - لیکن افسوس هی که ستون کا عمود ٹوٹ کر تین ٹکڑے هوگیا

طریق تکمیل ، الغرض تمام خط و خال عہد گپتا کي صنعت کا صحیح نمونہ پیش کرتے ہیں -

ستون کے عمود کا اکثر حصہ ضائع ہوچکا ہی مگر حصہ زیرین ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ہی ' - بنیاد بالکل صحیح و سالم ہی ' ستون کے گرد جو چبوترہ بنا ہوا تھا اُسکا نقشہ صاف نظر آتا ہی ' اور تاج اور وہ مجسمہ جو اسکے اوپر قائم تھا دونون نسبتاً اچھي حالت مین محفوظ ہین - عمود کا موجودہ حصہ نُو فیت بلند ہی جس مین سے اوپر کا تین فیت دس انچ کا ٹکڑا مدوّر اور صاف سُتھرا بنا ہوا ہی - باقي حصہ جو اصل مین ستون کي کرسي کا کام دیتا تھا شکل مین مربع ہی اور نیم تراشیدہ سا ہی - عہد گپتا مین دستور تھا کہ ایسے ایک ڈال پتھر کے ستونون کي کرسیان مربّع رکھتے تھے اور عہد موریا مین ' (جہان تک صحیح علم ہی) ' ہمیشہ گول بنایا کرتے - علاوہ برین عہد موریا کے جتنے ستون اسوقت تک دریافت ہوئے ہین اُنکي امتیازي خصوصیت یہ ہی کہ اُنکي سطح نہایت صاف اور ہموار اور اُسپر نہایت چمکدار جلا ہوتي ہی ' حالانکہ ستون زیر بحث کي سطح اس قسم کي جلا سے بالکل معرّا ہی -

میں جو تاج کي مدور کرسي کے رُخ پر بنے ہوئے ہیں - ان تصویروں میں مختلف قد و قامت کے پرند اور کنول کے پھول نہایت بے ترتیبي کے ساتھ بنے ہوئے ہیں اور ان کي ساخت میں اُس توازن اور تناسب کا لحاظ نہیں کیا گیا جو قدیم ہندي صنعت کي خصوصیت تھي - جنوبي پھاٹک کے بھدّے مضحکہ انگیز شیروں کي مانند ان شیروں کے بھي ہر پنجے میں پانچ پانچ ناخن بنے ہوئے ہیں اور دیگر امور میں بھي ان کي بناوٹ میں مشابہت بالاصل اور صنعتي مراعات کا بہت ہي کم لحاظ رکھا گیا ہے -

ستون نمبر ۳۵ ستوپۂ کلاں کے شمالي پھاٹک کے قریب جو ستون استادہ ہے ' وہ بھي عہد گپتا ہي میں تعمیر ہوا تھا - اس ستون کي نسبت (زمانۂ حال کي تصنیفات میں) اکثر بیان کیا گیا ہے کہ اشوک کي لاٹھ کا جواب اور اُسکا ہم عصر ہے - لیکن اسکے سرسري معاینے سے ہي واضح ہو جائیگا کہ اسکو عہد موریا سے منسوب کرنا سخت غلطي ہے - حقیقت یہ ہے کہ اس ستون کي طرز ساخت ' اسکے اجزاء کي ترتیب ' اور اُن کا اصطلاحي

ستون کا جمشیدی تاج اور اُسکے اوپر کی مربع کرسی جو کٹھرے کے ابھرواں نقش سے آراستہ هی ' دونوں ایک پتھر سے تراش کر بنائے گئے هین - یہی کیفیت اُس مجسمے کی هی جو کننگھم اور میسی کو اس تاج کے قریب پڑا ہوا ملا تھا اور اصل مین غالباً اس ستون کے اوپر قائم تھا (دیکھو پلیٹ ۱۰ - ب - Plate X,b) - یہ مجسمہ (وجرا پانی) بودھی ستوا کا هی جو ایک سادہ دھوتی باندھے کھڑا هی - اُسکے هاتھوں مین کنگن ' کانوں مین مرکیاں ' گلے مین جڑاؤ هیکل اور سر پر مرصع پگڑی هی - پُشت اور شانوں پر گھونگریالے بال اور بالوں کے نیچے پیٹھ پر دو فیتوں کے سرے لٹک رہے هین - تصویر کی ایک دلچسپ خصوصیت وہ هالہ هی جس کے کنارے کے گرد مساوی فاصلوں پر بارہ چوٹے چھوٹے

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

ان اعداد کے ساتھ چندرا کی لوھے کی لاٹھ (واقع قطب ' دهلی) کے تجزیہ کا مقابلہ کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا جو ذیل مین درج هی :—

کاربن	سلفر	سیلیکن	فاسفورس	میگنیز	لوھا
.08	.008	.046	.111	ندارد	99.72

اب رهي اس ستون كي بنياد (جو ايک مضبوط چار ديواري کے بيچ ميں بھاري بھاري پتھر جماکر بنائي گئي هے) ' سو همارے پاس ابھي اور مقامات سے اتنا کافي مصالحه جمع نهيں هوا هے که اسکو زمانۂ تعمير کے تعين کا صحيح اور معتبر معيار قرار دے سکيں ' تاهم اتنا ضرور هے که اشوک کی لاٹھ كي نسبت اس ستون کی بنياد کا نقشه زياده صاف اور باقاعده هے - علاوه بريں اس ستون كي كرسي کے گرد جو پتھر کا چبوتره بنا هوا تھا اُس کا نقشه اور طرز تعمير عهد گپتا کے مخصوص طرز کے مطابق هے اور وه لوهے کے فانے جو ستون مذکور کو صحيح عمودي حالت ميں قائم رکھنے کي غرض سے اسکے نيچے دئے هوئے هيں اُن کے کيمياوي امتحان سے بجنسه وهی اجزاء برآمد هوئے هيں جو عهد گپتا كي ديگر آهني اشياء کے تجزيه سے (۱) -

---

(۱) اس تجزيه کے لئے ميں سر رابرٹ هيڈ فيلڈ (Sir Robert Hadfield.) کا ممنون هوں - اسکے اعداد حسب ذيل هيں :—

مينگنيز	فاسفورس	سلیکن	سلفر	کاربن
.09	.303	.009	.09	.06

انمین سے ایک ٹکڑے مین جرس نما تاج بنا ہوا ہی جسکے اوپر (گردن پر) ڈوری نما آرائش اور نیچے عمود کا ایک قلیل حصہ ہی - دوسرے ٹکڑے مین ایک گول کرسی بنی ہوئی ہی جسکے اوپر شیر کا مجسمہ قائم ہی - ان چیزون کی صنعت سے صاف ظاہر ہی کہ وہ عہد گپتا کی بنی ہوئی ہین لیکن اگر ان کا اسی زمانے کی اور یادگارون سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انکی ساخت بہت بھدی اور ناتراشیدہ ہی اور دوہرا تاج تو بالکل ہی ناموزون اور نہایت ہی ادنی درجے کی صنعت کا نمونہ ہی -

سوراخ بنے ہوے ہیں - ظاہر ہی کہ اپنی موجودہ حالت
میں یہ ہالہ مجسمے کے قد و قامت کے لحاظ سے بہت
چھوٹا ہی ' - اور معلوم ہوتا ہی کہ کنارے کے سوراخ '
ہالے کے گرد شعاعیں لگانے کے لئے بنائے گئے تھے جو غالباً
ملمّع شدہ تانبے کی تھیں اور باقی تمام تصویر پر
شاید سنہری یا کوئی دوسرا رنگ کیا گیا تھا - کننگھم
اور میسی کے اس بیان میں کہ یہ مجسمہ اس ستون
کے اوپر استادہ تھا ' مجھے شک و شبہ کی قطعی گنجائش
نظر نہیں آتی اور جو شخص ہندی سنگتراشی کی
تاریخ سے واقفیت رکھتا ہی وہ بغیر کسی مزید دلیل کے
تسلیم کریگا کہ مجسمۂ مذکور عہد گپتا کی یادگار ہی -

ستون نمبر ۳۴ پانچواں اور آخری ستون نمبر ۳۴ ہی جو کسی
وقت ستوپہ کلاں کے مشرقی پھاٹک کے (جنوبی) پہلو
میں قائم تھا - جنرل میسی نے اپنی کتاب میں
اس ستون کی ایک تصویر اُس وقت کی دی ہی
جب وہ سنہ ۱۸۵۱ع میں بالکل صحیح و سالم کھڑا
تھا - اب اسوقت اصلی جگہ پر تو اس ستون کا کوئی
نشان نہیں ملتا مگر اُس ملبے میں جو ستوپۂ کلاں کے
گرد جمع ہو گیا تھا اسکے دو ٹکڑے دستیاب ہوے ہیں -

اب ہمارے پاس اس امر کی تحقیق کا کوئی ذریعہ نہیں کہ کھڑکیاں کس طرح ترتیب دی گئی تھیں ' انکی پیمائش کیا تھی اور وہ تعداد میں کتنی تھیں ' - لیکن یہ قیاس کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا کہ پہلو کی ہر دیوار میں آٹھ آٹھ اور پشت کی دیوار میں شاید چار کھڑکیاں تھیں جو ایک دوسرے سے مساوی فاصلوں پر بنی ہوئی تھیں - قوس کی اندرونی اور بیرونی دیواریں حسب معمول پتھر کی ہیں ' انکی چنائی خشک اور عہد وسطی کے ان ستونوں سے ملتی جلتی ہی جن کا ذکر پہلے آچکا ہی - وسطی کمرے کے قدیم ستون اور نیم ستون سب سترہ سترہ فیٹ لمبے اور چوکور مگر اوپر کی جانب کو ذرا گاؤدم ہیں اور ہر ستون ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا ہی - انکے زیریں حصے زمین میں گڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اوپر ہی پتھر کی سلوں پر قائم کئے گئے ہیں جو خود بھی کچھ ایسی مضبوط اور پایدار نہیں ہیں - معلوم ہوتا ہی کہ اس عمارت کے مہندس کو اعتماد تھا کہ چھت کے چوبی شہتیر ان ستونوں کو ایک دوسریکے ساتھ اسطرح مربوط کر دینگے کہ یہ اپنی جگہ پر بخوبی قائم رہ سکینگے - اسمیں شک نہیں کہ جب تلک

باب 7

وسطی رقبے کے مندر

مندر نمبر ۱۸ وسطی رقبہ پر جو چند مندر بنے ہوئے ہیں انمیں دلچسپی اور شان و شوکت کے لحاظ سے مندر نمبر ۱۸ ' جو ستوپہ کلاں کے جنوبی پھاٹک کے سامنے ایک پست سی کرسی پر واقع ہی ' سب سے اہم ہی (دیکھو پلیٹ ۱۱ - الف - Plate XI,a) - اس مندر کا سطحی نقشہ ' جو کھدائی کرنیسے آشکار ہوا ہی ' اُن چیتیا مندروں کے نقشے سے مشابہ ہی جو کارلی اور دیگر مقامات کے پہاڑوں میں چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے - فرق صرف یہ ہی کہ پہاڑوں میں ترشے ہوئے مندروں کے قوسی ضلع کے گرد ستون ہوتے ہیں اور اِس مندر میں ستونوں کی بجائے ایک دیوار بنی ہوئی ہی - اس اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ یہ عمارت چاروں طرف سے کھلی تھی اور اس لئے اس کے اندر روشنی پہنچانے کا انتظام بیرونی دیوار میں کھڑکیاں بنا کر کیا جاسکتا تھا - اس دیوار کا موجودہ حصہ اندرونی فرش کی سطح سے کچھ کم دو فیٹ بلند ہی اس لئے

کئے گئے نیز آن قدیم عمارات کے کھنڈروں سے جو موجودہ مندر سے قبل اس مقام پر تعمیر ہوئی تھیں ' اس تاریخ کی بخوبی تائید و تصدیق ہوتی ہی - ما بعد کے اضافوں میں ایک تو پتھروںکی وہ بھرائی ہی جو گول کمرے کے اندر ملی ہی اور دوسرے اندرونی دروازے کی سنگی چوکھٹ جس کا شرقی بازو چند سال قبل تلک اپنی جگہ قائم تھا مگر اب زمین پر پڑا ہوا ہی - چوکھٹ کے اس بازو کی ساخت میں جو پتھر استعمال ہوا ہی وہ اندرونی ستونوں کے پتھر سے بالکل مختلف ہی اور اسپر کچھ ابھروان تصویریں بنی ہوئی ہیں جنکی طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بازو دسویں یا گیارھویں صدی عیسوی میں طیار ہوا تھا -

کسی زمانے میں گول کمرے کے اندر ایک ستوپہ بنا ہوا تھا جس کے کھنڈر سنہ ۱۸۵۱ع میں جنرل میسی نے دریافت کئے تھے - اس کھنڈر میں سنگ صابون کی ایک شکستہ ڈبیا ملی تھی اور قیاس یہ ہی کہ اس ڈبیا میں کبھی تبرکات رکھے ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہی کہ یہ ستوپہ گول کمرے میں عقبی دیوار کے بالکل قریب بنا ہوا تھا اور مندر کی دیواروں کی طرح

شہتیر موجود رہے یہ ستون بھی اپنی جگہ پر قائم رہے لیکن شہتیروں کی شکست و ریخت کے بعد مغربی جانب کا نیم ستون اور شمالمغربی کونے کے تین ستون تو بالکل گرگئے اور باقی خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جھک گئے اور اگر ان کے اوپر پتھر کی بھاری بھاری سردلیں نہ ہوتیں تو کب کے گرگئے ہوتے -

وہ دلچسپ اور عجیب و غریب نقش جو ان ستونوں کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہی اور بظاہر نامکمل حالت میں چھوڑا ہوا معلوم ہوتا ہی ساتویں صدی عیسوی میں سانچی کے صناعوں کا منظور نظر تھا اور اس زمانے کی اور عمارات میں بھی پایا جاتا ہی جو سانچی سے نہایت دور دراز مسافت پر واقع ہیں ، مثلاً دکن میں بمقام الورا اور احاطہ بمبئی میں بمقام آیہولی (ضلع دھارواڑ) ، لیکن جہانتک مجھے علم ہی ساتویں صدی سے بعد کی کسی عمارت میں یہ نقش نظر نہیں آتا - پس ان ستونوں سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مندر تخمیناً سنہ ۶۵۰ع کے قریب تعمیر ہوا تھا ، - اور بعض دیگر شواہد سے بھی ، خصوصاً دیواروں کی طرز تعمیر سے ، اور اُن اضافوں سے جو اس عمارت پر بعد میں

ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ مذھب کا کلمہ منقوش ھی - اوپر والي مھر یا تو گول ھی یا بیضوي شکل کي ھی اور اس مین بھي یہ کلمہ لکھا ھوا ھی -

اس مقام کی قدیم عمارات

اس مندر یا چیتیا ھال کي تاریخ تعمیر کا ذکر کرتے ھوئے مین نے اشارہ کیا تھا کہ اسکي تعمیر سے قبل اس مقام پر کچھ قدیم عمارات بني ھوئي تھین - ان عمارات کے بقیہ آثار مین حسب ذیل چیزین ملتي ھین :— (۱) گول کمرے کے موجودہ فرش کے نیچے چند اور قدیم فرش جنکو ملبہ کي تھین ایک دوسرے سے جدا کرتي ھین (۲) ان دیوارون کے نیچے جو گول کمرے اور بغلي رستون کے عقب مین ھین چند قدیم دیوارون کي بنیادین اور (۳) چار دیواري کے گرد مضبوط پشتے کي دیوارین جو عہد موریا کی بنی ھوئی ھین -

قدیم فرش تعداد مین تین ھین اور اگر سانچی کے دیگر آثار کے حالات سے اندازہ کیا جائے تو سب سے اوپر والا فرش (جو چونے اور کنکر کا بنا ھوا ھی *)

N

اسکي بنياد بهي کچه ايسي گهري نه تهي کيونکه اب اس کا کهين نشان بهي نهين ملتا -

چهوٹي چهوٹي قديم اشياء جو اس چيتيا مندر سے برآمد هوئين آنمين صرف (پخته) مٹي کي چند چهوٹي چهوٹي تختيان قابل ذکر هين جو ساتوين يا آٹهوين صدي عيسوي کي بني هوئي هين اور گول کمرے کے مشرق مين جو بغلي رسته هے آسکے فرش پر اکٹهي ايک هي جگه پڑي هوئي ملي تهين - يه تختيان مختلف ناپ کي هين مگر نمونه قريب قريب ايک هي هے يعني هر تختي پر دو مُهرين ثبت هين اور کنارے صدف نما آرائش سے مزين هين - نيچے والي مهر ذرا بڑي اور شکل مين پيپل کے پتّے سے مشابه هے اس مين بدهه کي ايک تصوير بني هوئي هے جو بهومي سپرسا (۱) وضع مين کنول کے تخت پر بيٹها هے - بدهه کے سر کے قريب دونون طرف دو ستوپے هين اور نيچے جسم کے دونون طرف

(۱) (भूमि स्पर्श मुद्रा) يعني بدهه چار زانو بيٹها هے اور داهنے هاته سے زمين کي طرف اشاره کر رها هے (مترجم)

دور تک بنی ہوئی ہے - بات یہ ہے کہ میدان مرتفع کے اس پہلو پر پہاڑی کی سطح یکایک جنوب کی طرف ڈھالو ہو گئی ہے اسلئے عہد موریا کے معماروں کو اپنی عمارتوں کے لئے ایک ہموار کرسی حاصل کرنے کی غرض سے بھاری بھاری پشتے کی دیواریں بنانی پڑیں جنکے درمیانی خلا کو بعد میں مٹی اور بڑے بڑے پتھر بھر کر مسطح کرلیا گیا - یہ دیواریں. دو اور تین فیت کے درمیان موٹی ' بارہ تیرہ فیت اونچی اور اسی قسم کے نیم تراشیدہ پتھروں کی بنی ہوئی ہیں جیسے بعد کے زمانے میں ستوپۂ کلاں کی توسیع کے وقت استعمال کئے گئے - معلوم ہوتا ہے کہ پشتے کی وہ دیوار ' جو اس ہال کے پاس جنوب میں واقع ہے ' دباؤ کے مقابلے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی کیونکہ اسکی بیرونی جانب تھوڑے ہی زمانے کے بعد ایک اور دیوار تعمیر کی گئی اور دونوں کے درمیانی خلا کو انگھڑ پتھروں سے بھر دیا گیا - اس دوسری دیوار کی بنیاد بھی چٹان ہی پر رکھی گئی ہے ' موٹائی چار فیت سے کچھ زیادہ ہے اور بیرونی جانب کگر چھوڑے ہوئے ہیں - اس دیوار کا بالائی حصہ ضائع ہوچکا ہے اس لئے

پانچویں یا شاید چھٹی صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ہی ' اس سے نیچے والا پہلی یا دوسری صدی قبل مسیح سے اور تیسرا یعنی سب سے نیچے والا فرش عہد موریا سے منسوب کیا جاسکتا ہی (۱) - بجری کے اُس قدیم فرش کی مانند جو اشوک کی لاٹھ کے گرد بنا ہوا ہی ' اس زیریں فرش کے نیچے بھی پہلے چٹان کی سطح تک گول گول پتھر جمائے گئے ہیں جو گویا اسکی بنیاد کا کام دیتے ہیں ' - لیکن چونکہ یہ فرش ایک مسقف عمارت کے اندرونی حصے میں بنایا گیا تھا اس لئے ان پتھروں کے اوپر موٹی موٹی بجری بچھانے کی بجائے صرف تھوڑی سی مٹی ڈال کر خوب کوٹ دی گئی اور اسکے اوپر چونے کا صندله کردیا گیا • جس زمانے سے اس زیریں فرش کا تعلق ہی اُسی زمانے کی وہ پشتے کی دیواریں بھی ہیں جو اس چیتیا کے مشرق ' جنوب ' اور مغرب میں نظر آتی ہیں اور نیز وہ دیوار جو اسکے مغرب میں وسطی سطح مرتفع کے جنوبی کنارے کے ساتھ ساتھ

(۱) جس کھدائی میں یہ فرش آشکار ہوا تھا اُس کو دوبارہ بھروا دیا گیا ہی -

اگلے حصے کے نیچے واقع ہے ' لیکن اصل میں مصنف
ہذا سے پہلے کسی اور محقق نے اسکو آشکار کیا تھا
اور چونکہ اسکے متعلق کوئی تحریر نہین ملتی
اس لئے اس کا تصفیہ مشکل ہے کہ جس جگہ یہ چوکا
ہمین ملا وہی اسکی اصلی جگہ بہی تہی یا نہین -
علاوہ برین اسکی ظاہری وضع قطع سے یہ پتا لگانا بہی
دشوار ہے کہ اس سے کیا کام لیا جاتا تھا ' لیکن
پتھر کی خاص قسم اور چوکے کی طرز ساخت سے
ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ غالباً عہد وسطی کا بنا ہوا ہے -

مندر نمبر ۱۷ دوسرے باب مین ' جہان ہندی صنعت کے
ارتقاء کا ذکر کیا گیا ہے ' یہ بیان ہوچکا ہے کہ
گپتالی صنعت کی اصلی خصوصیت اسکا ذوق
سلیم کے موافق ہونا ہے جسکو دیکھ کر یونان کی
بہترین صنعت کا نقشہ آنکھون مین پھر جاتا ہے - اس
خصوصیت کے اظہار کی عمدہ مثال وہ چھوٹا سا مندر
ہے جو چیتیا ہال نمبر ۱۸ سے چند قدم مشرق کو
واقع اور پانچوین صدی عیسوی کے آغاز کا تعمیر
شدہ ہے -

یہ مندر نہایت سادہ ہے اور اس مین صرف

اب یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ آیا اونچائي میں پہلی دیوار کے برابر هي تهي یا کچھ کم و بیش -

جس مقام پر میدان مرتفع کے جنوبي ضلع کی پشتے کي دیوار اُس محافظ دیوار سے ' جو هال کے مغربي پہلو میں واقع هی ' زاویۂ قائمہ بناتي هوئي کر ملي هی ' وهاں ملبے کا ایک عظیم انبار جمع تها جس کا اکثر حصہ ضرور اُس اوپر والے چبوترے سے گرا هوگا جسپر موجودہ هال واقع هی - اس ملبے کے اندر سے ' تہ کے قریب ' پختہ مٹي کے بہت سے کهپروں کے علاوہ پتهر کا ایک شکستہ پیالہ بهي دستیاب هوا جو قدیم صنعت کی ایک نفیس یادگار هی - یہ کهپرے غالباً موریائي عمارت کي چهت سے گرے هونگے جسکي بنائے فوقاني ' اُس زمانے کي دیگر عمارات کي طرح ' غالباً لکڑي کي تهي -

هال یا مندر کے مدوّر حصے کے سامنے ایک بڑا چوکور پتهر رکها هی جو چار فیٹ مربع اور بیچ میں (اوکهلي کي طرح) مجوف بنا هوا هی - یہ چونا کهدائی کے زمانے میں عهد موریا کی اُس سنگي دیوار کي کرسي پر رکها هوا ملا تها جو گول کمرے کے

a. TEMPLE 18.

b. TEMPLE 17.

Photo-engraved & printed at the Offices of the Survey of India, Calcutta, 1922.

ایک کمرہ اور اسکے سامنے ستونوں پر ایک سائبان ہی - دونوں کي چھتیں مسطح ہیں - مگر باوجودیکہ یہ عمارت مختصر سي ہی اور اُس نفاست اور وضاحت سے ' جو یوناني فن تعمیر کي امتیازي خصوصیات ہیں ' معرّا بھي ہی ' تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس عمارت کی طرز ساخت میں ' آرائش کي موزونیت میں ' اور جزئیات کے صحیح تناسب میں یوناني تعمیرات کي سي مشابہت ضرور پائي جاتی ہی (دیکھو پلیٹ ۱۱ ب - (Plate XI, b -

ایک لمحہ کے لئے اس عمارت کا ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں سے مقابلہ کیجئے جو عہد اندھرا کے بنے ہوئے ہیں اور دیکھئے کہ پھاٹکوں کي چوبی طرز تعمیر کي بجائے ' جو بالکل غیر معقول اور ناموزوں بلکہ مضحکہ انگیز ہی ' اس مندر میں پتھر کي سب چیزیں سنگي طرز تعمیر پر بني ہوئي ہیں جو بہت معقول ہی ' - عمارت کا ہر جزو ' خواہ کرسي یا ستون ' پرکالہ یا چھجہ ' ایک معقول فرض ادا کر رہا ہی جو بالکل واضح اور سنگی تعمیر کي ضروریات کے عین مطابق ہی ' - اور آرائش و زیبائش میں بھي نسبۃً اعتدال اور سادگي آگئي ہی -

دوسری طرف اس مندر کا ونگ لس وکٹری (۱) کے مندر واقع قلعہ ایتھنز جیسی کسی یونانی عمارت سے مقابلہ کیجئے - دونوں عمارتیں ایک دوسرے سے اسقدر مشابہ ہیں کہ خواہ مخواہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ یہ مندر اور اس زمانے کی دیگر ہندی تعمیرات کہیں مغربی نمونوں سے تو نقل نہیں کی گئیں ؟ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہی - گو اس میں کلام نہیں کہ عہد گپتا کی صنعت بعض مضامین اور خیالات کے لئے مغربی دنیا ؛ بالخصوص ایشیائے کوچک اور مصر ؛ کی شرمندۂ احسان ہی ؛ تاہم اس مندر کی اور اس زمانے کی دیگر عمارات کی مستند وضع کسی اندھا دھند تقلید کا نتیجہ نہیں ہی بلکہ اس کے اسباب کچھ اور ہی ہیں اور ؛ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی ؛ اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ عہد گپتا میں اہل ہند کی ذکاوت اور خیالات میں قریب قریب ویسی ہی ہمہ گیر اور فوری نشو و نما ظاہر ہوئی جیسی پانچویں اور چوتھی صدی قبل مسیح

---

(۱) "(Wingless Victory)" - بے پر کی فتح (نکی دیوی) - مترجم

جگہ پر قائم ھی بلکہ اُسکے بھی روکار کے پتھر ضایع ھوچکے ھیں اور صرف اندروني ناتراشیدہ پتھروں کي چنائي باقي رہ گئي ھی - لیکن کرسي کے اُوپر جو ملبہ پڑا تھا اُس میں ' اور بہت سے عمارتي اجزا کے علاوہ ' پتھر کے دو بڑے اور دو چھوٹے نیم ستون برآمد ھوئے ھیں جنکي وضع قطع سے پایا جاتا ھی کہ یہ عمارت بھی اوائل عہد گپتا کي یادگار ھی - ان ستونوں کے عمود ' نیچے مربع ' وسط میں ھشت پہلو اور اوپر شانزدہ پہلو ھیں ' - گردنوں پر " قوزري " کے نمونے کي آرائش اور سروں پر " کمرکی گلدان " بنے ھوئے ھیں -

مندر نمبر ۳۱ اس رقبے میں چوتھا مندر نمبر ۳۱ ھی جو ستونیہ نشان ہ کے عین پس پشت ' شمالمشرقي گوشے میں ' واقع ھی - اس میں صرف ایک سادہ ' مسطح چھت کا ' ستوں‌دار کمرہ ھی جو ایک بہت چوڑے چبوترے پر بنا ھوا ھی - کمرے کے اندر ' دروازے کے بالکل سامنے ' بدھہ کا ایک مجسمہ کرسي پر رکھا ھی جو کنول کي گلکاریوں سے آراستہ ھی -

مندر کا یہ چبوترہ اصل میں کسي اور قدیم مندر کے لئے تعمیر ھوا تھا جو اسي مقام پر بنایا گیا تھا

میں یونانی دل و دماغ میں رونما ہوئی تھی -
پس اگر، ہندی تخییل کی طرح، ہندی صنعت
میں بھی وہی عقل سلیم کا اتباع، حسن کا صحیح
امتیاز، اور اظہار و اتمام مقصد کا احساس نظر آئے
جو یونانی صنعت میں پایا جاتا ہے تو کچھ تعجب
کا مقام نہیں ہے - حقیقت یہ ہے کہ جس زمانے
میں یہ مندر تعمیر ہوا وہ زمانہ تقلید کا نہیں بلکہ
ایجاد و اختراع کا زمانہ تھا اور اس چھوٹی سی عمارت
کے ایک ایک پتھر میں اُس زمانے کے مذاق اور
اُسکے بنانے والوں کے میلان طبع کا سچّا عکس نظر آتا
ہے اور اگر ہم اس عمارت کو عہد اندھرا کی عمارات سے
مقابلہ کرنے کی تکلیف گوارا کریں تو معلوم ہو جائیگا
کہ یہ مندر اُس انقلاب کی بھی مکمل فہرست ہے
جو سنہ عیسوی کی پہلی چار صدیوں کے دوران میں
ہندوستان کے تمدن و تہذیب میں رونما ہوا -

مندر نمبر ۹

جس مندر (نمبر ۱۷) کا ابھی ذکر ہوچکا ہے
اُس سے کسی قدر بڑا اور قریباً اُسی زمانے کا ایک
اور مندر، چیتیا ہال نمبر ۱۸ کے شمالمغرب میں بنا ہوا
تھا - اب وقت اس مندر کی صرف کرسی باقی

اس تصویر کے ہاتھ کہنیوں تلک ضائع ہوچکے ہیں ' مگر چونکہ سینے پر شکستگي کے دو نشان موجود ہیں اسلئے ظاہر ہوتا ہی کہ دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھے ہوئے تھے اور اس تصویر میں بدّھہ کو دھرم چکر مُدرا یعني تلقین کي وضع میں دکھایا گیا تھا - یہ مجسمہ جس قدیم چوکی پر رکھا ہوا ہی اسي کا ہم عصر یعني چھٹي ساتویں صدي عیسوي کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی لیکن چونکہ یہ اس چوکي پر ٹھیک نہیں بیٹھتا اس لئے ماننا پڑیگا کہ مندر کے بعض ستونوں کي طرح یہ بت بھي کسی دوسرے مندر سے لے کر اس چوکي پر رکھدیا گیا ہی -

ناگي کا مجسمہ

ایک دلچسپ یادگار جو کھدائي کے دوران میں اس مندر کے چبوترے کے قریب ھي برآمد ہوئي وہ ناگي کا وہ مجسمہ ہی جو زینے کی مغربی جانب ' چبوترے اور زینے کے درمیاني گوشے میں قائم ہی - یہ مجسمہ ' نیچے کي چُول سمیت ' سات فیٹ چھہ انچ بلند ہی اور چوتھي یا پانچویں صدي عیسوي کا بنا ہوا ہی ' اور چونکہ ابھراں نہیں بلکہ چاروں طرف سے مکمل ہی اسلئے اصل میں ضرور کسي ایسي کھلي

اور وہ چوکي بھي جسپر بدّھہ کا کنول والا تخت رکھا ہوا ہی سابقہ مندر ہي سے تعلق رکھتی ہی اور موجودہ مندر کي سطح فرش سے کسي قدر نیچے اب تلک اپني اصلی جگہ پر موجود ہی -

قدیم مندر کي تعمیر ضرور چھٹي یا ساتویں صدي عیسوي میں عمل پذیر ہوئي ہوگي اس لئے گمان غالب ہی کہ موجودہ عمارت کے ستونوں میں سے وہ دو نیم ستون جو وضع قطع میں چیتیا ہال نمبر ۱۸ کے ستونوں سے مشابہ اور بوجہ مشابہت اسي زمانے کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، سابقہ مندر سے تعلق رکھتے تھے - باقي ستونوں میں سے دو ستون اوائل عہد گپتا کے بنے ہوئے ہیں - یہ ضرور کسي دوسري عمارت سے لئے گئے ہونگے اور ممکن ہی کہ جن منہدم شدہ عمارتوں کي کرسیاں حال ہي میں مشرقي جانب والي پشتے کي دیوار کے نیچے آشکار ہوئي ہیں انھي عمارتوں میں سے کسي کے یہ ستون ہوں - بدّھہ کا وہ مجسمہ جو اس مندر میں رکھا ہی سرخي مائل بھورے رنگ کے ریتلے پتھر کا بنا ہوا ہی اور اس میں بدّھہ کو کنول کے شگفتہ پھول پر چار زانو بیٹھا ہوا دکھایا ہی - سوء اتفاق سے

اُن عمارات کا جنکے آثار اس دیوار کے نیچے برآمد ہوئے هین ، کچھ ذکر کردیا جائے -

اُس کشادہ رقبے کے تذکرے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد واقع هی اور جس مین پتھر کي سلون کا فرش لگا ہوا هی ، مین بیان کرچکا هون که وہ سنگی فرش ابتداءً اِس محافظ دیوار کے مشرق مین بہت دور تک پھیلا ہوا تھا - یہ کیفیت پہلي صدي قبل مسیح مین تھي اور غالباً اُسکے بعد بھي تین سو سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانے تک اس فرش پر کسي قسم کا ملبہ جمع نہین ہوا ، - لیکن جب مشرقي حصے کي عمارتین بوسیدہ ہوکر گرني شروع ہوئین تو رفتہ رفتہ اُن کا ملبہ اس فرش پر جمع ہونے لگا - ان قدیم منہدمہ) عمارات کے آثار پر اور نئي عمارتین بنین اور مرور ایام تباہ ہوگئین - غرض ساتوین صدي عیسوي کے قریب تک شکست و ریخت کا یہي عالم برابر رہا در آخر اس ملبے کے اجتماع سے ایک پانچ فیٹ اونچا ٹیلہ سا بن گیا جس کا طول محافظ دیوار کے موجودہ طول کے برابر تھا -

عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سڑک نمبر ۲۰

عمارات نشان ۱۹ ، ۲۱ و ۲۳ اور نیز سڑک نمبر ۲۰ جو عمارت ۱۹ کے شمال کي طرف واقع هی سب کي سب

جگہ قائم کیا گیا ہوگا کہ ہر طرف سے بخوبی دیکھا جاسکے - اس کے نیچے کی جانب ایک بڑی چُول ہی جو ابتداءً کسی سنگی چرکی میں بٹھائی ہوئی تھی - لیکن عہد وُسطی کے اواخر میں جب مجسمے کو اس جگہ منتقل کیا گیا جہاں وہ اسوقت قائم ہی تو چرکی کو غیر ضروری سمجھکر وہیں چھوڑ دیا گیا اور مجسمے کی بنیادی کرسی کو پتھر کی خشک چنائی میں چُن دیا گیا - بعد میں کسی وقت یہ مجسمہ ٹخنوں کے اوپر سے ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا چنانچہ اس کا زیرین حصہ تو اپنی اصلی جگہ اور بالائی حصہ اسکے قریب ہی ذرا فاصلے پر پڑا ہوا ملا ہی - مندر کے چبوترے کی چنائی میں بعض نشان ایسے پائے جاتے ہیں جن سے گمان ہوتا ہی کہ غالباً اس تصویر کے جواب میں زینے کی مشرقی جانب ناگا یا ناگی کا ایک اور بھی مجسمہ قائم تھا -

وسطی اور مشرقی رقبوں کے درمیان پشتے کی دیوار

وسطی رقبے کا بیان ختم کرنیسے قبل مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس طویل پُشتے کی دیوار کا جو وسطی میدان کے مشرقی پہلو پر بنی ہوئی ہی ' اور نیز

بلند ہو گیا تھا اور گیارھویں صدی عیسوی سے پہلے کی بنی ہوئی نہیں بلکہ اغلب تو یہ ہے کہ مندر نمبر ۴۵ کی ہم عصر ہو - اس کی تعمیر کے وقت ضرور کچھ ملبہ اسکی مغربی جانب بھی جمع ہوگا کیونکہ اسکی بنیاد مشرقی میدان کی سطح سے نیچے نو فیٹ سے زیادہ نہیں جاتی - دیوار کے وسط میں ایک پختہ زینہ ہے جس کے ذریعہ سے وسطی رقبے سے مشرقی میدان پر چڑھتے ہیں - کچھ زمانے کے بعد جب اس دیوار کی مرمت کی گئی تو اس کے اُس حصے کے نیچے، جو موجودہ زینے کے شمالی جانب ہے، پتھروںکی خشک چنائی کرکے، اسکے ساتھ مٹی کا پُشتہ بنا دینا کافی سمجھا گیا لیکن باقی دیوار کو توڑ کر، اور اُسکی بنیاد کو اور سات فیٹ نیچے لے جاکر، از سرنو بنایا گیا -

غالباً ساتویں صدی عیسوی کی بنی ہوئی ہیں - سڑک صرف نو فیٹ چوڑی ہی اور قریباً ½ کی نسبت (رفتار) سے مشرق کی جانب بلند ہوتی چلی گئی ہی - اس کے فرش میں گول گول پتھر لگے ہوئے ہیں جنکی فرسودگی سے اندازہ کیا جاتا ہی کہ یہ سڑک مدتوں تلک مستعمل رہی ہوگی -

عمارت نمبر ۲۳ کا صرف دروازہ برآمد ہوا ہی جسکی دھلیز کے سامنے نصف دائرے کی شکل کا ایک بڑا پتھر جمایا ہوا ہی - عمارت نشان ۱۹ کی موجودہ دیواریں صرف ایک اور دو فیٹ کے درمیان بلند ہیں اور آنکی خشک اور بھدی چنائی میں معمولی نیم تراشیدہ سے پتھر لگے ہوئے ہیں - بخلاف اسکے عمارت ۲۱ کی تعمیر میں کوہ اودے گری کے بھاری بھاری پتھر استعمال کئے گئے ہیں اور کرسی کے دامن پر بطور آرائش چاروں طرف " زنّاری گولہ " بنا ہوا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ عمارت مذکور عہد گپتا کی تعمیر ہی -

پشتے کی دیوار جو ان عمارات کے اوپر سے گذرتی ہی اُس وقت بنالی گئی تھی جب مشرقی رقبہ ملبے کے اجتماع کے باعث) چودہ فیٹ کے قریب

اور اندروني ديوار اسي كي هم شكل تهي - ان ديوارون كي چنائي محض بهدي تهي اور ان سے صرف بنيادون كا كام ليا جاتا تها مگر ان بنيادون كے نقشے سے صاف ظاهر هوتا تها كه انكے اوپر ضرور ايک چيتيا هال بنا هوا تها جو اپني وضع قطع مين بهاجا اور مغربي هند كے ديگر مقامات كے ان بڑے بڑے چيتياؤن سے ملتا جلتا تها جو پهاڑ كاٹ كر بنائے گئے هين - اگر كوئي نمايان فرق تها تو صرف يه كه ان پهاڑي چيتياؤن مين قوسي حصے كے سامنے ايک يا زياده دروازے هوتے هين اور سانچي كے اس عمارتي چيتيا مين صرف پهلوؤن كي لمبي ديوارون مين ايک ايک دروازه تها - اسكي اس خصوصيت كو ديكهكر غار سداما اور عهد موريا كے ديگر غاري مقادر ياد آتے هين جو كوه برابر مين واقع هين -

اس عمارت كا بالائي حصه زياده تر لكڑي كا بنا هوا تها اور ايام قديم هي مين آگ كي نذر هوگيا تها كيونكه لكڑيون كے چند سوخته اجزا كے سوا جو اس عمارت كے قديم كچے فرش پر دستياب هوے اور كوئي نشان بالائي عمارت كے ملبے كا نهين ملا -

اس آتشزدگي كے زمانے كا كچه پته ان ستونون سے چلتا هي جو بعد مين اس كرسي پر قائم كئے گئے - يه

باب ۸

جنوبي رقبه

مندر نمبر ۴۰ جنوبي سلسلۂ عمارات کے آثار مین وہ بڑا مندر سب سے اہم ہی جو نقشے مین نشان ۴۰ سے تعبیر کیا گیا ہی اور اس حصے کي اور عمارات کي طرح کچھ دنون قبل تک ملبے مین چھپا ہوا تھا - اصل ابتدا مین یہ مندر ایک قوسي چیتیا ہال (Chaitya-hall) تھا اور اس نمونے کا یہ قدیم ترین چیتیا ہی جسکے کچھ آثار اب تک باقي ہین -

قدیم عمارت کي اب صرف ایک مستطیل سنگي کرسي رہگئي ہی جس کے مشرقي اور مغربي پہلوؤن پر ایک ایک زینہ ہی - اس کرسي کي ظاہري وضع قطع سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ بالائي عمارت مدور شکل کي تھي یا کیا - مگر اسکے وسطي حصے مین ، جو بظاہر ٹھوس معلوم ہوتا تھا ، کھدائي کرنیسے اسکے اندر دو جداگانہ دیوارین ملین جنکے درمیاني خلا مین ملبہ بھرا ہوا تھا - بیروني دیوار کے جنوبي سرے کا اندروني رخ ذرا قوسي شکل کي گولائي لئے ہوے تھا

بڑے منبت‌کار اور سادہ پتھر بھر دئے گئے جو غالباً قدیم عمارت ھي سے لائے گئے تھے - (ان بھرائي کے پتھرون مين ھاتھي کا ایک شکستہ مجسمہ بھي برآمد ھوا جسکي صنعت نہایت اعلیٰ ھی) - ان توسیع سے کرسي کا طول ۱۳۷ فیٹ اور عرض ۹۱ فیٹ ھوگیا - اسکے ساتھ ھي عمارت کا فرش بھی ایک فٹ چار انچ اونچا کرکے اسپر چھہ سے آتھ فیٹ تک لمبي اور ساڑھے تین تین فیٹ چوڑي سلون کا فرش لگا دیا گیا -

اس جدید کرسي کے تین جانب یعنی شمالي ، جنوبی اور مغربي پہلوون مین مختلف جسامت کے تین برج ھین اور خیال ھی کہ مشرقي جانب بھي غالباً اس قسم کا برج تھا لیکن اسطرف کھدائي نہین کی گئي - ان مین سے شمالي اور مغربي برج تو پشتے کی دیوار کے ھم عصر ھین مگر جنوبي پہلو کا برج بعد کا بنا ھوا معلوم ھوتا ھی اس لئے کہ اس کا سطحي نقشہ بے ترتیب ھی اور چنائي بھي پشتے کي دیوار کي چنائي کے ساتھ وصل نہین بلکہ اس سے علیحدہ ھی - وہ دیوارین جو اس برج کے مشرقي اور جنوبي پہلوون پر بیروني جانب بني ھوئي ھین اس سے بھي بعد کي تعمیر معلوم ھوتي ھین -

ستون ' دس دس ستونون کی ' پانچ قطارون مین مرتب هین لیکن انکی ترتیب مین قدیم عمارت کی بنیادون کے نقشے کا مطلق لحاظ نہین رکھا گیا - اس سے ظاهر هوتا هی که جسوقت ان ستونون کی تعمیر عمل مین آئی اس وقت' قدیم عمارت کا سطحی نقشه کسی کو یاد نہین رها تها - مگر چونکه ستونون پر قدیم براهمی رسم‌خط مین کچھ کتبے کندہ هین (۱) اس لئے وہ پہلی صدی قبل مسیح سے بعد کے نہین هوسکتے بلکه ممکن هی که اس سے بھی بہت پہلے کے بنے هوے هون - ان وجوہ سے یه نتیجه نکلتا هی که قدیم (چیتیا کی) عمارت غالباً عہد موریا مین تعمیر هوئی تھی ' - چنانچه عمارت کی طرز ساخت اور نیز اسکی بنیادون اور اصل چٹان کے مابین کسی ملبے وغیرہ کی عدم موجودگی سے همارے اس خیال کی پوری تائید و تصدیق هوتی هی -

ان ستونون کو قائم کرتے وقت پرانی کرسی کو بڑھاکر بڑا کر لیا گیا ' - وہ اسطرح که کرسی کے چارون طرف ' اس سے کچھ فاصلے پر' ایک مستحکم پشتے کی دیوار بنا کر دونون کے درمیانی خلا مین بڑے

(۱) یه تحریرین ابتدائی نمونے کے رسم خط مین کندہ هین -

ملبے میں جو عمارت کے چاروں طرف جمع تھا ' بہت سے شکستہ ستون دستیاب ہوے ہیں جو وضع قطع میں سراسر اُن ستونوں سے مشابہ ہیں جو ابتک اپنی جگہ پر قائم ہیں - پس یہ قیاس قرینِ عقل معلوم ہوتا ہی کہ شاید اصل میں یہ شکستہ ستون بھی توسیع یافتہ کُرسی کے اوپر قائم تھے اور جب بعد کے زمانے کی محافظ دیوار کا بالائی حصہ گرا اور اپنے ساتھ چھہ سات فیٹ پیچھے تک کی پتھروں کی بھرتی کو ' جو اس کے عقب میں بھری ہوئی تھی ' لے کر نیچے آرہا تو یہ ستون بھی اُسکے ساتھ ہی گر گئے - لیکن اس قیاس میں اعتراض کی بھی گنجائش ہی اور وہ یہ ہی کہ ملبے سے ستونوں کے جسقدر عمود برآمد ہوے ہیں وہ سب کے سب بلا استثناء ٹوٹے ہوے ہیں اور اکثر ٹکڑے لمبائی میں تین چار فیٹ سے زیادہ نہیں - پس عجب نہیں کہ یہ ٹکڑے دراصل اُن ستونوں کے اوپر کے حصے ہوں جو اسوقت اپنی جگہ پر قائم ہیں اور انکے جن نا تراشیدہ حصوں کو ہم نیچے کے سرے خیال کرتے ہیں وہ اصل میں ستونوں کے نامکمل اوپر کے سرے ہوں - اس دوسری صورت کا ذکر میں نے اسلئے نہیں کیا کہ میں اسکو یقینی یا کم از کم اغلب خیال کرتا ہوں ' بلکہ صرف

قديم كرسي كي توسيع سے وہ دونون زينے جو اسكے مشرقي اور مغربي پہلوون مين بنے هوے تهے جديد تعمير مين چهپ گئے اور انكي بجاے پشتے كي شمالي ديوار كے عرض كو المضاعف كركے اسكے ساته ايك دوهرا زينه بنا ديا گيا - موضع سُنّاري (رياست بهوپال) كے مندر مين بهي ، جو اسي توسيع كا هم عصر هى ، سرے والي ديوار كے ساته اسي قسم كا دوهرا زينه بنا هوا هى -

هم پہلے بتا چكے هين كه اس هال كے هشت پہلو ستون ، جو سب كے سب پتهر كے بنے هوے هين ، دس دس كي پانچ قطارون مين مرتب تهے اور يهي ترتيب هم نے نقشے مين بهي دكهائي هى - جہان تك ان پچاس ستونون كا تعلق هى انكي ترتيب مين كلام نهين هوسكتا ، كيونكه اكثر ستونون كے شكسته عمود اپني اصلي جگه پر موجود هين - مگر يه بهي ممكن هى كه اصل مين ان ستونون كي تعداد پچاس سے بہت زيادہ هو اور ستونون كي ايك يا زيادہ قطارين موجودہ سلسلے كے پہلوون يا سرون پر ترتيب دي گئي هون - في الحقيقت بادي النظر مين ايسا هي معلوم هوتا هى (كه انكي تعداد پچاس سے زيادہ تهي) كيونكه اس

اسلئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ان چھوٹے ستونوں کي تعمير اور انکي موجودہ ترتيب بڑے ستونوں کي شکست و ریخت کے بعد عمل مين آئي تھي - باقي رهي ان ستونوں کي اصلي جائے قيام ' تو اسکي نسبت محض قياس سے کام ليا جاسکتا هی - ممکن هی کہ ستون‌دار هال کے گرد کوئي برآمدہ بنا هو جسکي چھت ان ستونوں پر قائم کي گئي هو - اور يہ بھي ممکن هی کہ هال کے جنوبي پہلو پر کسي حاشيے کي عمارت مين استعمال کئے گئے هون - بهر حال کہين بھي لگائے گئے هون اتنا تو ان کے حصص زيرين کي ناهموار تراش سے صاف ظاهر هی کہ وہ کسي زيرين منزل کے فرش پر قائم تھے ' بالائي منزل پر نہين تھے -

ايک اور سوال ' جسکي نسبت يقيني طور پر کچھ نہين کہا جاسکتا ' يہ هی کہ يہ ستون‌دار هال کبھي مکمل بھي هوا تھا يا نہين ؟ - بڑے هشت پہلو ستون ايک دوسرے سے سات سات فيٹ کے فاصلے پر قائم هين اور اگر اس فاصلے سے اندازہ کيا جائے تو خيال هوتا هی کہ غالباً ان ستونوں کے اوپر لکڑي کي بجائے پتھر کے شہتير رکھنے مقصود تھے - ليکن سوائے ان ستونوں کے نہ تو شہتيروں يا پرکالوں هي کا کوئي

اسلئے که جو شہادت همارے پاس موجود هی اُس سے ستونون کے پچاس سے زیادہ هونے کا یقیني ثبوت نہین ملتا ' - اور بین ثبوت کي عدم موجودگي مین نقشے مین صرف وهي ستون دکھانے مناسب سمجھے گئے جو في الواقع اپني جگه پر قائم اور موجود هین -

ان بڑے هشت پہلو ستونون کے علاوہ (هال مین) اور بہت سے چھوٹے ستون بھي برآمد هوے هین جو قریب قریب انهي کے هم عصر هین - یه ستون نیچے مربع اور اوپر هشت پہلو هین اور بعض پر براهمي رسم خط مین مختصر نذري (۱) کتبے بھي کندہ هین - انمین سے کچھ ستون قدیم کرسي کے مشرقي پہلو پر ایک قطار مین مرتب هین لیکن یه جگه وہ نہین هی جہان یه اصل مین قائم کئے گئے تھے کیونکه کھدائي کرنیسے معلوم هوا هی که ان کے عمودون کے صاف حصے عمارت کے قدیم ترین (ستھے) فرش سے بھي کسي قدر نیچے جاتے هین اور بڑے ستونون کے شکسته ٹکڑے انکي بنیادون مین استعمال کئے گئے هین - آخرالذکر واقعه نہایت اهم هی

---

(۱) Donatory inscriptions - ان کتبون مین صرف نذر گذرانے والے کا نام اور بعض اوقات نذر کا ذکر هوتا هی (مترجم)

نقشے مین نشان 8 دیا گیا هی - اب اس عمارت کي صرف کرسي رہ گئی هی جو شکل مین مربع ' سراسر ٹهوس بني هوئي اور شمالي پهلو پر اسوقت بهي چٹان سے بارہ فیٹ بلند هی - کرسي کے سامنے ' مشرقي پهلو کے وسط مین ' ایک پُشتہ یا دمدمہ سا باهر کو نکلا هوا هی جس کے نیچے کے سرے پر صرف چند سیڑهیان موجود هین اور باقی سیڑهیان اور انکے نیچے کي چٹائي چیتیا هال نمبر ۴۰ کي چُنائي سے ملتي جلتي هی مگر فرق یہ هی کہ اس کرسي کا تمام اندروني حصہ سراسر ٹهوس اور ناتراشیدہ پتهرون سے بهرا هوا هی اور اس کے اندر بنیادي دیوارین نہین هین -

جنرل کننگهم نے اس کرسي کے وسط مین ایک عمیق گڑها کهدوایا تها اور اسمین انگهڑ پتهرون کي بهرائي دیکه کر ' عمارت کا نقشہ دریافت کئے بغیر هي ' خیال کرلیا تها کہ یہ بهي کوئي قدیم ستوپہ هوگا - لیکن جس زمانے کي یہ عمارت بني هوئي هی اس زمانے مین ستوپون کي کرسیان مربع نہین هوتي تهین اور کوئي وجہ نہین کہ عمارت زیر بحث اس عام رواج سے مستثنی هو - میرے خیال مین اس کرسي پر

نشان ملا ، نہ کوئی اور عمارتی اجزا دستیاب ہوئے اور نہ بالائی فرش پر چھت کی جلی ہوئی لکڑیوں ہی کے نشانات پائے گئے - یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ اس دوسری عمارت کی تعمیر ستونوں کے قائم کرنے کے بعد موقوف کردی گئی تھی - کچھ دنوں کے بعد یعنی ساتویں یا آٹھویں صدی عیسوی کے قریب کرسی کے مشرقی جانب ایک اور مندر تعمیر ہوا جس کا دروازہ اور ڈیوڑھی مغرب کو تھے اور غالباً اسی وقت وہ چھوٹے چوکور ستون بھی ، جن کا ذکر اوپر آیا ہے ، اپنی موجودہ جگہ پر نصب کئے گئے - اس نئے مندر کی ڈیوڑھی کے سامنے تین سیڑھیوں کا زینہ بنایا گیا جو قدیم چیتیا کے مشرق میں ، بغلی رستے کے اوپر ، واقع ہے - زینے کے سامنے چلد ستونوں کے حصص زیریں قائم تھے جنکو کاٹ کر فرش کے برابر کردیا گیا کہ آمد و رفت میں مزاحم نہ ہوں - خود ڈیوڑھی کی اندرونی پیمائش شمالاً جنوباً ۲۴ فیٹ اور شرقاً غرباً ۹ فیٹ ہے - اسکے عقب میں مندر کی دیواروں کے کچھ نشانات ملے تھے -

عمارت نمبر ۸ اس رقبے میں ایک اور قدیم عمارت وہ ہے جو پر

ایك زائد کمرہ بھي هی - آمد و رفت کا رستہ خانقاہ کے کسي پہلو کے درمیاني حجرے مین سے گذرتا هی اور اسکے دونون پہلوؤن پر بیروني جانب ایک ایك بُرج بنا هوا هی - نیچے کي منزل مین پتھر کي خشك چنائي هی مگر بالائي منزل کا اکثر حصہ غالباً لکڑي کا بنا هوا تھا - سب سے پہلے خانقاہ نمبر ۳۶ بني تھي جو اس رقبے کے وسط سے قریب تر هی - اسکے بعد نمبر ۳۸ اور اخیر مین نمبر ۳۷ -

خانقاہ نمبر ۳۶

اس خانقاہ کي چنائي ناهموار هی اور بہت بے اعتنائي سے کي گئي هی - صحن کے وسط مین جو مربع چبوترہ هی اُس پر اینٹ کي روڑي اور چونے کي کوٹي تین انچ موٹي تہ جمائي گئي هی - چبوترے کے بیروني کنارون کے گرد ایک پست سي دیوار تھي جس پر برآمدے کے ستون قائم تھے - بالائي منزل پر جانیکے لئے شمال مغربي گوشے مین ایک زینہ بنا هوا تھا جسکي صرف ایک سیڑھي رہ گئي هی اور وہ بھي کثرت استعمال سے بہت فرسودہ هو گئي هی - بارش کا پاني صحن مین جمع هو کر ایک زمین دوز نالي کے ذریعے سے باهر جاتا تھا ' جسپر پتھر کي

ایک مربع (شکل کا) مندر بنا ہوا تھا جس کی بالائی عمارت غالباً لکڑی کی تھی - اس قسم کی عمارتیں ستوپۂ کلاں کے منقش پھاٹکوں پر کھُدی مرقعوں میں نظر آتی ہیں -

جس مقام پر زینے والے دمدمے کا جنوبی پہلو اور کرسی کا مشرقی پہلو آکر ملتے ہیں اُس جگہ زمانۂ مابعد میں ایکُ مستطیل قطعۂ زمین دیوار بناکر گھیر لیا گیا تھا - معلوم ہوتا ہی کہ یہ محاط کی دیوار عہد وسطی میں تعمیر ہوئی ہوگی -

خانقاہیں نمبر ۳۶ - ۳۷ - ۳۸

جنوبی رقبے میں جو اور عمارتیں برآمد ہوئی ہیں وہ تین خانقاہیں نمبر ۳۶ ' ۳۷ و ۳۸ ہیں - یہ تینوں خانقاہیں قریب قریب ایک ہی نقشے کے مطابق بنی ہوئی ہیں اور یہ وہی نقشہ ہی جس سے ہم پہلے بھی ہندوستان کے دیگر مقامات میں آشنا ہوچکے ہیں ' - یعنی ہر خانقاہ کے وسط میں ایک مربع صحن ہی جس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ' اور حجروں کے سامنے صحن کے گرد ایک ستون‌دار برآمدہ ہی اور صحن کے وسط میں ایک چبوترہ ہی - کسی کسی خانقاہ میں باہر کی جانب

خانقاه نمبر ۳۸

یہ خانقاہ ، نمبر ۳۶ سے تھوڑے ھی دنوں کے بعد تعمیر ھوئي تھي - اور اسکي چنائي بھي نمبر ۳۶ کي چنائي کي طرح نہایت بھدي اور ناھموار ھی - معلوم ھوتا ھی کہ اس جگہ پہلے کوئي اور عمارت بني ھوئي تھي جسکي پختہ بنیادوں کے کچھ حصے ابتک موجود ھیں - علاوہ ازیں شمالي پہلو کے درمیاني حجرے میں ایک خشتي دیوار بھي بني ھوئي ھی جو بعد میں اضافہ کیگئي تھي ' - لیکن جو اینٹیں اسکي تعمیر میں لگائي گئیں وہ کسي قدیم عمارت سے لي گئي تھیں - اس مربع چبوترے کي بجائے جو دوسري خانقاھوں میں عموماً ملتا ھی ' اس خانقاہ کے صحن میں ایک مربع نشیب ھی جیسا کہ اکثر قدیم رومي مکانات میں پایا جاتا ھی اور نشیب کے گرد چاروں طرف برآمدہ ھی جو کسي قدر بلند کرسي پر قائم ھی - بالائي منزل پر جانے کا زینہ جنوب مغربي گوشے میں بنا ھوا ھی -

اس عمارت کے آس پاس کھدائي نہیں کي گئي لیکن خیال ھی کہ نمبر ۳۶ و ۳۷ کي طرح غالباً اسکے سامنے بھي رمنا یا احاطہ بنا ھوا ھوگا اور چونکہ

سلیں پٹي هوئي تهیں - یه نالي آس تنگ رستے کے نیچے سے گذرتي تهي جو عمارت کے جنوب مغربي گوشه میں بنا هوا هی - خانقاہ کا دروازہ مشرقي پہلو میں هی اور دروازے کے سامنے ایک بد قطع سا احاطه تها جسکي دیوارون کے آثار ابتک موجود هیں -

خانقاہ نمبر ۳۷ سطحي نقشے کے لحاظ سے یه خانقاہ مذکورہ بالا خانقاہ کي نسبت زیادہ وسیع اور مکمل هی اور اسکي چنائي بهي نسبتاً صاف اور بهتر هی - ساتویں صدي عیسوي کے بنے هوئے مربع ستونوں کي طرح اس خانقاہ کي دیوارون میں بهي بیروني جانب اسکے چہوڑے هوئے هیں جن سے ظاهر هوتا هی که یه عمارت بهي ساتویں صدي عیسوی میں تعمیر هوئي هوگي - صحن کے وسط میں جو چبوترہ هی اُس کے چارون گوشون پر پتهر کے چار مربع چوکے لگے هوئے هیں جو چنائي کو مستحکم کرنے کے علاوہ برآمدے کے ستونوں کي کرسیون کا بهي کام دیتے تهے - حجرون کي جنوبي اور مغربي قطارون کے عقب میں بهي چند کمرے بنے هوئے هیں جو ذرا غیر معمولي سي بات هی - مگر کچهه صاف پته نهیں چلتا که ان کمرون سے خاص کام کیا لیا جاتا تها -

خانقاہ کا دروازہ مغربي جانب هی اسلئے یہ رمنا بهي غالباً مغربی جانب هي هوگا -

عمارت نمبر ۴۲ یہ عمارت مندر نمبر ۴۰ کے شمال میں واقع اور اسوقت قریباً چهہ فیت بلند هی - اسکے جو حصے کهدالي کرنیسے آشکار هوئے هیں اُن سے ظاهر هوتا هی کہ یہ بهی کسي مندر کي عمارت هی جو شاید مندر نمبر ۴۴ سے مشابہ هوگا -

باب ۹

مشرقي رقبه

مندر و خانقاه نمبر ۴۵

اب هم مشرقي رقبه کي جانب متوجه هوتے هين جسکے سب سے بلند حصے پر مندر اور خانقاه نمبر ۴۵ واقع هين (ديکهو پليٹ ۱۲ - Plate XII) - مندر مذکور دسوين يا گيارهوين صدي عيسوي کا بنا هوا هي اس لئے سانچي کي اُن عمارات مين سے ايک هي جو سب کے بعد تعمير هوئين - اس سے دو يا تين صدي قبل اسي مقام پر ايک اور مندر بنا تها جس کے سامنے ايک کشاده چوکور صحن ، صحن کے گرد بهکشوون کے رهنے کے لئے حجرون کے سلسلے اور بيچ مين چند ستونے تهے - اس قديم مندر کے آثار مابعد کي عمارات سے کسي قدر پست سطح پر واقع هين اور بآساني پهچانے جا سکتے هين -

بعد کے زمانے کي تعمير ايک تو وه (دو منزله) مندر هي جو صحن کے مشرقي پهلو مين ايک بلند چبوترے کے پچهلے حصے پر واقع هي اور دوسرے وه حجرے

PLATE XII.

GENERAL VIEW OF MONASTERIES 45, 47, AND OF STUPA 3, FROM S.-E.

سامنے جو برآمدہ تھا وہ آٹھ فیٹ سے کچھ زیادہ چوڑا اور سطح صحن سے آٹھ انچ کے قریب اونچا تھا اور ایک سنگي حاشیہ اُسکو صحن سے جدا کرتا تھا - اس حاشیے مین برابر برابر فاصلے پر پتھر کے مربع چوکے لگے ہوئے ہین جنپر برآمدے کے ستون قائم تھے - انمین سے ایک ستون صحن کے جنوب مشرقي گوشے مین نمونے کے طور پر دوبارہ اپني اصلي جگہ پر قائم کیا گیا ہی - یہ چھہ فیٹ نو انچ بلند ہی اور اس کے گوشے کسی قدر ترشے ہوئے ہین جس سے عمود ہشت پہلو سا(۱) ہو گیا ہی - ستون کے عریض پہلوؤن کو آرائشي کندہ کاري سے مزین کرنا مقصود تھا -

قدیم صحن کے سنگي فرش مین پتھر کي مختلف شکل اور پیمائش کي بھاري بے ڈول سلین لگي ہوئي ہین - اُن تین ستوپون مین سے جو صحن مین اس فرش کے اوپر بنے ہوئے تھے ' دو تو موجودہ مندر کي تعمیر سے پیشتر منہدم ہوچکے تھے اور بجز کرسیون کے اُن کا کوئي نشان باقي نہ رہا تھا اور تیسرے ستوپے کا کچھہ حصہ معلوم ہوتا ہی کہ نئے مندر کے فرش کي خاطر

(۱) یعني آٹھون پہلو یکسان نہین - کونے والے چار پہلو نسبةً تنگ ہین اور سامنے والے چار پہلو ذرا چوڑے ہین (مترجم) -

اور برآمدے جو اس مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤن پر بنے ہوئے ہین -

باقي رہا حجرون کا وہ سلسلہ جو صحن زيرين کے شمالي ، جنوبي اور مغربي پہلوؤن پر بنا ہوا ہی ، نيز اُن تين ستونون کي کرسيان جو اسي صحن مين الگ الگ واقع ہين اور پتھر کا وہ حاشيہ جو حجرون کے سامنے والے برآمدے کي حد بندي کرتا ہی ، تو يہ سب قديم زمانے سے تعلق رکھتے ہين -

قديم مندر اور خانقاہ

پراني خانقاہ کے حجرون مين چھوٹے چھوٹے پتھرون کي خشک اور صاف ستھري چنائي ہی جو اُس زمانے مين رائج تھي اور ان کي بنيادين پورے نو فيٹ نيچے لے جاکر خاص چٹان پر رکھي گئي ہين - کونے کے حجرے مين داخل ہونيکے لئے عموماً متصلہ حجرے کے اندر سے ہوکر جانا پڑتا تھا ليکن اس خانقاہ مين ايسا نہين کيا گيا بلکہ (متصل سلسلون کے سرون والے) دو حجرون کے درميان ايک گلي چھوڑ کر کونے والے حجرے کا دروازہ گلي کي جانب بنا ديا گيا ہی - اسي طرح خانقاہ کے دروازے سے صحن مين داخل ہونے کے لئے بھي مغربي پہلو کے بيچ مين ايک اور گلي بنا دي گئي ہی - حجرون کے

موٹي ته سے جو اُسکے اوپر جمع هو گئي تهي ' اس خيال کي بخوبي تائيد و تصديق هوتي هي -

بظاهر تو يه خيال هوتا هي که جب اهل بوده نے اس عمارت کي دوباره تعمير شروع کي تو اُن کا پهلا کام يه هونا چاهئے تها که تمام پرانے ملبے کو ايک طرف کرکے جهان تک هوتا قديم عمارت کا مصالحه هي استعمال کرتے - ليکن مذهبي يا ديگر وجوه کي بنا پر اُنهون نے اس ملبے کو همورا کرکے قديم فرش سے ڈهائي فيٹ اوپر ايک نيا فرش لگانا اور صحن کے مشرق مين از سرنو ايک بالکل جديد مندر بناکر اُسکے دونون طرف حجرے تعمير کرنا زياده مناسب خيال کيا - اس کے ساته هي اُنهون نے صحن کے باقي مانده تين پهلوؤن کے پرانے حجرون کي مرمت بهي نئے سرے سے کردي اور اُنکي ديوارون اور چهتون کو پانچ چهه فيٹ اونچا کرکے اُنکے سامنے اُتنا هي بلند برآمده بنا ديا جو نئے صحن کے فرش سے قريباً تين فيٹ اونچا هو گيا -

موجوده مندر — نئے مندر مين صرف ايک عبادتگاه هي جسکے اندر ايک پيش دالان هوکر داخل هوتے هين - عبادتگاه کے اوپر ايک خالي شکهر (शिखर) يعني مخروطي شکل

قصداً گرا دیا گیا تھا - اس ستوپے کا نقشہ صلیبی شکل کا هی اور صلیب کے چاروں سروں کے روکاروں پر چند طاق بنے هوئے هیں جن میں بلا شبہ کسی زمانے میں بت رکھے هوئے تھے - قدیم مندر اور ملحقہ حجروں کے آثار جو صحن کے مشرقی پہلو پر واقع تھے سراسر عمارات متاخرہ کے نیچے دب چکے هیں مگر قدیم مندر کے سامنے جو چبوترہ تھا اُس کا کچھ حصہ موجودہ مندر کے چبوترے کے نیچے ملبہ وغیرہ هٹا کر برآمد کیا گیا هی - یہ قدیم چبوترہ اگرچہ اوپر والے چبوترے سے کسی قدر چھوٹا هی لیکن بظاهر دونوں ایک هی طرز پر بنے هوئے تھے(۱) اور قیاس کیا جاتا هی کہ غالباً سابقہ مندر کا نقشہ بھی جدید عمارت کے نقشے سے بہت کچھ مشابہ تھا -

معلوم هوتا هی کہ سانچی کی اور بہت سی عمارات کی طرح یہ قدیم مندر بھی آگ کی نذر هو گیا تھا اور زمانۂ دراز تک اسی بربادی کی حالت میں پڑا رها - چنانچہ اُس سوختہ ملبے سے جس کی کثیر مقدار صحن کے فرش پر ملی هی ' اور نیز مٹی کی اُس

(۱) قدیم چبوترے کے حصہ پائین پر " غلطہ اور گولا " کی آرائش هی جسپر " کنول اور تیر " کی کندہ کاری هی-

عبادتگاہ کے چارون کونون مین ایک ایک مربع نیم ستون ہی جس کے بالائی نصف حصے کے دونون رخ " گلدستے " کے نمونے کی نہایت خوبصورت کندہ کاری سے مزین ہین - " گلدستے " کے نیچے ایک ایک کیرتی مُکھ اور اوپر پھول پتی کی منبت کاری اور سب سے اوپر " پامٹ(۱) " کی سنجافی آرایش ہی - تاجون پر ابھروان دھاریان بنی ہوئی ہین اور آنکی تنگ گردنون پر " بدھی " کے نمونے کی رسمی آرائش ہی - تاجون کے اوپر ہندوانی وضع کی سادہ بریکٹین (brackets) ہین - ان نیم ستونون کے نقش و نگار کی طرز' سنگتراشی کے بعض آن قدیم نمونون سے بہت مشابہ ہی جو بارو (واقع ریاست گوالیار) کے مندر مین پائے جاتے ہین - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ نیم ستون آٹھوین یا نوین صدی عیسوی سے تعلق رکھتے ہین اور اصل مین اس مندر کے لئے نہین بنائے گئے تھے - اس خیال کی تائید خود ان نیم ستونون کی کورون کی ناہموار تراش سے بھی ہوتی ہی کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ اصل مین انکے کچھ حصے دیوارون کی چنائی مین دبے ہوئے تھے -

(۱) Palmette - کھجور کے چھوٹے درخت کے مشابہ ایک آرائش جو یونانی اور دیگر قدیم عمارات مین پائی جاتی ہی (مترجم) -

کا گنبد هی جس کا بالائي حصه ضائع هو چکا هی - مندر ایک بلند چبوترے کے پچھلے یا شرقي حصے پر قائم هی - چبوترے پر چڑهنے کے لئے مغربي پہلو مین پختہ زینه هی - مندر کے تین جانب طواف‌گاه یا پردکھنا اور آسکے گرد ایک بلند دیوار بني هوئي هی -

اس زمانے کے دوسرے مندرون کي طرح اس مندر کي تعمیر مین بهي بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے هین - یه پتھر ایک دوسرے کے ساتھ اچھي طرح پیوست نہین هین اور گو آن کے بیروني رخ صاف هین مگر باقي رخ ناهموار هین - مندر کے عمارتي مسالے کا اکثر حصه بلا شبه کچھ تو آس مندر سے لیا گیا تھا جو اس سے پہلے اس جگه قائم تھا اور کچھ اور قدیم عمارات سے - لیکن منبت کاري اور آرائشي تصاویر زیاده تر عهد وسطي کے اواخر کي بني هوئي هین اور غالباً اسي مندر کي خاطر بنائي گئي تھین - اسطرح دروازے کے منقش بازو، عبادتگاه کي منقش چھت اور اسکے بیروني طاقچون کي مورتین، نیز چبوترے اور شکھر کي آرائشي کنده کاري سب کي سب مندر کي هم عصر هین - لیکن کونون کے نیم ستون (اور غالباً بدهه کا وه مجسمه بهي جو عبادتگاه مین رکھا هوا هی) قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هین -

پہلے کسي اونچي کرسي پر قائم ہو' يا کولي اور بڑا مجسمه تها جسکي بجائے بعد مين موجوده مورت کو يہان رکھ ديا گيا - موجوده مجسمه جس کرسي پر رکها ہوا هي اُس پر ٹهيک نہين بيٹهتا جس سے صاف ظاهر هوتا هي که اصل مين يه مجسمه اس کرسي کے لئے نہين بنايا گيا تها - علاوه برين عبادتگاه کي عقبي ديوار اور منقش ستونون کے ايک حصے کو اس چٹالي مين پوشيده کرنا بهي مقصود نه تها جو مجسمے کو قائم رکھنے کي غرض سے اسکے اور ديوار کے درمياني فاصلے مين کرني پڑي - مگر اس مجسمے کي طرز ساخت سے معلوم هوتا هي که مندر سے بہت پہلے کا بنا ہوا هي اس لئے ممکن هي که اصل مين موجوده کرسي کے اوپر ايک اور تين چار فيٹ اونچي کرسي رکھ کر اُسکے اوپر مجسمه کو رکها گيا ہو اور بعد مين کسي وقت اسکي اونچائي کم کر دي گئي ہو -

اس تصوير مين بدھه کنول کے تخت پر' جس کے نيچے ايک اور شيرون والا سنگهاسن هي' بهومي سپرشا وضع مين بيٹها هي - کنول کے پتون کي زيرين قطار پر

عبادتگاه کي چهت حسب معمول بتدريج چهوٹے
هونے والے مربع کے نمونے کے مطابق بني هوئي هی (۱)
اور چار شهتيرون پر قائم هی جنکے سرے ستونون کے
اوپر والي بريکٹون پر رکھے هوئے هين - شهتيرون کو زياده
مستحکم کرنے کي غرض سے اُن کے نيچے هر ديوار کے وسط
مين اسي طرح کي اور بريکٹين لگادي گئي هين -
ن بريکٹون اور شهتيرون کے متعلق دو باتين بالخصوص
قابل ذکر هين - ايک تو يه که عقبي ديوار والي بريکٹ
نامکمل حالت مين هی دوسرے يه که اُسکے اوپر والے
شهتير کي نچلي کور، غالباً شهتير کے سامنے کسي اور
چيز کے لئے جگه بنانے کي غرض سے، قريباً دو فيت تک
تهوڑي تهوڑي کٹي هوئي هی - اب يه قياس کچھ
بےجا نهين معلوم هوتا که جس چيز کي خاطر اس
شهتير کو کاٹا گيا وہ غالباً بدهه کے مجسمے کا هاله هوگا -
ليکن يه سوال ابهي فيصله طلب هی که آيا وہ مجسمه
بهي تها جو اس وقت مندر مين موجود هی اور شايد

---

(۱) اس چهت کا نقشه يه هی :— (مترجم)

سے یہ ستون لئے گئے تھے وہ خود بھي مکمل نہین
هوئي تھي -

دروازے کي چوکھٹ پر کثرت کے ساتھ آرائشي
کندہ کاري هی - دهليز کے پتھر کا وسطي حصه کسي قدر
ابھرا هوا هی اور اسپر کنول کي بیل بني هوئي هی
جس کے پھولون پر پرندے بیٹھے هین - کنول کے
دونون طرف دهليز پر آدھے آدھے کیرتي مُکھ ،
پھر چھوٹي چھوٹي انساني تصویرین جنکے هاتھون مین
برتن هین ، آنکے بعد رسمي طرز کے مطابق بنے هوئے
شیر ، اور سرون پر کبیر کي بھاري بھرکم تصویرین
بحالت نشست بني هوئي هین - بائین بازو کا اکثر حصه
اور سردل ضائع هوچکے هین - لیکن دایان بازو قریب قریب
صحیح و سالم موجود هی - چوکھٹ کے دونون جانب
جو کندہ کاري هی اسمین ایک حسین عورت ایک درخت
کے نیچے کھڑي هوئي دکھائي هی اور اس کے اوپر "عربي
وضع" کي بیل بني هوئي هی - چوکھٹ کے داهنے بازو کے
رو کار پر نیچے چار تصویرین هین اور آنکے اوپر بالائي حصے کي
آرائش چار عمودي پٹیون مین منقسم هی - نیچے والے
موقع مین بڑي تصویر جمنا (دریائے جمنا) کي هی جس

قریباً دسوین صدی عیسوی کے حروف مین بودھ مذہب کا کتبہ تحریر ہی جو مجسمے کی طیاری کے بعد لکھا گیا تھا - سنگھاسن کے وسط مین کرسی کا ایک حصہ آگے کو بڑھا ہوا ہی جس پر دو انسانی تصویرین شکستہ حالت مین ہین - انمین ایک شخص چارون شانے چت پڑا ہی اور دوسرا فاتحانہ انداز سے اسکے سینے پر کھڑا ہی - بالکل اسی قسم کی تصویرین مقام الورا کی غار نمبر ۱۱ مین بدھ کے ایک اور مجسمے کی کرسی پر بھی بنی ہوئی ہین جو ساتوین صدی عیسوی کی ساخت ہی - میرا خیال ہی کہ ان تصویرون مین بدھ کی اس فتح کا اظہار کیا گیا ہی جو اسکو بودھی درخت کے نیچے مارا کی شیطانی فوجون پر حاصل ہوئی تھی -

پیش دالان کے دونون نیم ستون ' عبادتگاہ کے نیم ستونون سے ذرا مختلف ہین - انکی آرائشی منبت کاری بھدی ہونے کے علاوہ نامکمل حالت مین چھوڑ دی گئی ہی اور شمالی ستون بیچ سے کٹا ہوا ہی - غالباً اس کو موجودہ جگہ پر قائم کرتے وقت ایسا کیا گیا تھا جس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہین کہ جس عمارت

جو حصه اسوقت موجود هی اس کے نقش و نگار سراسر دالین بازو کے نقش و نگار سے ملتے هین - فرق صرف یه هی که نیچے والے مرقع مین بجالے جمنا کے گنگا (یعني دریالے گنگا) کي اور اسکے واهن ' گهڑیال کي تصویر بني هوئي هی -

باهر کي طرف مندر کي دیوارین بالکل ساده هین - صرف شمالي جنوبي اور مشرقي جانب ان کے بیچ مین تین طاقچے بنے هوئے هین - جنوبي طاق مین ایك دیوتا جو شاید میور ودیا راجه هی بالین هاتھ مین کنول کي شاخ لئے کنول کے تخت پر بیٹها هی ' تخت کے نیچے دیوتا کا واهن یعنی مور بنا هوا هی اور دونون طرف ایك ایك پرستار کهڑے هی - مشرقي طاقچے مین بدهه کي مورت رکهي هی جس مین بدهه کو بحالت استغراق کنول کے تخت پر بیٹها هوا دکهایا هی جو دو شیرون کے اوپر قائم هی ' - بدهه کے دونون طرف ایك ایک خادم هی جسکے دالین هاتھ مین چوري اور بالین مین کنول کي شاخ هی - شمالي طاقچه خالي هی -

مندر کي دیوارون کے بعض پتهرون پر کچھ نام بهي کنده هین جو غالباً سنگتراشون کے نام هین - انمین سے

کے پاؤن کے قریب ایک کچھوا بنا ہوا ہی جو اسکی سواري ہی - جمنا کے پیچھے ایک خواص اسکے سر پر چھتري لگائے کھڑي ہی - جمنا اور خادمہ کے بیچ مین ایک اور چھوٹي تصویر ہی جو شاید کسي بچے کي ہی اور اس سے بھي چھوٹي تصویر لوح کے بالئین گوشے مین جمنا کے داہئین پاؤن کے قریب بیٹھي ہوئي نظر آتي ہی - جمنا کے سر سے ذرا اوپر کسي ناگا کا اوپر کا دھڑ بنا ہوا ہی اور خادمہ کے سر کے اوپر کنول کا پھول ہی جس مین بدھہ کي چھوٹي سي تصویر بھومي سپرسا وضع مین بني ہوئي ہی - اوپر کي عمودي پٹریون مین سب سے اندر والي یعني بائین جانب کي پٹري پر مرغولہنما گلکاري ہی - دوسري پٹري مین ' جسکو ایک پستہ قد دیو اٹھائے ہوئے ہی ' ہاتھیون کے اوپر سیمرغ کھڑے ہین اور ان کي پشت پر سوار بیٹھے ہین - تیسري پٹري ' کہ وہ بھي ایک پستہ قد دیو پر قائم ہی ' تین حصون مین منقسم ہی اور ہر حصے پر ایک ایک مرد اور دو دو عورتون کي تصویرین بني ہوئي ہین - چوتھي پٹري ایک منقش نیم ستون کي شکل کي ہی - بائین بازو کا

یه بے شمار اجزا آپس میں ایسے گڈمڈ ہوگئے ہیں کہ انکی مدد سے شکھر کی بلندي کا صحیح اندازہ لگانا اور اسکو اس بلندي تک مرمت کرنا محض ناممکن هی - شکھر کا جو حصہ زمانے کي دستبرد سے بچا هی اور اپنی جگه پر قائم هی وہ ایك تو وہ چھوٹا سا کمرہ هی جو عبادت گاہ کي چھت پر واقع هی اور دوسرے اسکے سامنے ایک چھوٹي سي ڈیوڑھي کے کچھ نشان هیں جس کا ایک حصہ نیچے والے پیش دالان کي چھت پر بنا هوا تھا -

اس بیروني دیوار میں ' جو طواف گاہ (پردکھنا) کے گرد واقع هی ' دو خوش تناسب کھڑکیاں بني هوئي هیں جنمیں پتھر کي بھاري بھاري جالیاں لگي هیں - یہ جالیاں منقش پھولوں اور بڑي چکروں سے مزین هیں اور انکي چوکھٹوں پر کنول کے پتوں کي رسمي طرز کي منبت کاري هی -

مندر کے سامنے جو بلند چبوترہ هی اسکي فرش بندي میں متعدد قدیم عمارتوں کے پتھر استعمال کئے گئے تھے اور ستوپہ نمبر ۳ کے بہت سے ٹوٹے هوئے ستون اور کٹھرے کے ٹکڑے بھي انمیں شامل تھے - چبوترے کی

بعض ناموں کے حروف الٹے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ کتبے جو دسویں صدي عیسوي کے رسم خط میں لکھے ہوئے ہیں، مندر کي تعمیر سے قبل ان پتھروں پر کندہ کئے گئے تھے (۱) -

شکھر یا مخروطي گنبد جو عبادتگاہ کے اوپر بنا ہوا تھا اُسي منحني طرز کا تھا جیسے شمالي ہند کے منادر کے شکھر عام طور پر بنائے جاتے ہیں - اسکي چوٹي پر معمولي وضع کا ایک بھاري آملک (۲) اور اُسکے اوپر کلس بنا ہوا تھا جسکے بہت سے شکستہ ٹکڑے مندر کے قریب ہي شمالمغربي جانب پڑے ہوئے ملے ہیں - علاوہ بریں شکھر کے بے شمار آرائشي اور عمارتي پتھر بھي ملبے میں دستیاب ہوئے ہیں - جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ شکھر کے بیروني رخ کي کندہکاري میں کثرت کے ساتھ آملک کي تصویریں بني ہوئي تھیں جنکے بیچ میں ایک خاص وضع کے چیتیا کندہ تھے لیکن

(۱) یعني یہ پتھر کسي قدیم عمارت سے لئے گئے ہیں (مترجم) -

(۲) آملہ کي ٹکھلي کي شکل کا ایك بہت بڑا پتھر جو ہندي منادر کي چوٹي پر قائم کیا جاتا ہی - اسکا وزن کم رہنے سے اکثر شکھر خود بخود گر جاتے ہیں (مترجم) -

ے بالکل مختلف هی - اسکي وجه غالباً یه هی که مندر اور حجرون کي تعمیر بعض نامعلوم اسباب کے باعث دفعةً رک گئي تهي اور کچه عرصه تلک دوبارہ شروع نهین کي جا سکي -

ان حجرون کے برآمدے کی تعمیر مین جو ستون استعمال کئے گئے وہ اُس قدیم خانقاہ سے لئے گئے تهے جس کا ذکر اوپر هوچکا هی اور یه امر دلچسپي سے خالي نهین که ان مین سے ایک ستون کے نقش و نگار غیر مکمل حالت مین چهوڑ دئے گئے تهے اور ستون مذکور کو اس جگه قائم کرتے وقت اُن کا اوپر کا حصهٔ کاٹ دیا گیا تها - ستونون کي کرسیان اور تاج گلدستے کي صورت مین هین اور درمیان کے مربع حصون پر تین تین کیرتي مکهه بنے هوئے هین جنکي طرز ساخت عبادتگاہ کے نیم ستونون کي منبت کاري سے بہت مشابه هی -

مشرقي میدانون کا نظارہ

مندر نمبر ۴۵ کے شمال مین ایک کشادہ جگه هی - یہان سے اُن زیرین میدانون کا دلفریب منظر دیکهنا چاهئے جو دریائے بیس اور بیتوا کے کنارے واقع هین - اگر ریل کی لائن کے ساته ساته نظر دوڑائي جائے تو سانچي سے پانچ چه میل کے فاصلے پر بهیلسه کي وہ بلند اور تنها

ديوارون پر طاقچون کے علاوہ بے شمار اُبهار، دبار، اور گهرے افقي حاشيے بنے هوئے هين جن سے سايه اور روشني کا اثر ويسا هي غير معين هوتا هی جيسا بالعموم چالوکي تعميرات مين پايا جاتا هی - هر طاقچے مين ايک يا زياده مورتين هين جنمين بعض عشقيه بهي هين - يه مورتين اُس زمانے کي رسمي طرز کے مطابق بني هوئي هين، اور طاقچون کے اوپر کي زيبائشي منبت کاري مين، جو چهت کے نمونے کي هی، نيز افقي حاشيون پر کنول کي گلکاري اور ديگر پهول پتي کے کام مين بهي رسم کي پابندي ويسي هي نماياں هی جيسي که ان تصاوير مين -

مندر کے شمالي اور جنوبي پهلوؤن مين تين تين حجرون کي دو قطارين هين جنکے سامنے برآمدے بنے هوئے هين - وہ دونون حجرے جو مندر کے متصل واقع هين، اُنکي چوکهٹون کے بازو بالکل اُسي قسم کے نقش و نگار سے مزين هين جيسے خود مندر کے دروازے پر کنده هين - علاوه ازين مندر کے دروازے کي سردل کي طرح ان حجرون کي سردلين بهي زمانۂ مابعد کي بني هوئي هين اور انکي طرز ساخت چوکهٹون کي ساخت

خانقاه نمبر ۴۴

مذکورہ بالا مندر کے جنوب میں عمارت نمبر ۴۴ واقع هی یه عمارت غالباً آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں تعمیر هوئی تھی اور اسکی بنیادوں کے نقشے سے پایا جاتا هی که یه ایک چھوٹی سی ' مگر غیر معمولی طرز کی ' خانقاہ تھی - اسکے عرض میں ایک پیش دالان اور اسکے پیچھے ایک بڑا مستطیل ہال تھا - [دالان عمارت کے تمام عرض میں بنا هوا تھا یعنی اسکا طول عمارت کے عرض کے برابر تھا] ہال میں پتھر کا فرش تھا جسکے نشان ابتک موجود هیں اور اسکے بیچ میں ایک ستوپه تھا - اس ہال یا بڑے کمرے کے دونوں جانب کچھ بنیادیں ملی هیں جنکے نقشے سے ظاهر هوتا هی که غالباً انکے اوپر چھوٹے چھوٹے حجروں کے دو سلسلے تعمیر کئے گئے تھے - لیکن اگر بنیاد کے نقشے سے بالائی عمارت کے نقشے کا صحیح صحیح اظہار هوتا هی تو یقیناً یه حجرے بھکشوؤں کی رهائش کے لئے بہت هی چھوٹے هیں اور ممکن هی که ان میں صرف بت رکھے جاتے هوں جیسا که صوبۂ سرحدی میں اهل بودھ کے بعض قدیم مندروں اور اهل جین کی عبادتگاهوں میں اکثر دیکھا گیا هی -

یه خانقاہ پتھر کی چار فیٹ اونچی کرسی پر قائم

پہاڑی نظر آئیگی جو (آجکل لوہانگی کے نام سے مشہور هی اور) شاهان گپتا کے وقت سے بھیلسوامن یعنی بھیلسہ کے ارک قلعہ کا کام دیتی آئی هی (دیکھو صفحہ ۶۰ گذشتہ) - بھیلسہ سے قریباً دو میل جانب شمال مغرب کوہ اودے گری هی - اس میں بہت سے برهمنی مندر(۱) هیں جو عہد وسطی کے اوائل میں پہاڑ کو کاٹ کر بنائے گئے تھے - ان مندروں پر بہت سی ابھروان تصویریں بنی هوئی هیں اور کچھ کتبے بھی کندہ هیں -

ان دو پہاڑیوں کے مابین ایک وسیع قطعۂ زمین هی جو قدیم شہر ودیشا کے کھنڈرات سے پٹا پڑا هی - اس مدفون شہر کے ایک حصے پر بیس نگر کا چھوٹا سا گاؤں آباد هی جس میں هیلیو دورس کی لاٹھ کھڑی هی - کچھ دن هوئے اس رقبے میں کھدائی کی گئی تھی - کھدائی سے دلچسپی کی بے شمار چیزیں دستیاب هوئی تھیں جنمیں سے اکثر لاٹھ کے قریب هی ایک سایبان کے نیچے رکھی هوئی هیں -

(۱) یعنی ان مندروںکا بودھ یا جین مذهب والوں سے کوئی تعلق نہیں هی (مترجم) -

ستون‌دار برآمده اور مندر هی اور آنکے پیچھے ایک دالان اور پانچ حجرے بنے هوئے هین - اس چوک مین آمد و رفت کا بڑا دروازہ مغربي دالان کے شمالي سرے پر هی اور ایک اور چھوٹا دروازہ ' (جسکے سامنے دو سیڑھي کا زینه هی) ' شمالي برآمدے کے مشرقي سرے پر بھي هی - اس دروازے سے چھوٹے چوک (نمبر ۴۶) مین داخل هوتے هین جو کسي قدر بلند سطح پر واقع هی - بڑے صحن کي طرح اس کے بھي تین پہلوؤن پر حجرے بنے هوئے هین -

یه خانقاہ نسبةً اچھي حالت مین هی :- چھتون کے بعض حصے اور بہت سے ستون ابتک بدستور اپني اصلي جگه پر قائم هین - دیوارون کي چنائي بھي اکثر صاف اور باقاعدہ هی ' لیکن جنوبي پہلو کے برآمدے اور کمرون اور چھوٹے صحن کي بعض اندروني دیوارون کي چنائي نسبةً گھٹیا هی - ممکن هی که یه بعد مین اضافه کئے گئے هون - غالباً ان دیوارون اور ستونون پر استرکاري کي بھي تجویز تھي مگر کہیں کا کہین کوئي نشان نہین ملتا اس لئے گمان یه هی که اس تجویز پر عمل درآمد نہین هوا -

خانقاہ کے دونون صحنون مین پتھر کي بڑي بڑي

ہی جسکے مغربی پہلو کے وسط میں ایک زینہ ہی - دیواروں کی اندرونی چنائی نا تراشیدہ پتھروں کی ہی ' صرف رخ پر دونوں جانب ترشے ہوئے چوکور پتھر استعمال کئے گئے ہیں - کرسی کے اوپر ' دیواروں کے بیرونی جانب ' کسکے چھوٹے ہوئے ہیں -

خانقاہ نمبر ۴۶ و ۴۷

مندر نمبر ۴۵ کے سامنے جو حجروں والا صحن ہی اسکی شمالی اور مغربی دیواروں کے عقب میں ایک اور خانقاہ ہی جو نسبتاً زیادہ وسیع اور شاندار ہی - یہ خانقاہ مندر مذکور کی تعمیر ثانی کے بعد بنائی گئی تھی ' اسلئے بارھویں صدی عیسوی سے قبل کی تعمیر نہیں ہوسکتی - نقشہ (پلیٹ ۱۵) دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس خانقاہ میں دو چوک ہیں جنکو نقشے میں نشان 46 اور 47 سے تعبیر کیا گیا ہی - بڑا چوک (نمبر ۴۷) مع اُن برآمدوں اور حجروں کے جو اسکے تین جانب واقع ہیں ' شمالاً جنوباً ۱۰۳ فیٹ اور شرقاً غرباً ۷۸ فیٹ ہی - اس کے جنوبی پہلو پر ایک ستوندار برآمدہ اور برآمدے کے پیچھے دو کمرے ہیں ایک بالکل چھوٹا اور دوسرا بہت لنبا مگر تنگ - مغربی جانب صرف ایک سایبان سنگی ستونوں پر قائم ہی - اور شمال میں سامنے ایک

دیوار اسکے اوپر بنی ہوئی ہی - یہ دیوار سات فیٹ بلند ہی اور اسکی چنائی کچھ ایسی مضبوط نہین ہی - اسکے جنوبی سرے کے قریب بعد مین ایک چھوٹی سی عمارت (نمبر ۴۹) تعمیر کی گئی تھی جسکی صرف کرسی باقی رہ گئی ہی - ایک اور عمارت جو (اس دیوار کے قریب) بعد مین طیار ہوئی رہ ہے جو نقشے مین نشان (50) سے ظاہر کی گئی ہی - اسکی تعمیر کے لئے احاطے کی دیوار کا کچھ حصہ منہدم کرنا پڑا تھا - اب اس عمارت کی صرف دیوارین ، ستونون کی کرسیان اور چند سنگی فرش باقی رہ گئے ہین ، مگر ان سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ عمارت کوئی خانقاہ تھی اور قریب قریب اسی زمانے مین بنائی گئی تھی جبکہ خانقاہ نمبر ۴۷ تعمیر ہوئی -

اس خانقاہ کے قریب ہی ایک چھوٹا سا مندر (نمبر ۳۲) ہی جو بظاہر اس کے صحن مین بنا ہوا معلوم ہوتا ہی - یہ مندر عہد وسطی کے اواخر کی تعمیر ہی اور سطح زمین سے آٹھ فیٹ بلند ہی - اسمین تین چھوٹے چھوٹے کمرے ہین جنکے سامنے ایک پیش کمرہ اور وسطی کمرے کے نیچے تہ خانہ ہی - مندر مین داخل ہونے کا دروازہ پیش کمرے کے

ستون کا فرش لگا ہوا تھا جو چار سے آٹھ آٹھ انچ تک موٹی اور اُن ستونوں سے کہیں زیادہ وزنی تھیں جو مندر نمبر ۴۰ کے فرش میں یا قدیم ستوپوں کے ملحقہ فرش میں استعمال کی گئی تھیں - بڑے صحن کی فرش بندی کے نیچے (کھدائی کرنیسے) قدیم زمانے کے بے شمار عمارتی اجزا دستیاب ہوئے جنمیں ایک گپتائی وضع کا ستون بھی تھا - اس سے نیچے ' سطح فرش سے کوئی تین فیٹ گہرائی پر ' کسی قدیم عمارت کا سنگی فرش ملا ' اس سے نو انچ نیچے ایک "کچا" فرش تھا اور اس سے بھی دو فیٹ تین انچ نیچے ایک اور فرش نکلا جو چونے اور کنکر کا بنا ہوا تھا - یہ سب فرش اُن قدیم خانقاہوں سے تعلق رکھتے ہیں جو موجودہ عمارت سے قبل اس جگہ تعمیر ہوئی تھیں لیکن چونکہ سب سے نیچے والا فرش عہد گپتا سے قبل کا نہ تھا اس لئے کھدائی کو جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا -

احاطے کی وہ طویل دیوار جو عمارات نمبر ۴۹ و ۵۰ کے عقب میں ہے اور خانقاہ نمبر ۴۷ کے شمال مشرقی گوشے سے آکر ملتی ہے خانقاہ مذکور سے بہت پہلے کی تعمیر معلوم ہوتی ہے ' اسلئے کہ خانقاہ کی مغربی عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰ و ۳۲

اس عمارت کي چار ديواري اور برجون کي تعمير مين بڑے بڑے ، مختلف جسامت کے ، پتھر استعمال کئے گئے هين - ان مين بعض پتھر گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي کي شکسته عمارات سے لئے هوئے معلوم هوتے هين مگر چونکه يه پتھر ديوارون کے بالائي حصون مين لگے هوئے هين اسلئے ممکن هی که کسي بعد کي مرمت سے تعلق رکھتے هون -

اس عمارت کے اندر کھدائي کرنيسے وسط کے قريب چند حجرے آشکار هوئے جنکے شمال مين ايک صحن هی - يه کسی قديم خانقاه کے آثار هين جو غالباً ساتوين يا آٹھوين صدي عيسوي مين اس جگه تعمير هوئي تھي - اس خانقاه کا فرش ، بالائي فرش سے باره فيٹ نيچا هی اور اس کي پتھر کي ديوارين ، جنکي چنائي خشک اور معمولی هی ، اسوقت بھی چھه اور سات فيٹ کے درميان بلند هين - اس طرح انکے بالائي حصے سطح زمين سے صرف پانچ چھه فيٹ نيچے هين -

مشرقي پهلو مين هى ' - اسكے سامنے ايك اور دروازه هى جس سے گذر كر وسطي كمرے مين پهنچتے هين ليكن يه عجيب بات هى كه پهلوؤن كے كمرون مين صرف كهڑكيان بنائي گئي هين اور جو شخص ان كمرون مين داخل هونا چاهے اسكو گهٹنون كے بل جانا پڑتا هى -

عمارت نمبر ۴۳

وه موٹي موٹي ديوارون والي عمارت (نمبر 43) جس كا كچهه حصه مشرقي سطح مرتفع پر اور كچهه اسكے جنوب كي طرف پست زمين پر واقع هى ' سانچي كے آخري دور تعمير كي يادگار هى - يه عمارت شاه كنشك كے مشهور و معروف ستوپه واقع پشاور سے بهت مشابه هى كيونكه اسكا سطحي نقشه صليب كي شكل كا هى اور چارون كونون پر چار مدور برج بنے هوئے هين - ليكن چونكه بالائي عمارت كا كوئي نشان نهين ملا اسلئے يه بات مشتبه هى كه كبهي اسپر كوئي ستوپه بهي تها يا نهين - عمارت كي موجوده كيفيت يه هى كه ايك بلند صحن كے گرد پست سي چار ديواري بني هوئي هى اور كهين كهين چند اندروني ديوارون كے نشان بهي ملتے هين - يه ديوارين زمانه مابعد كي بني هوئي معلوم هوتي هين اس لئے نقشے مين نهين دكهائي گئين -

مڑ جاتا تھا - آجکل یہ رستہ ستوپے سے ذرا اوپر
جدید رستے مین مل جاتا ہی -

قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات

قدیم رستے کے درون جانب بہت سی پرانی
عمارتون کے آثار پائے جاتے ہین جن مین ایک قوسی
مندر کی شکستہ کرسی بالخصوص قابل ذکر ہی -
اس مندر کا دروازہ مشرقی جانب تھا اور اسکی کرسی
۶۱ فیٹ لمبی اور ۳۲ فیٹ چھ انچ چوڑی ہی -
باقی آثار محض چند شکستہ چبوترے ہین جنکی
چنائی بھدی اور ناہموار ہی اور بالائی عمارتین
بالکل ضائع ہوچکی ہین - ان مین سے تین چبوترے
قوسی مندر کے مغرب و شمالمغرب مین واقع ہین،
چوتھا اسکے مشرق مین، اور پانچوان قدیم رستے کی
دوسری جانب چوتھے چبوترے سے کوئی ستّر گز شمال کو
ہی - پانچوین چبوترے سے قریباً اسّی گز اوپر کی طرف
دو اور چبوترے قریب قریب نظر آتے ہین - ان کے
شمال مین شکستہ اینٹون اور پتھرون کے ملبے کا وسیع
انبار ہی جس مین عہد وسطی کی ایک خانقاہ کے
کھنڈر مدفون ہین (جدید رستہ ملبہ کے اس ٹیلے کے
بیچون بیچ سے گذرتا ہی) - اسکے قریب ہی مغربی

باب ۱۰

ستوپه نمبر ۲ و دیگر آثار

پہاڑي کي چوٹي پر جس قدر آثار و عمارات واقع هین اُن سب کے حالات بیان هوچکے - اب هم پہاڑي کے اُس مسطح حصے کي طرف جالینگے جسپر ستوپه نمبر ۲ بنا هوا هی اور پہاڑي کي مسطح چوٹي سے قریباً ۳۵۰ گز نیچے پہاڑی کے مغربی پہلو پر واقع هی - ستوپۂ کلاں کے مغربي پهاٹک کے سامنے ، چار دیواري کے ساته لگا هوا ' ایک پخته زینه هی - اس زینے سے اُترکر هم اُس پگڈنڈي پر پہنچتے هین جو فی زماننا ستوپه نمبر ۲ کي طرف جاتي هی - یه زینه اور پگڈنڈي دونون زمانۂ حال کے بنے هوئے هین - قدیم رسته (جس مین پتهر کي بڑي بڑي سلون کا فرش لگا هوا تها) موجوده پگڈنڈي سے جنوب کو واقع تها اور نسبةً زیاده چکردار تها - یه رسته ستوپه نمبر ۷ کے جنوب سے شروع هو کر پتهر کي ایک قدیم کان کے برابر سے (جسکو بعد مین تالاب بنا لیا گیا) اُترتا هوا اس دور تک چکر کهاتا هوا ستوپه نمبر ۲ کي جانب

اپني اپني جگه قائم تھے - بڑا فرق ان دونون ستوپون مین یه هی که ستوپه نمبر ۲ کے چارون دروازون مین سے ایک کے سامنے بھي تورنا یا منقش پھاٹک نہین هی - لیکن اس کمي کو اس کا فرشي کٹھرہ ' جو مسلم موجود اور بے شمار دلچسپ تصاویر سے آراسته هی ' بخوبي پورا کر دیتا هی -

سنه ۱۸۲۲ع مین کپتان جانسن نے اس ستوپے مین کھدالي کرکے اسکو بہت نقصان پہنچایا تھا ' - لیکن " تبرکات " کي دریافت ' اور ساتھ هي گنبد کي مکمل تباهي ' جنرل کننگھم کے حصے مین آئي جب که اُنہون نے اس مین سنه ۱۸۵۱ع مین ' دوبارہ کھدالي کي - تبرکات کا خانه ستوپے کے ٹھیک وسط مین هونے کي بجائے مرکز سے دو فیٹ مغرب کو هٹا هوا تھا اور چبوترے کے فرش سے سات فیٹ بلند تھا - اس خانے مین سفید پتھر کي ایک (گیارہ انچ لمبي ½۹ انچ چوڑي اور اتني هي اونچي) صندوقچي رکھي هوئي ملي جس مین سنگ صابون کي چار ڈبیان بند تھین اور هر ڈبیا مین انساني هڈي کے چند ذرا ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے (۱) - صندوقچي کے اوپر ایک طرف

(۱) " دي بھیلسه ٹوپس " مصنفه کننگھم کے صفحات ۲۸۵ تا ۲۹۳ پر اس دریافت کا مفصل حال تحریر هی -

سنگي پیالہ

جانب ایک اور چھوٹا سا ٹیلہ هی جسکے اوپر پتھر کا ایک بہت بڑا پیالہ رکھا هوا هی - اس پیالے کا بیروني قطر آٹھ فیٹ آٹھ انچ هی اور جنرل کننگھم صاحب کا خیال هی کہ اس میں نیٹل (Nettle) کا وہ متبرک پودا لگا هوا تھا جسکي بابت مشہور هی کہ خود بدھ نے اُسکي قلم اپنے دانتوں سے کاٹ کر لگائي تھي - لیکن میري رائے میں ایسا خیال کرنے کي کوئي وجہ نہیں ' کیونکہ جنرل موصوف کي یہ رائے سانچي اور شاچي کو (جس کا ذکر فاهیان نے کیا هی) ایک سمجھنے پر مبني هی ' حالانکہ یہ تعیین خود غلط هی - میرا خیال هی کہ یہ پیالہ غالباً ایک بہت بڑا کشکول تھا جس میں اهل بودھ نذرانے ' چڑھاوے ' وغیرہ ڈالدیا کرتے تھے -

ستوپہ نمبر ۲

یہ ستوپہ اپني جسامت ' نقشے اور طرز تعمیر کے لحاظ سے ' ستوپہ نمبر ۳ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا هی اور حال کي تجدید و ترمیم کے بعد ستوپہ نمبر ۳ کي جو شکل صورت نکل آئي هی اُس سے ستوپہ نمبر ۲ کا اُسوقت کا نقشہ ناظرین کي آنکھوں میں پھر جائے گا جب اسکي چھتري اور کٹھرے صحیح و سالم

कासपगोत (काश्यपगोत्र)	(۱) کاشپ گوت تمام ھماوتي قبایل کا معلم
2. मझिम (मध्यम)	(۲) مُجہم
3. हारितीपुत (हारितीपुत्र)	(۳) ھاریتي پُت
4. वछि-सुविजयत (वात्सि-सुविजयत ?).	(۴) وچھي سُوِیجَیَت
5. महवनाय.	(۵) مہا ونایہ
6. आपगीर	(۶) آپ گیر
7. कोदिणिपुत (कौण्डिनीपुत्र)	(۷) کوڈني پُت
8. कोसिकिपुत (कौशिकीपुत्र)	(۸) کوسکي پُت
9. गोतिपुत (गौप्तीपुत्र)	(۹) گوتي پُت
10. मोगलिपुत (मौद्गलीपुत्र)	(۱۰) موگلي پُت

(فوٹ نوٹ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ)

جو سانچي اور سُناري سے دستیاب ہوئي ھیں (دیکھو رسالہ جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي بابت سنہ ۱۹۰۵ع صفحہ ۶۸۳ و آیندہ ؛ فرگسن صاحب کي تالیف " انڈین اینڈ ایسٹرن آرکي ٹیکچر " مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ جلد اول صفحہ ۶۸ ؛ - گیگر صاحب کي " مہاونس " کا دیباچہ صفحہ XIX)

قدیم براهمي حروف مین ایک کتبه کنده تها جس کا ترجمه حسب ذیل هی :—

" رشي کاشپ گوت اور رشی راچهي سوري جیّت معلم سے لےکر تمام معلمون کے (تبرکات) "

سنگ صابون کي چارون ڈبیون پر بهي کتبے تهے - ان سے معلوم هوا که ان ڈبیون مین بوده مذهب کے دس رشیون اور مبلغون کے " تبرکات " محفوظ تهے جن مین سے بعض تو اهل بوده کي تیسري " مجلس " مین شامل هوئے تهے جو شهنشاه اشوک کے زمانے مین منعقد هوئي تهي اور باقي اُن عقاید کي نشر و تبلیغ کے لئے جو اس مجلس مین طے پائے تهے کوه همالیه کے علاقے مین بهیجے گئے تهے (۱) - ذیل مین وه دس نام درج کئے جاتے مین جو ان ڈبیون پر کنده تهے :—

---

(۱) کتاب " دیپ ونس " مین اُن چار مُبلغون کے نام دئے هوئے هین جو کاشپ گوت کوتي پتر کے همراه علاقه همارنت مین قبیله یکها کو بوده مذهب کي دعوت دینے گئے تهے - یه نام حسب ذیل هین :—

مَجّهم ، دُ دُ بهسر ، سهدیو اور مُولک دیو - انهین سے خود کاشپ گوت اور مجهم اور دُ دُ بهسر کے نام اُن ڈبیون پر لکهے هوئے هین

اس ستوپے کے کٹھروں کے بہت سے شکستہ ٹکڑے حال کی کھدائی میں زمین سے برآمد ہوئے ہیں - یہ سب کٹھرے اسی نمونے کے ہیں جیسے ستوپۂ کلاں اور ستوپہ نمبر ۳ کے کٹھرے ہیں ، اسلئے انکی ساخت کے متعلق کچھ لکھنا غیر ضروری ہی - چھوٹے کٹھروں کی آرائشی منبت کاری بھی دوسرے ستوپوں کے کٹھروں کے نقش و نگار سے بہت مشابہ ہی - لیکن بڑے یعنی فرشی کٹھرے پر جو ابھروان نقش بنے ہوئے ہیں وہ نہایت دلچسپ اور ہندوستان میں اس قسم کے کام کی واحد مثال ہیں ، اسلئے کہ چند مابعد کے مرقعوں کے سوا ، جنکا ذکر آگے کیا جائیگا ، ان مرقعوں میں ہندی صنعت کی قدیم حالت اور وہ خالص ملکی خصوصیات نظر آتی ہیں جو ابتدائی مدارج طے کرنیسے قبل اس میں پائی جاتی تھیں - مناظر و واقعات تو انمیں بھی بالعموم وہی دکھائے گئے ہیں جو ہم ستوپہ کلاں کے پھاٹکوں کی تصویروں میں دیکھ چکے ہیں لیکن ان کے طریق ساخت میں بہت سادگی اور خامی پائی جاتی ہی اور تصویروں میں خالص آرائشی خوبصورتی پیدا کرنے کا خیال زیادہ رکھا گیا ہی - ان مرقعوں میں بدھہ کی زندگی کے چار اہم واقعات یعنی اسکی ولادت ،

مہاموگلانہ اور شاري پترا جن کے تبرکات ستوپہ نمبر ۳ سے دستیاب ہوئے تھے ' گوتم بدھ کے چیلے اور رفیق تھے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ستوپہ بھي بدھ کے زمانے کا بنا ہوا ہی - اسي طرح جن مبلّغوں کے "آثار" ستوپہ نمبر ۲ میں محفوظ تھے اُن سب کا یا اُن میں سے بعض کا شہنشاہ اشوک کے ہم عصر ہونے سے بھي یہ لازم نہیں آتا کہ یہ ستوپہ عہد موریا هي میں تعمیر ہوا تھا - برخلاف ازین ' چونکہ یہ ممکن نہیں کہ ان سب مبلّغوں کي وفات ایک ہي وقت میں واقع ہوئي ہو اسلئے ضرور ہی کہ یہ "تبرکات" پہلے کسي اور جگہ دفن ہوئے ہوں اور بعد میں وہاں سے لاکر اس ستوپے میں رکھدئے گئے ہوں - تبرکات کے مدفن کي یہ تبدیلي غالباً عہد شنگا میں ہوئي ہوگي کیونکہ بعض ایسي شہادتیں موجود ہیں جنکي بنا پر وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہی کہ یہ ستوپہ اسي عہد میں تعمیر ہوا تھا (۱) -

(۱) جنرل کننگھم کي رائے ہی کہ اصل میں یہ ستوپہ صرف کاشپ گوت اور وچھي سوي‌جیت کے "آثار" کي خاطر بنایا گیا تھا کیونکہ پتھر کي صندوقچي پر صرف انھي دونوں کے نام کندہ ہیں ("دي بھیلسہ ٹوپس" صفحہ ۲۹۱)

نہیں گذرے مثلاً " اسپ سر ماھي دم انسان " اور " انسان چہرہ گھوڑے " جنکي پشت پر عورتیں سوار ہیں - یہ فرضي تصویریں ہندي الاصل نہیں ہیں بلکہ انکا خیال مغربي ایشیا سے ہندوستان آیا تھا - نباتي نمونوں میں کنول ' سانچي کے سنگتراشوں کا منظور نظر ہی - اسکے بعض نقش تو بالکل سادہ ہیں اور بعض نہایت پرتکلف اور پیچیدہ بنے ہوئے ہیں - پرندوں میں بالخصوص مور ' راج ہنس ' اور سارس نظر آتے ہیں - اور اُن نشانات میں جو بودھ مذہب میں خصوصیت کے ساتھ متبرک سمجھے جاتے ہیں ' پہیا ' تري رتن یا ترشول ' اور ڈھال یا ناگ کي علامات نظر آتي ہیں -

طرز ساخت اور اصطلاحي خصوصیات کے لحاظ سے جو بات ان مرقعوں میں نہایت عجیب معلوم ہوتي ہی وہ یہ ہی کہ حیواني اور انساني تصویروں میں تو غیرمعمولي بھداپن اور خامي پائي جاتي ہی مگر آرائشي کام نہایت زوردار اور اعلی درجے کا ہی - ہندوستاني کاریگروں نے آرائشي کندہ کاري میں عموماً اور پھول پتي کے کام میں خصوصاً ' ہمیشہ ذوق سلیم اور اعلی درجے کي قابلیت کا ثبوت دیا ہی اور اس قابلیت کا بہترین

حصول معرفت ، وعظ اول ، اور وفات کے مناظر فوراً شناخت ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں بھی ان واقعات کو انہیں علامات سے ظاہر کیا ہے جو ہم مابعد کے (یعني ستوپۂ کلاں کے) مرقعوں میں دیکھ چکے ہیں - پھر یکشني یا محافظ پري کي آشنا صورت بھي یہاں موجود ہے ، کئي پھن والا ناگ بھي دکھائي دیتا ہے اور بے شمار حقیقي اور خیالي جانور بھي نظر آتے ہیں جن میں بعض کوتل ہیں اور بعض پر سوار بیٹھے ہیں - یہ جانور ان جانوروں سے بہت مشابہ ہیں جو ستوپہ کلاں کے پھاٹکوں(۱) میں مربع تھونبیوں پر بنے ہوئے ہیں - علاوہ بریں ہاتھي ، گھوڑے ، بیل ، ہرن ، پردار شیر ، گھڑیال ، سیمرغ اور بعض ایسے فرضي اور خیالي جانور بھي ان مرقعوں میں بنے ہوئے ہیں جو پہلے ہماري نظر سے

(۱) بعض سواروں کي تصویر میں رکابوں کے تسمے بھي نظر آتے ہیں - رکاب کے استعمال کي دنیا میں یہ سب سے پہلي مثال ہے اور تمام معلومہ مثالوں سے قریباً پانسو سال قدیم تر ہے - ایران میں رکاب کا رواج ساساني زمانے سے قبل نہیں ہوا - پروفیسر کالز کي سند پر مسٹر سیوکنگ صحیح اطلاع دیتے ہیں کہ چین میں رکاب کا ذکر کتاب نن شہ میں آیا ہے جو پانچویں چھٹي صدي عیسوي کي تصنیف ہے - یونان اور روما کے قدیم لٹریچر میں رکاب کا کہیں نام تک نظر نہیں آتا اور معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں غالباً عہد وسطي کے اوائل سے پہلے رکاب نہیں آئي -

کو قریباً ایک هي سطح مین رکھا گیا هی اور اس بات کي عملاً کوئی کوشش نہین کي گئي که اُن مین (عمق اور فاصلے کے اختلاف سے) تفاوت مکاني کي کیفیت دکھائي جائے - هر تصویر ایك ابھروان سِلُہت (Silhouette) یا خاکا سا هی جسکي زمین کي سطح بالکل علیحدہ هی اور پیکر سازي کا جو تھوڑا بہت هنر کہین نظر آتا هی وہ خاکے کي حدود یا اندروني جزئیات مین کسی قدر گولائي پیدا کرنے تك محدود هی - تصویرین بھی چوڑي چپٹي اور کاواک سي هین اور (بھرھوت کے اکثر بتون کي طرح) ابتدائي صنعت کي یقیني علامت یعني صناع کي حد درجے کي خام توجہي ' تصویرون کے پاؤن کي بناوٹ مین نظر آتي هی جن کي ساخت مین تشریحي تطابق کا خیال مطلق نہین رکھا گیا یعني پاؤن کو کچھہ پھرے هوئے بناکر انکا فراخ ترین پہلو دکھایا گیا هی -

ابتدائي صنعت کي یہي صفات اُن نصف دائرون کي منبت کاري مین بھي نظر آتي هین جو پلیٹ ۱۳ پر ستون نشان (c) کے اوپر اور نیچے اور ستون نشان (d) کے زیرین حصے مین بنے هوئے هین - لیکن ان ستونون کے

اظہار جیسا کنزل کي اُن تصویرون سے هوتا هی جو اس کٹھرے پر بني هوئي هین (اور جنکا ایک خوبصورت نمونه پلیٹ ۱۳ - الف مین دکھایا گیا هی) ' ویسا اور کہین نہین پایا جاتا - برخلاف اسکے انساني تصویر کے بنانے مین قدیم هندي صناع ایسے هوشیار نتھے ' بلکه ابھروان تصویرون یا کامل مجسمون کي ساخت مین معمولي دسترس بھي آنہین اُسوقت تک حاصل نہین هوئي جبتک وہ یوناني صنعت کي تعلیم سے فیضیاب نهوئے - اس فیضیابي کے بعد جو نمایان ترقي هندي سنگتراشي نے کي اُسکا صحیح اندازہ اس کٹھرے کي ابتدائي سنگتراشي کا اُن چند تصویرون کے ساتھ مقابله کرنیسے هوسکیگا جو بعد مین اسکے مشرقي دروازے پر کنده کي گئین - پراني تصویرون کے دو نمونے پلیٹ نمبر ۱۳ (Plate XIII) پر اشکال a و d مین اور جدید مرقعون کي دو مثالین اُسي پلیٹ پر اشکال c و d مین دکھائي گئي هین - قدیم تصویرون مین عموماً آرائش بہت زیادہ هی اور اگرچه جس مقصد سے وہ بنائي گئي هین اُسکے لئے بہت موزون هین تاهم صنعتي نقطۂ خیال سے وہ ایک حد تک ابتدائي حالت مین هین اور انمین بہت سي خامیان پائي جاتي هین مثلاً :— تمام تصویرون

ہند کے سنگتراشوں کے بنائے ہوئے ہیں جو یونانی صنعت اور خیالات سے متاثر ہوچکے تھے اور اس وقت ' جبکہ وندیشا کی مقامی صنعت ابھی ابتدائی مدارج ہی طے کر رہی تھی ' ان کی صنعت نسبتاً کمال کے زینے تک پہنچ چکی تھی - اگر یہ درست ہی تو یہ قیاس کچھ بے جا نہ ہوگا کہ ان مرقعوں اور قدیم تصویروں کے درمیان غالباً کچھ زیادہ وقفہ نہیں گذرا ہوگا -

ستوپہ نمبر ۲ کے قریب دیگر آثار

ستوپہ نمبر ۲ سے گوشۂ شمال و شمالمغرب کی طرف اور پہاڑی کے مغربی پہلو پر ایک مستطیل سنگی چبوترہ بنا ہوا ہی - اس چبوترے پر قدیم زمانے میں ایک ستون استادہ تھا جسکے تاج کا شیر(۱) اور عمود کے چند شکستہ ٹکڑے چبوترے کے قریب ہی پڑے ہوئے ملے ہیں - عمود کا زیرین حصہ ہشت پہلو ہی اور بالائی حصہ شانزدہ پہلو - ہر پہلو کسی قدر مقعر ہی - ستون کی طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دوسری صدی عیسوی کے قریب نصب کیا گیا تھا - چبوترے پر ایک چھوٹے سے سنگی کٹہرے کی چند پٹریاں ملیں - اور

(۱) یہ شیر عجائب خانے میں ہی -

بقیہ نقوش بالکل مختلف طرز کے ہیں - یہ اُن صناعوں
کے کمال کا نمونہ ہیں جو قدرت سے براہ راست اخذ
کرتے تھے اور " ذہنی تصویر " کی بندشوں سے قریب قریب
آزاد ہوچکے تھے - یہ نقش نرے آرائش نہیں بلکہ تصویر
معلوم ہوتے ہیں - پیکروں کی بناوٹ علم تشریح الاعضاء
کی رُو سے بالکل صحیح اور درست ہے - تصویروں
کے انداز اور اُنکی ترتیب میں نسبتاً آزادی اور بے
تکلفی پائی جاتی ہے - صناع نے کیفیت مکانی دکھانے
میں کافی مہارت حاصل کرلی ہے اور تصویروں میں باہم
قریبی ربط اور یگانگی پیدا کرنے کی قصداً کوشش
کی ہے -

یہ مابعد کے مرقعے کس وقت اس کٹہرے پر کندہ
کئے گئے اور اُسوقت قدیم تصویروں کو بنے ہوئے کس قدر
زمانہ گذر چکا تھا ' یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اس کا
صحیح جواب دینا سردست ممکن نہیں - البتہ اتنا تو
صاف ظاہر ہے کہ یونانی صنعت کا چلتا اثر اِن مرقعوں
میں پایا جاتا ہے اتنا سانچی کے منقش پھاٹکوں یا
کٹہروں کی سنگتراشی میں اور کہیں نظر نہیں آتا -
اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ مرقعے غالباً شمالمغربی

ہي ایک ناگي کا چھوٹا سا مجسمہ ہی جو صرف تین فیٹ تین انچ بلند ہی - یہ دونون مجسمے ایک ہي زمانے کے بنے ہوئے ہین اور دونون کي طرز ساخت بھي یکسان ہی -

مذکورہ بالا مجسمون کے علاوہ اس پہاڑي پر دلچسپي کي ایک اور چیز گھوڑے کا وہ نامکمل مجسمہ ہی جو اس نواح مین ڈنگ کي گھوڑي کے نام سے مشہور ہی ' اور گاؤن سے جنوب مغرب کي طرف پہاڑي کے دامن اور بستي کے بیچ مین قائم ہی - اسکي ساخت کے زمانے کا تعین ذرا دشوار ہی مگر اغلب یہ ہی کہ عہد وسطي مین بنایا گیا ہوگا -

وہ دونون مستحکم بند ' جو سانچي کي پہاڑي کو ناگوري کي پہاڑي سے اور آخرالذکر کو مغربي پہاڑیون سے ملاتے ہین ' سنہ عیسوي کے اجراء سے قبل کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین - ان کا مقصد غالباً یہ تھا کہ پہاڑي کي دوسري جانب (پاني روک کر) ایک بہت بڑي جھیل بنالي جائے -

آخري یادگار وہ چار سنگي ستون ہین جو ڈاک بنگلے سے قریباً سو گز شمالمشرق کیطرف کھڑے ہین - یہ ستون

اُس سے ذرا شمال کی جانب کسی ستوپے کی شکستہ کرسی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔

سانچی کے نواح میں دلچسپی کی اور اشیاء

اب ' ختم کتاب سے پیشتر ' اُن چند دلچسپ قدیم اشیاء کا مجمل حال بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی جو سانچی کے قرب و جوار میں پائی جاتی ہیں -

سانچی کی پہاڑی کے جنوب میں ایک اور چھوٹی سی پہاڑی ہی جسکی چوٹی پر موضع ناگوری آباد ہی - اس پہاڑی کے دامن سے ذرا اوپر گاؤں کے شمالمغرب میں کسی ناگا کا مجسمہ چٹان پر کھڑا ہی جو غالباً کسی اور جگہ سے لایا گیا ہی - نیچے کی کرسی شامل کرکے یہ مجسمہ سات فیٹ ایک انچ بلند ہی اور سفیدی مائل بھورے رنگ کے پتھر سے بنا ہوا ہی - اسکے بائیں ہاتھ میں صراحی ' دائیں ہاتھ میں شاید کنول یا کوئی اور چیز اور سر پر سات پھن ہیں - طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ تیسری یا چوتھی صدی عیسوی کی صنعت کی یادگار ہی - اس مجسمے کا ایک طرف تو ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں پر بنے ہوئے محافظ نشانوں سے اور دوسری طرف عہد گپتا کی مابعد کی مورتوں سے مقابلہ کرنا خاص دلچسپی رکھتا ہی - ناگا کے قریب

ضمیمہ

بُدّھ کي زندگي کے مختصر حالات (۱)

خصوصاً جہانتک اُنکا تعلق سانچي کي تصاویر سے ھی

گوتم بدّھ غالباً سنہ ۵۶۲ قبل مسیح میں نیپال ترائي کے قدیم شہر کپل وستو کے قریب پیدا ہوا اور بودھ گیا میں پیپل کے درخت کے نیچے گیان یا معرفت حاصل کرنے کے بعد بُدّھ یعني "عارف کامل" کے رتبے کو پہنچا - اس سے پہلے وہ بودھي ستوا (یعني بدھ بالقوہ)

---

(۱) کرن صاحب کي کتاب " مینول آف بُدھزم" میں صفحات ۱۲ تا ۴۹ پر بدھ کي مختصر سوانح عمری نہایت پرلطف پیرائے میں بیان کي گئي ھی - اور ہر قصے یا واقعے کي تصدیق میں قدیم کتابوں کے مفصل حوالے بھي دئے ہوئے ہیں - میں کرن صاحب کي کتاب سے ، اور نیز اے - ایس - جیڈن کے بیش قیمت مضمون سے جو زیر عنوان " بدھ " ھیسٹنگز صاحب کي " انسائیکلو پیڈیا آف ریلجن اینڈ ایتھکس" میں شائع ہوا ھی ، دل کھول کر مدد لي ھی -

غالباً عہد وسطی مین نصب کئے گئے تھے اور اُن عورتون کی یادگار هین جو ستی هوگئي تهین - انپر کچھ منبت کاری بهی هی جس مین ذیل کے چار منظر دکھائے گئے هین :—

(۱) میان بیوی لنگ کی پوجا کر رهے هین -

(۲) خاوند پلنگ پر لیٹا هی اور بیوی اُسکے پاؤن دبا رهی هی -

(۳) خاوند میدان جنگ مین اپنے دشمن سے لڑ رها هی -

(۴) چاند اور سورج - (ان سے غالباً یه ظاهر کرنا مقصود هی که جب تک چاند اور سورج قائم هین ' ستی هونیوالی عورت کی محبت ' وفاداری اور خدمت گذاری کی شهرت بهی برقرار رهیگی)

ان مین جو ستون ڈاک بنگلے سے قریب تر واقع هی اُس پر ناگری رسم خط مین سنه ۹۵ - ۱۲۶۴م کا ایک کتبه کنده هی جسکے حروف ایسے فرسوده هوگئے هین که پڑھے نہین جاتے -

---

ختم شد
بفضله تعالیٰ

دنیا مین اُس کا ظہور کب اور کس جگہ ہو؟ کس نسل اور خاندان سے اُسکا تعلق ہو؟ کونسي عورت اُسکو حمل مین رکھے؟ اور کس وقت اُسکي والدہ کا انتقال ہو؟ - ان باتون کا خیال کرتے ہوئے اُسنے دیکھا کہ ظہور کا مناسب وقت اب آ پہنچا ہی اور تمام گذشتہ بدھون کي طرح اُسکو بھی ملک جمبو دویپ (= ہندوستان) کے صوبۂ مدھیا دیش (۱) مین کسي برہمن یا چھتري کے گھر پیدا ہونا چاہئے چنانچہ اُسنے فیصلہ کرلیا کہ کپل وست کے شاکیا قبیلے کا سردار راجہ شُدھودن، اُسکا باپ اور (شُدھودن کي راني) مایا یا مہامایا اُسکي مان بنے جو اُسکي پیدائش کے سات دن بعد انتقال کر جائے - پس یہ فیصلہ کرکے وہ تُشیتا سُرگ سے اترا اور سپنے کي حالت مین مایا راني کے بطن مین داخل ہوا یعني مایا نے خواب مین آیندہ بُدھہ کو سفید ہاتھي کي شکل مین آسمان سے اترتے اور اپني داہین کوکھ مین داخل ہوتے ہوئے دیکھا (صفحہ ۱۳۷) - صبح کو راني نے

(۱) مگدھ دیس - صوبہ بہار

تها - علاوہ بودهي ستوا کے گوتم بدهہ حسب ذیل القابون سے مشہور تها :—

(۱) شاکیا مني یعني شاکیا قبیلے کا رشي

(۲) سدهارتهہ - وہ شخص جسنے اپنا مقصد حاصل کرلیا هو -

(۳) تتها گت - وہ شخص جس نے حقیقت کو پالیا هو (۱)

لیکن بدهہ همیشہ اپنے آپ کو آخري لقب سے یاد کیا کرتا یعني تتها گت کہتا تها -

راجہ شدهودن کے محل مین پیدا هونے سے پہلے بودهي ستوا ' تشیتا سرگ مین ظاهر هوا جهان دیوتاؤن نے اُس سے درخواست کي کہ وہ بني نوع انسان کا نجات دهندہ بنکر دنیا مین ظاهر هو مگر اس درخواست کو منظور کرنے سے پہلے بودهي ستوا کو چند باتون کا تصفیہ کرنا ضروري تها ' - وہ یہ کہ

(۱) یا وہ شخص جو اُسي طرح آیا جیسے اُسکے پیشرو آئے تہے -

محافظ ديوتاؤن نے اسکو اپنے هاتهون مين ليا - بچے کے بدن پر چھوٹي نشانيون (انوبنجن अनुव्यञ्जन) کے علاوہ بتيس بڑي نشانيان (مہابنجن - महाव्यञ्जन) بهي تهين جنسے اُسکي آينده عظمت ظاهر هورهي تهي - پيدا هوتے هي لڑکا سيدها کهڑا هوگيا ' سب طرف رخ کيا اور سات قدم چلکر بولا که " مين دنيا مين سب سے برتر هون " -

ٹهيک جس وقت شهزاده پيدا هوا ' اُسي وقت اُسکي آينده بيوي يشودهرا ' يعني اُسکے بيٹے راهُل کي مان ' اُسکا سائيس چهندا ' اُسکا گهوڑا کنتهک ' اُسکا همجولي کالُد لين اور اُسکا عزيز ترين چيلا آنند بهي دنيا مين پيدا هوئے -

بودهي ستوا کي پيدائش پر تينتيس ديوتاؤن کي بهشت مين بڑا جشن منايا گيا - جب اَسيتا رشي کو اس اظهار شادماني کا اصلي باعث معلوم هوا تو اُس نے پيشين گوئي کي که " يه بچه ضرور بدھه بنيگا " - يهي پيشين گوئي ايک نوجوان برهمن کونڈنيا نے بهي کي تهي اگرچه دوسرے برهمن نجوميون کو شک تها اور وہ کهتے تهے که يا تو يه لڑکا

یه عجیب و غریب خواب راجه کے سامنے بیان کیا جس نے اسي وقت برهمن نجومیوں کو بلوا کر خواب کي تعبیر دریافت کي - نجومیوں نے کہا که راني حامله هین اور اُن کے بطن سے جو لڑکا پیدا هوگا وہ یا تو چکراورتي راجه یعني هفت اقلیم کا بادشاہ بنیگا یا بُدھه کا رتبه حاصل کریگا -

ایام حمل میں چار آسماني محافظ بودھی ستوا اور مایا راني کي حفاظت کرتے رهے - آخر کار کپل وست کے قریب باغ لُمبیني میں یه بچه پیدا هوا (۱) - اُسوقت مایا ایک سال کے درخت کے نیچے کھڑي تھي جس کي ایک شاخ خود بخود نیچے جھک آئي تھي که مایا اسکو پکڑکر سہارا لے سکے (صفحه ۹۰) - پیدایش کے وقت راجه اندر اور تمام بڑے بڑے دیوتا حاضر تھے - بچه ماں کے دائیں پہلو سے برآمد هوا اور چار اطراف عالم کے

(۱) اس باغ کي جائے وقوع کا تعین سنه ۱۸۹۵ع میں اشوک کي ایک لاٹھ کے دریافت هونے سے هوا - اس لاٹھ پر ایک کتبه کنده هے جس میں لکھا هے که راجه اشوک نے یه لاٹھ اُس مقام پر نصب کروائي تھي جہاں گوتم بُدھه پیدا هوا تھا -

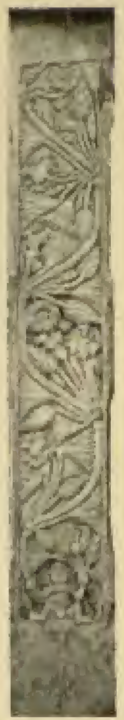

(a)

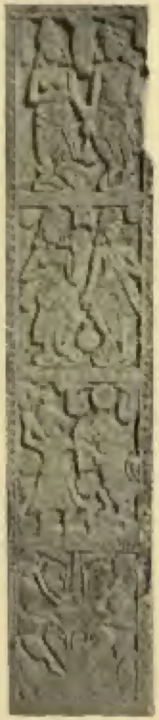

(b)

(c)

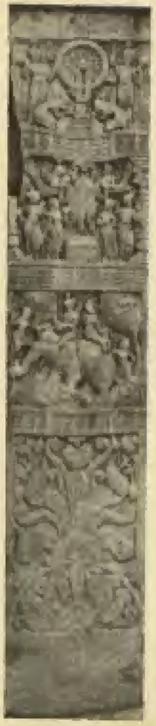

(d)

STUPA 2: RELIEFS ON THE GROUND BALUSTRADE.

تمام دنیا کا بادشاہ بنیگا یا بدھہ - خود راجہ کي خواھش تھی کہ بدھہ ھونے کي بجائے اُسکا بیٹا ساري دنیا کا بادشاہ بنے - چنانچہ اُسنے نجومیون سے دریافت کیا کہ کیا چیز شہزادے کو ترک دنیا پر آمادہ کریگی - نجومیون نے جواب دیا کہ کسی بوڑھے ' بیمار ' مردہ ' انسان اور تارک الدنیا فقیر کو دیکھنا - اسوقت سے راجہ شدھودن نے اس بات کي بڑي احتیاط کي کہ ان چارون مین سے کوئي بھي شہزادے کي آنکھون کے سامنے نہ آنے پائے اور اُسکو دنیا اور دنیا کي لذتون کي طرف مائل و راغب کرنے کي مقدور بھر کوشش کي -

اھل بودھہ کي کتابون مین لکھا ھی کہ بدھہ کي صغرسني مین ایکدن راجہ شدھودن " قلبہ رانی " کے تہوار مین شہر سے باھر گیا اور شہزادے کو بھي اپنے ساتھہ لیتا گیا جسکو اُسنے ایک جامن کے درخت کے نیچے پلنگ پر لٹادیا - جب شہزادے کي اتالیق وغیرہ ادھر اُدھر ھوگئین تو وہ اٹھکر چار زانو ھو بیٹھا اور دھیان مین محو ھو گیا - یہ گوتم کا پہلا دھیان تھا - لکھا ھی کہ جبتلک شہزادہ اس دھیان مین محو رھا درخت کا

سایہ (خلاف عادت) اُس جگہ سے نہیں کھسکا اور اُسي طرح اُس کے اوپر قائم رہا (صفحہ ۱۳۱) -

اُن آئے دن کي خانہ جنگیوں کا خاتمہ کرنیکي غرض سے ، جو کُولیا اور شاکیا قبائل میں زمانۂ دراز سے چلي آتي تھیں ، سدھارتھ کي شادي ، سولہ سال کي عمر میں ، کولیا خاندان کے راجہ سُپرا بدّھا کي بیٹي یشودھرا سے کي گئي - روایتوں میں مذکور ھی کہ سدھارتھ نہایت طاقتور نوجوان تھا ، تیر اندازي میں اپنا ثاني نہیں رکھتا تھا اور ہر فن میں ماہر تھا -

راجہ شُدھودن کو وہ پیشین گوئي یاد تھي جو شہزادے کے مستقبل کے متعلق کي گئي تھي - اسلئے شہزادے کیلئے ہر طرح کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے سامان بہم پہنچانے میں کوئي دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور برابر کوشش کرتا رہا کہ وہ چار منظر کبھي اُسکے سامنے نہ آئیں جنکو دیکھکر شہزادہ راہبانہ زندگي اختیار کرنیوالا تھا - لیکن (ھُدني بات ہوکر رھتي ھی) ، بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ جب

اور بیٹے (راھُول) کو سوتا چھوڑ کر چپ چاپ محل سے
نکل گیا - اسوقت سدھارتھ کي عمر ۲۹ سال کي تھي
اور یہ واقعہ مَہا بھِنشکرمن (" - ترک دنیا ") کے
نام سے مشہور ہی (دیکھو صفحہ ۱۲۹) -

محل سے نکل کر سدھارتھ اپنے گھوڑے کنتھک پر
سوار ہوا اور راتوں رات کپل وست سے نکل گیا -
اس سفر میں چند دیوتا بودھي ستوا کے ساتھ تھے
جنھوں نے گھوڑے کو ہنہنانے سے باز رکھا اور اُسکے
سُم زمین سے اوپر اپني ہتھیلیوں پر اُٹھائے رکھے کہ شہر کے
باشندے اُن آوازوں کو سنکر بیدار نہ ہو جائیں -
علاوہ بریں اُسکے ساتھ مارا یعني شیطان بھي تھا
جو " تمام دنیا کي بادشاہت " کے وعدے کرکے
گوتم کو اُسکے ارادے سے باز رکھنے کي کوشش کر رہا تھا

دریاے انوما کے پار جاکر گوتم نے اپنے زیورات اپنے
وفادار سائیس کے حوالے کئے - اُسکے بعد تلوار کي ایک
ہي ضرب سے سر کے بال کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر
آسمان کي طرف پھینک دئے اور کہا کہ اگر بدھہ ہونا
میرے نصیب میں ہی تو یہ بال اوپر ہي رہیں ورنہ

شہزادہ گاڑي مين سوار هوكر محل كے باغات كي سير كرنے جاتا تو ديوتا ايسا انتظام كرتے كه كسي بوڑھے يا بيمار يا لاش كا (خيالي) منظر اسكے سامنے آ موجود هوتا - ان مناظر سے نوجوان سدهارتھ بہت متاثر هوا - اسنے انكا مطلب دريافت كيا اور جب اسكو بڑهاپے ' بيماري اور موت كي حقيقت معلوم هوئي تو متفكر رهنے لگا - كچھ دنون كے بعد چوتها نظارہ يعني ايك تارك الدنيا فقير دكهائي ديا - اس فقير كي مقدس صورت نے اسكے دلپر اور بهي گهرا اثر كيا اور اسكو يقين هوگيا كه دنياوي علائق كو ترك كرديني سے وہ بهي ان آفتون اور مصيبتون پر غالب آسكتا هے جنكا مشاهدہ وہ پہلے كرچكا تها - اسنے گهر بار چهوڑ كر تنهائي اور گيان دهيان مين عمر بسر كرنے كا تہيۂ كرليا - اتفاقاً انهي ايام مين شہزادے نے محل كي خواصون اور خدمتگار عورتون كو جو خواب غفلت مين مدهوش پڑي سو رهي تهين ' ايسي نازيبا حالت مين ديكها كه اسكي طبيعت (عورتون كي طرف سے) بالكل متنفر هوگئي - اس واقعه نے اسكے ارادے كو اور بهي مستقل كرديا اور آخر كار ايك شب وہ اپني بيوي

گيا - متواتر چھہ سال تلک بودھي ستوا يہ رياضتيں کرتا رہا مگر انجام کار اُسکو يقين ہوگيا کہ نور معرفت صرف لاغري سے حاصل نہيں ہوسکتا ہے - چنانچہ اُسنے دوبارہ اپنا وہي پرانا طريقہ اختيار کيا اور بھکشوؤں (= دريوزہ گرون) کي زندگي بسر کرنے لگا - اس تبديلي سے اُسکے پانچوں ہمراہي اُس سے منحرف ہوگئے اور اُسکو چھوڑ کر بنارس کے قريب مرغزار آہو مين چلے گئے -

ايکدن بودھي ستوا پھرتا پھراتا (صبح کے وقت) درياے نيرنجنا کے کنارے جانکلا - يہان ايک ديہاتي لڑکي سجاتا نے اُسکو کھانا لاکر ديا (۱) (ديکھو صفحہ ۱۱۸) کھانا کھانے کے بعد گوتم نے اُس سونيکي تھالي کو جس مين سجاتا کھانا لائي تھي دريا مين پھينکديا اور کہا کہ اگر مين آج بدھہ ہونے والا ہون تو يہ تھالي الٹي يعني دھارے کے مخالف بہہ ورنہ بہاؤ کے رخ چلي جائے - (خدا کي شان کہ) تھالي اوپر کو چڑھنے لگي اور ناگ راجہ کالہ کے محل کے قريب جاکر غرق ہوگئي -

(۱) در اصل سجاتا يہ کھانا اُس درخت پر چڑھانے کے لئے لائي تھي جسکے نيچے گوتم اسوقت بيٹھا تھا - سجاتا نے گوتم کو درخت کا ديوتا سمجھکر کھانا اُس کے سامنے رکھديا (مترجم)

نیچے زمین پر گر جائیں - بال اوپر ہی چڑھتے چلے گئے اور آخر دیوتا انہیں ایک سونے کے طشت میں رکھ کر ترَیَش ترِنسا بہشت میں لیگئے اور وہاں اُنکی پرستش کرنے لگے (دیکھو صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰) -

اسکے بعد بودھی ستوا نے اپنا شاہانہ لباس کھٹی کار نام ایک فرشتے سے تبدیل کیا جو اُسکے سامنے شکاری کے بھیس میں ظاہر ہوا تھا اور سائیس کو گھوڑا دیکر کپل وست کو واپس کیا (۱) اور اُسکو حکم دیا کہ کپل وست پہنچکر اعلان کر دے کہ شہزادہ تارک الدنیا ہوگیا - اسکے بعد وہ تن تنہا ، پا پیادہ ، راجگیر کی طرف روانہ ہوا - یہاں راجہ بمبی سارا والئے راجگیر نے شہر سے باہر نکلکر بودھی ستوا سے ملاقات کی اور اپنا تاج و تخت پیش کیا - بودھی ستوا نے تخت قبول کرنیسے انکار کیا اور بدھ ہونے کے بعد دوبارہ اُسکے ملک میں آنے کا وعدہ کیا - یہاں سے بودھی ستوا شہر گیا کے نزدیک موضع اُرولوا (یالی - اُرویلا) میں پہنچا اور وہاں پہنچکر ایسی سخت ریاضتیں شروع کیں کہ چند ہی روز میں اُسکا جسم لاغری کے انتہائی درجے کو پہنچ

(۱) بعض روایات کے مطابق گھوڑے نے گوتم سے رخصت ہوتے ہی دم دیدیا -

نہایت استقلال کے ساتھ جما ہوا بیٹھا رہا - اسنے نہ تو اُن تیز و تند آندھیون کي پرواہ کي جو مارا کے حکم سے چلنے لگي تھین ، نہ اُن بڑے بڑے پتھرون اور ھتھیارون سے ڈرا اور نہ جلتي ہوئي بھوبل اور انگارون سے خوفزدہ ہوا جنکي بوچھاڑ اسپر کي گئي - یہ پتھر اور انگارے وغیرہ اس تک پہنچنے سے پہلے ھي پھول بنجاتے تھے اور چونکہ گوتم کو اپني فتح کا کامل یقین تھا (جو بہت جلد اسکو حاصل ہونے والي تھي) اسنے زمین سے کہا کہ اِسکي تصدیق کرو کہ مجھکو اس جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ھی - اسپر زمین کی دیوي پرتھوي نے ایسي مہیب آواز مین تصدیق کي کہ شیطانی فوج کے دل دھل گئے اور وہ نہایت سراسیمگي کی حالت مین فرار ہوگئي (دیکھو صفحات ۱۴۷-۱۴۸) - اُنکے بھاگتے ھي دیوتا یہ شور مچاتے ہوے آ موجود ہوے کہ " شیطان مغلوب اور سدھارتھ غالب ہوا " - اور تھوڑي دیر کے بعد ناگ اور اور جانور بھي گوتم کي فتح کے ترانے گاتے ہوے آپہنچے -

بودھي ستوا نے اپنے دشمن (شیطان) پر عروج

اُسی دن شام کو گوتم ' بودھ گیا کے اُس پیپل کے پاس پہنچا جسکي قسمت میں اُسدن کے بعد سے بودھي درخت (یعني شجر معرفت) مشہور ہونا لکھا تھا (دیکھو صفحات ۹۲ ' ۱۱۸ وغیرہ) - رستے میں اُسکو سُوسْتِک (سُوتِھیا) نامی ایک گھسیارا ملا جس سے اُس نے آٹھ مٹھی گھاس لي اور پیپل کے نیچے کھڑے ہوکر چاروں طرف نظر دوڑائي اور پُورب طرف گھاس کو بچھا دیا - پھر اُس گھاس پر بیٹھکر گوتم نے کہا کہ خواہ میري جلد ' میري رگیں اور پٹھے اور میري ھڈیاں ایک ایک کرکے گل جائیں ' خواہ میرے جسم کا خون بھي خشک ھوجائے مگر میں اس جگہ سے اُسوقت تک نہ اٹھونگا جب تک کہ مجھے کامل معرفت حاصل نہو جائے -

اب شیطان کے حملے اور ترغیبات شروع ھوگئیں جسنے بودھي ستوا کو اپنے مقصود کي تکمیل سے باز رکھنے کے لئے ھر ممکن ترغیب و تشدد سے کام لیا (دیکھو صفحات ۱۱۸ ' ۱۴۷ وغیرہ) - مارا کی شیطاني فوج کے یہ حملے ایسے خوفناک تھے کہ وہ دیوتا بھي جو بودھي ستوا کي خدمت کے لئے آئے ہوئے تھے دہشت زدہ ھوکر بھاگ گئے - صرف تتھاگت (یعني گوتم) ثابت قدم اور اپني جگہ پر

کی (۱) - اسکے بعد بدھہ کچھ دن تلک مچلندا درخت کے نیچے بیٹھا رہا جہاں ناگ راجہ مچلندا نے بدھہ کے اوپر اپنا پھن پھیلاکر بارش سے اسکی حفاظت کی (دیکھو صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳) - اس طویل روزے کا آخری حصہ راجایتن کے درخت کے نیچے (دیکھو صفحہ ۱۵۱) بسر ہوا جہاں روزے کے آخری دن تپوسا اور بھلوکا نامی دو سوداگروں نے جو کی روٹی اور شہد بدھہ کی خدمت میں پیش کیا -

اس نذر کو لینے کے لئے بدھہ کے پاس اسوقت کوئی برتن نتھا - چنانچہ چار اطراف عالم کے محافظ دیوتا اسکے پاس پتھر کے چار پیالے لیکر حاضر ہوے - تتھاگت کے حکم سے ان چاروں پیالوں کا ملکر ایک پیالہ بنگیا اور اس نئے کراماتی پیالے میں بدھہ نے کھانا لیکر کھایا - سوداگروں نے اپنی عقیدتمندی کا اظہار کرکے درخواست کی کہ بدھہ انکو اپنے پیروں میں داخل کرلے - انکی درخواست منظور کیگئی اور وہ بدھہ کے سب سے پہلے اپاسک (- دنیادار) چیلے بنے -

---

(۱) تبتی روایت کے مطابق مارا کی بیٹیوں نے بودھی درخت کے نیچے اسی وقت بدھہ کو بہکانے کی کوشش کی تھی جب مارا کی شیطانی فوج نے بدھہ پر حملہ کیا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ سانچی کے سنگتراش اسی تبتی روایت کو معتبر مانتے تھے (دیکھو صفحہ ۱۱۸)

آفتاب کے وقت (۱) فتح پالي اور آدھي رات رہ بدھہ يعني " عارف کامل " هوگيا - رات کے پہلے حصے مين اسکو اپني گزشته پيدائشون کا علم هوا - دوسرے حصے مين هستي کے تمام موجودہ شعبون کے حالات منکشف هوے - تيسرے حصے مين سلسله علت و معلول کي حقيقت سے آگاهي هولي اور پو پهٹنے کے قريب وہ هر چيز (کي ماهيت) سے کامل طور پر واقف هوگيا -

معرفت حاصل کرنيکے بعد بدهه نے انچاس دن تک روزہ رکها - اس طويل زمانے مين اسنے مطلقاً کولي غذا نہين کهالي اور صرف اسي کهانے پر زندہ رها جو سجاتا نے اسکو حصول معرفت سے قبل کهلايا تها - وہ سات هفتے بدهه نے اسطرح صرف کئے که پہلے تو وہ شجر معرفت کے نيچے يا اس کے قريب بيٹهکر اپني آزادي (۲) پر دل هي دل مين خوش هوتا رها اور کتاب ابهي دهرمن پٹک شروع سے آخر تک ختم کي - اسکے بعد چند روز چرواهے کے برگد کے نيچے گذارے جهان مارا کي تين بيٹيون ، خواهش ، طمع اور شهوت نے اسکو بهکانے کي کوشش

(۱) بعض کتابون مين " طلوع آفتاب کے وقت " لکها هے -

(۲) يعني تناسخ کے جنجال سے اسکو اب بدهه هونيکے بعد آزادي هولي (مترجم) -

اس وعظ میں بدھہ نے سامعین کو افراط و تفریط سے بچنے کي نصیحت کي اور کہا کہ نہ تو دنیاوي عیش و آرام اور لہو و لعب میں ہمہ تن منہمک ہو اور نہ سخت ریاضتوں سے اپنے آپ کو ناحق مشقت میں ڈالو بلکہ میانہ روي اختیار کرو کہ اسي طریقہ سے معرفت اور نجات حاصل ہوسکتي ہی - اس طریق کي اسنے آٹھ شاخیں بتائیں :— سچے خیالات ' سچي آرزو ' راستگوئي ' راست روي ' سچي زندگی ' سچي کوشش ' سچي آگاھي ' اور سچا دھیان - اسکے علاوہ اسنے چار اور حقیقتوں کي بھي تصریح کي یعني یہ کہ غم کیا چیز ہی ؟ غم کا وجود کیونکر ہوتا ہی ؟ رفع غم کیا ہی ؟ اور وہ کونسا طریق عمل ہی جو غم سے (ہمیشہ کیلئے) بچا سکتا ہی ؟

ان باتوں کے علاوہ بدھہ نے اپنے چند اور خیالات کي بھي تصریح کي اور آخرکار وہ اُن پانچوں جوگیوں کو اپنا ہم خیال اور پیرو بنانے میں کامیاب ہوا - یہ جوگي جنہوں نے اس نئی تعلیم کا "اجازہ" پایا ' بدھہ مذھب کي جماعت (شنگھا) کے اوّل اوّل راھب بنے -

اسوقت بدھہ کي عمر ۳۵ سال کي تھي اور اسنے

راجایتن درخت کے نیچے سے اٹھکر بدھہ پھر چرواہے کے برگد ، کی طرف آیا اور اوسکے نیچے بیٹھکر غور کرنے لگا کہ جن دقیق اور غامض حقائق کی تہ کو وہ اسقدر محنت اور غور و خوض کے بعد پہنچا ھی آنکی عام اشاعت اور تبلیغ کی کوشش کہین محض تضیع اوقات اور سعی لاحاصل تو نہوگی ؟ - بدھہ کو اس حالت مین دیکھ کر برھما اور دوسرے دیوتا اور فرشتے اُسکی خدمت مین حاضر ہوے اور اسکی محبت اور ھمدردی انسانی کا واسطہ دیکر اُس سے عرض کیا کہ وہ لوگون کو نجات کا رستہ ضرور دکھائے ورنہ تمام نسل انسانی گمراہ و تباہ ہوجائیگی (دیکھو صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴) - بدھہ نے دیوتاؤن کی اِس درخواست کو مان لیا اور سوچنے لگا کہ سب سے پہلے کس کو اپنے نئے مذھب کی تلقین کرے - بالاخر اُس نے فیصلہ کیا کہ اُسکو اُن پانچ جوگیون کی تلاش کرنی چاہیئے جو حصول معرفت سے قبل اُسکے رفیق تھے - چنانچہ وہ بنارس کی مرغزار آھو (اِسی پٹن) کی جانب روانہ ہوا ، وہان پہنچکر اُن جوگیون سے ملا ، اور اُنکے سامنے اپنا پہلا وعظ بیان کیا یعنی باصطلاح پیروان بدھہ " مذھبی قانون کے پہئے کو چکر دیا " (دیکھو صفحات ۹۳ - وغیرہ)

" آثار " سانچي مين ستوپہ نمبر ۳ کے اندر سے برآمد ہوئے ہين (دیکھو صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱)

اب بدھہ نے شاهي درباروں مين آمد و رفت شروع کي - یہان اسکا نہایت گرمجوشي سے خیر مقدم ہوا اور سانچي مين چند مرقع ایسے موجود ہين جنمين پراسنجیت والئے کوشلہ اور بمبي سارا اور اسکا جانشین اجاتسترو والیان مگدھ اپنے شاهي حشم و خدم کے ساتھ بدھہ کي ملاقات کو جاتے ہوئے دکھائے گئے ہين (صفحات ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۴۰) -

بدھہ کي ذاتي سکونت کیلئے یا راهبون کي برادري (سنگھا) کے استعمال کیواسطے جسکا وہ باني اور سردار تھا ' بہت سے باغ ' چمن اور خانقاهين بھي بطور نذر وقف کردي گئي تھین - انمين سے بعض عطیے بہت مشہور ہين مثلاً شراوستي کا جیتاون باغ (اور خانقاہ) جسکو ایک شخص اناتھ پنڈک نامی نے اتني طلائي اشرفیون کے عوض خرید کر بدھہ کي نذر کیا تھا جتني باغ کي سطح کو ڈھانپ سکتي تھین (دیکھو صفحہ ۱۲۶) - ویشالي کا آمون کا باغ جو امر پالي نام

اپني عمر کے بقیه ۴۵ سال مگدھ دیس مین جا بجا سفر کرنے اور اپنے پیروون کي تعداد بڑھانے مین صرف کئے - برسات کے دن وہ عموماً اُن باغون یا خانقاهون مین بسر کرتا جو وقتاً فوقتاً اسکو نذر دي گئي تھین ' برسات کے ختم هوتے هي وہ اور اُسکے چیلے ملک مین پھیل جاتے ' جا بجا دورہ کرتے ' اور لوگون کو اس پاکیزہ اور اعلی طریق زندگي کي تلقین کیا کرتے -

اُرولوا کے تین جٹیلے آتش پرست سنیاسي ' جو کاشپ برادران کے نام سے مشہور هین ' بدھ کے اولین پیروون کي فہرست مین شامل هین - اُنکو اپنا همخیال بنانے کیلئے تتھاگت کو بہت سي کرامتین دکھاني پڑین ' مثلاً پاني پر چلنا ' آتشین مندر مین اژدھے کو مغلوب کرنا ' وغیرہ وغیرہ - ان کرامتون کے دلکش مناظر (سانچي کے) مشرقي پھاٹک کے بعض مرقعون مین دکھائے گئے هین (دیکھو صفحات ۱۳۹ تا ۱۴۳) -

تھوڑے دنون کے بعد راجگیر کے دو مشہور شخص بدھ کے پیروون مین داخل هوئے جو جلد هي بدھ کے بہترین چیلے شمار هونے لگے - یہ ساریپتر اور موگلانہ تھے جنکے

بدھہ کے سامنے آیا تو نہایت عاجزي سے اُسکے قدمون پر گر پڑا - راجگیر هي کے ایک پہاڑ پر غار اِندر شال مین اِندر دیوتا نے بدھہ کي زیارت کی جبکہ وہ دھیان مین مصروف تھا (دیکھو صفحہ ۱۲۷) - مگدھہ دیش کا راجہ بمبي سارا جسکا پایہ تخت راجگیر تھا بدھہ کا معتقد اور زبردست حامي تھا - اُسکا بیٹا اجاتسترو' جو اپنے باپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا ' اوّل اوّل بدھہ کا مخالف اور دیودت کا طرفدار رھا ' مگر بعد مین وہ بھي بدھہ کا پیرو ہو گیا -

حصول معرفت کے دوسرے سال بدھہ ' اپنے باپ راجہ شدھودن کے اشتیاق و اصرار پر ' اپنے وطن کپل وست کو گیا اور اپني عادت کے مطابق شہر کے باهر ایک باغ مین فروکش هوا - یہان راجہ سدھودن اور شاکیا خاندان کے شہزادے اُس سے ملاقات کرنے آئے - باپ بیٹے کے رُوبرو ہونے پر یہ سوال درپیش ھوا کہ بیٹا باپ کو پہلے سلام کرے یا باپ بیٹے کو - اس سوال کو بدھہ نے اپني کرامت سے اسطرح حل کیا کہ وہ ھوا مین معلق ھوگیا اور ٹہل ٹہل کر اپنے مذھب کا

طوائف نے بدهه کي خدمت مين پيش کيا تها - اور راجگير کي بانسبازي جو خود راجه بمبي سارا نے بدهه کو اسوقت دي تهي جب وه معرفت حاصل کرنے کے بعد پہلے پہل راجگير مين آيا (ديکهو صفحه ۱۲۸) -
اس بانس بازي کو بعد مين بدهه نے اپنا پسنديده مسکن بنايا اور جو زمانه بدهه نے اس مين يا اسکے قرب و جوار مين گذارا اس زمانے کے بہت سے واقعات اهل بوده کي کتابون مين مذکور هين مثلاً يه راجگير هي کا واقعه هے که بدهه کے بد باطن رشتهدار ديودت نے تين مرتبه بدهه کي جان لينے کي کوشش کي - پہلے تو اسنے چند اجرتي قاتلون کے ذريعے سے بدهه کو قتل کرانا چاها - پهر ايک بڑي بهاري چٹان اسکي طرف لڑهکا دي اور آخر کار ايک ديوانه هاتهي اسپر چهوڑا ديا - آخرالذکر واقعه سانچي کي ايک مورت مين دکهايا گيا هے جو عهد وسطي کي بني هوئي هے (ديکهو صفحه ۱۶۳ - فٹ نوٹ نمبر ۱)
يه بيان کرنے کي تو ضرورت هي نہين که ديودت کو هر کوشش مين ناکامي کا منه ديکهنا پڑا - قاتلون پر بدهه کا رعب غالب آ گيا اور وه خوفزده هوکر بهاگ گئے ٭ لڑهکتي هوئي چٹان رستے هي مين رک گئي اور هاتهي جب

دکھالي (صفحہ ۱۲۵) یعني آسمان پر مشرق سے مغرب تلک
اُسنے ایک وسیع سڑک بنالي اور آپ اُس سڑک پر جا پہنچا -
اُسکے اوپر کے دھڑ سے پاني کي ندیان بہنے لگین اور نیچے
کے دھڑ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے - اُسکا تمام بدن
نور کا پُتلا بن گیا اور سنہري روشني کي شعاعون سے
عالم بقعۂ نور ہو گیا - اس حالت مین اُسنے خلقت کے
اُس ہجوم کو جو نیچے جمع ہو گیا تھا مخاطب کیا
اور اُنہین حقیقت اور حصول معرفت کا رستہ بتایا -
اس کرامت کے بعد بدّھہ اپنے پیروون کي نظرون سے
غایب ہوکر ۳۳ دیوتاؤن کے بہشت مین گیا کہ اپني مان
اور دیگر دیوتاؤن کو ابھي دھرم کي تلقین کرے
اور کامل تین ماہ اُس بہشت مین رہنے کے بعد
ایک زمرّد کي سیڑھي سے ' جو شکرا نے بنوائي تھي
زمین پر اُترا - اُسوقت برھما اور اِندر اُسکے جلو مین تھے' -
برھما دائین جانب ایک طلائي زینے سے اتر رھا تھا اور
اِندر بائین جانب بلّورین زینے سے (دیکھو صفحہ ۱۲۰) -
بدھہ کا مقام نزول سُنکشیہ یا سنکسّہ کے نام سے
مشہور ھی -

بدّھہ کي وفات اَسّي (۸۰) سال کي عمر مین

وعظ کہنے لگا (دیکھو صفحات ۱۲۲ و ۱۳۶) - یہ دیکھکر
راجہ نے بدھ کے سامنے ڈنڈوت کي اور برگد کے درختوں کا
باغ اُسکي نذر کیا - اسکے بعد شاکیا قبیلے کے بہت سے
آدمي بدھ کے مذھب میں داخل ہوئے جن میں
آنند (جو بعد میں اُسکا عزیز ترین چیلہ بنا) ، اُنوردھہ ،
بھدیا ، بھگو ، کمبل اور بدھ کا بد باطن رشتہ‌دار دیودت
بہت مشہور ہیں - آخرالذکر یعني دیودت بعد میں
بودھہ مذھب کا بہودا ثابت ہوا -

ذیل کے چھہ تیرتھک ، جو ملحدانہ فرقوں کے سرگروہ
تھے ، بدھ کے سخت ترین مخالفوں میں شمار کئے
جاتے ہیں :— پورن کسپ ، متھلي گوسال ،
اجیت کیس کمبلن ، پکدہ کچھاین ، نگنتھ نات پُت
اور سنجے بلیتھي پُت - انمیں آخرالذکر شاري پترا
اور موگلانا کا اُستاد بھي رہ چکا تھا - یہ ملحد اسوقت
راجہ پراسنجیت کے دربار میں رہتے تھے چنانچہ انکو
نیچا دکھانے کیلئے بدھ شراوستي پہنچا اور گذشتہ
بدھوں کي رسم کے مطابق اپني سب سے بڑي کرامت

ادھر آنکلا - بدھہ نے سبھدر کو فوراً اپنے پاس بلوایا اور اُسکو اپنے مذھب کے اصول سے آگاہ کیا - چنانچہ سبھدر اُسکا پیرو ھوگیا اور یہ آخري شخص تھا جو بدھہ کي زندگي مین اُسکے مذھب مین داخل ھوا - مرنے سے ذرا پہلے بدھہ نے تمام حاضرین کو مخاطب کرکے پوچھا کہ اُسکے بھائیون (یعني راھبون) مین کوئي ایسا شخص ھي جسکو اُسکے بدھہ ھونے مین یا اُسکے دھرم اور جماعت رُھبان کے متعلق کچھہ شک ھو؟ اور جب اُسنے دیکھا کہ کسي کو کوئي شک و شبہ نہین ھي تو یہ کہتے ھوئے اُنسے رخصت ھوا کہ " ھر مرکب چیز کے لئے زوال لازمي ھی - پس نجات حاصل کرنیکے لئے دل و جان سے کوشش کرو " -

بدھہ کے مرتےھي زمین مین بھونچال آئے اور آسمان پر بادل کي خوفناک گرج سنائي دي - اس واقعہ کي خبر شہر کوسي نگر مین بھیجي گئي - وھان کے ملّا اُسي وقت سال کے باغ مین آ پہنچے اور متواتر چھہ دن تک جلوس اور باجے کے ساتھ بدھہ کي لاش کي تعظیم و تکریم کا اظہار کرتے رھے (دیکھو صفحہ ۱۳۶) - ساتوین دن قبیلے کے آٹھ سردار لاش کو اٹھا کر شہر کے

واقع هوئي (۱) اسكي موت كا قصه اسطرح بيان كيا جاتا هى كه پاوا كے ايک ٹهٹهيرے چُندا نامي نے بدهه كي دعوت كي - ضيافت كے سامان مين خنزير كا خشک گوشت بهي تها جو بدهه كو ايسا پسند آيا كه وه اعتدال سے زياده كها گيا اور بيمار هوگيا - بُدهه اسوقت كُوسي نگر (= كسيا) جارها تها - اسنے محسوس كيا كه اسكا آخري وقت آ پهنچا - چنانچه اسنے شہر كے نزديک ايک باغيچے مين سال كے دو درختون كے بيچ مين اپني چارپائي بچهوائي اور شمال كي طرف سر كركے اسپر دائين كروٹ ' شير كي طرح ايک ٹانگ پر دوسري ٹانگ ركهه كر ' ليٹ گيا (ديكهو صفحات ۹۴ و ۱۴۶) - اس كي زندگي كے آخري لمحے اپنے عزيز چيلے آنند اور ديگر راهبون كو نصيحت اور هدايت كرنے مين صرف هوئے اور اسنے انهين تاكيد كي كه اسكے بعد جماعت رهبان كے قواعد و ضوابط كي پابندي اور پيروي نهايت ديانتداري سے كرتے رهين -

اسوقت سُبهدر نامي ايک ملحد سياح پهرتا پهراتا

(۱) ڈاكٹر فليٹ كے حساب سے بُدهه كي وفات كي تاريخ ۱۳ اكتوبر سنه ۴۸۳ قبل مسيح هى -

کوسي نگر کے ملا " آثار " تقسیم کرنے پر رضامند نہین ھین
تو وہ اپني اپني فوجین لیکر کوسي نگر کا محاصرہ کرنے کے
لئے آپہنچے - لیکن ڈرون نامي ایک برھمن نے بیچ مین
پڑکر تصفیہ کروادیا اور اسطرح لڑائي ٹل گئي - ڈرون کي
تجویز کے مطابق آثار کو آٹھ مساوي حصون مین
تقسیم کرلیا گیا اور اس کے معاوضے مین ڈرون کو وہ برتن
دیا گیا جس مین " آثار " مذکور چلے رکھے ھوئے تھے -
اس تقسیم کے بعد پیپلي بن کے موریائي قبیلے کا قاصد
" آثار " کا حصہ مانگنے آیا - مگر چونکہ تمام حصے تقسیم
ھوچکے تھے اسلئے وہ چِتا کے کوئلے ھي جمع کرکے لے گیا
اور اھل موریا نے ان کوئلون پر ایک عالیشان ستوپہ
تعمیر کر دیا - رھے وہ آٹھ حصے جو ڈرون نے تقسیم کئے
تھے ' اُنپر بھي ستوپے تعمیر ھوئے تھے مگر اُنمین سے
سات ستوپون کو شہنشاہ اشوک نے کھدوا کر اُنکے " آثار "
دوبارہ تقسیم کئے اور اپني سلطنت مین بے شمار ستوپے
بنوا کر اُن مین " یہ آثار " دفن کروائے - کہتے ھین
کہ صرف رامگرام کا ستوپہ (دیکھو صفحہ ۱۰۲) '
جسکي حفاظت ناگا لوگ کیا کرتے ' اس تباھي سے
بچکر اپني قدیم حالت مین محفوظ رھا ٭

باهر مکت بندهن مندر مین لیگئے وهان اسپر پانسو تهان کپڑے کے لپیٹے گئے اور لوهے کے تابوت مین رکهکر لاش کو چتا پر رکهدیا گیا - لیکن کاشپ ، راهبون کي ایک جماعت کے ساته ، کوسي نگر کي طرف لپکا هوا آرها تها ، اور جب تک وه موقع پر نه پهنچا ، چتا نے آگ نه پکڑي - آخر جب کاشپ موقع پر پهنچگیا اور لاش کي تعظیم وتکریم کي رسم ادا کرچکا تو خود بخود شعلے بهڑک اٹهے اور آگ جب اپنا کام کرچکي تو بارش کے ایک کراماتي چهینٹے سے خود هی بجه گئي -

لاش کے جل چکنے کے بعد جو راکه اور سوخته هڈیان رهین انہیں کوسي نگر کے ملّاؤن نے قبضه کرلیا - مگر چند روز کے بعد سات اور دعویدار پیدا هوگئے جنہون نے مطالبه کیا که انہین بهي ان "آثار" یا "تبرکات" مین سے حصه ملنا چاهئے - ان مدعیون کے نام حسب ذیل تهے :— اجات‌ شترو شاه مگدهه ، ویشالي کے لچهوي ، کپل وستو کے شاکیا ، الاکپه کے بولی ، رامگرام کے کولیا ، ویتها دیپ کا ایک برهمن اور پاوا کے ملا لوگ - (صفحات ۱۰۷ و ۱۳۶) ان ساتون دعویدارون نے جب دیکها که

فہرست اصطلاحات

Monuments.	آثار - عمارات
Relics.	آثار - " تبرکات "
Ordain.	اجازہ دینا
Heraldic.	آرمالي
In relief.	ابھروان - مثّبت
Architectural members.	اجزاۓ عمارتي
Achæmenians.	اخمینی یا ھخامنشي بادشاھان ایران
Elevation.	ارتفاع - ارتفاعي نقشہ
Meditation. Contemplation.	استغراق - دھیان
Assyrian.	اشوري - مغربي ایشیا کا
In situ.	اصلي جگہ پر
Technique.	اصطلاحي خوبیان وغیرہ
One in six (gradient).	۱/۶ کي نسبت (رفتار)
Rubble.	انگھڑ پتھر (چھوٹے)
Stereotyped.	ایك خاص نمونے کي نقل (جس مین جدت نہو)
Monolith.	ایك ڈال پتھر کا ستون - (ایک پارچہ ستون)
Bactria.	باختر

Cult image.	پرستش کا بُت - مذہبی مجسمہ
Capital.	پرکالہ - سرِستون - تاج ستون
Medallions.	پری چکر - تمغے
Buttress.	پشتہ
Retaining wall.	پشتے کی دیوار - محافظ دیوار
Plate	پلیٹ - تصویر - نقشہ
Floral decoration. Floral design.	پھول پتی کا کام یا آرائش
Ante-chamber.	پیش دالان - پیش کمرہ
Size.	پیمائش - جسامت - قد و قامت
Map. Survey Map.	پیمائشی نقشہ
Wheel.	پہیّا - چکر
Crowning ornament (of a pillar).	تاج ستون - تاج پرکالہ
Relic Chamber.	" تبرکات " کا خانہ
Logical thought.	تخیل کی معقولیت
Redaction.	تدوین
Composition.	ترتیب - ترکیب
Dressed.	ترشے ہوئے (پتھر وغیرہ)
Anatomical accuracy.	تشریحی تطابق
Proportion.	تناسب

Door-jamb.	بازو (چوکھٹ کا)
Hermika railing.	بالائی یا ہرمیکی یا چوٹی کا کٹہرہ
Superstructure.	بالائی عمارت - بنائے فوقانی
Intercourse.	باہمی ربط ضبط - مراسم - تعلقات
" Leaf and dart."	" برگ و پیکان "
Bracket.	بریکٹ - گھوڑی - مورنی - توڑی
Aisles.	بغلی رستے - پہلوؤں کے کمرے
Foundation.	بنیاد
Buddhist Creed.	بودھ مذہب کا کلمہ
Core. Filling.	بھراؤ - بھرتی - عمارت کی اندرونی چنائی یا بھرائی
Monk.	بھکشو - راہب
Nun.	بھکشنی - راہبہ
Natural.	بے تکلف - بلا تصنع - فطرتی
Naïveté.	بے ساختہ پن - دلفریب (فطرتی) سادگی
Conventionalism.	پابندی رسم
Stone envelope. Stone casing.	پتھر کی غلافی چنائی - سنگی روکار
Cross-bar.	پٹری
Band.	پٹی یا پٹری
Elaborate.	پر تکلف - وسیع
Procession path.	پردکھنا - پردکشنا - طواف گاہ - مطاف

Kerb-stone.	حاشیے کا پتھر
Subsidiary building.	حاشیے کی عمارت
Cells.	حجرے
Logical beauty, (sense of).	حسن کا صحیح امتیاز
Enlightenment.	حصول معرفت - سمبودھی
Excavation.	حفریات - کھدائی
Attendant, devotee, worshipper.	خادم - پرستار - بھگت - یاتری
Individuality.	خاص وضع - انفرادی حیثیت
Mental abstraction.	خام توجہی (بعض جزئیات میں انہماک اور بعض سے بے توجہی، جس سے کل میں خامی رہ جائے)
Characteristic.	خصوصیت
Features.	خط و خال - خصوصیات
Fluted. Ribbed.	خیارہ‌دار - ڈوریدار - دھاری‌دار - کمرکی
Corridor.	دالان (ستون‌دار)
"Bead and lozenge" ornament.	" دانہ‌ولوز " کی آرائش
Underpinning.	دیوار کے نیچے ٹیک کی چنائی
Prostration.	ڈنڈوت
Cable ornament.	ڈوری کے نمونے کی آرائش
Portico.	ڈیوڑھی
Genius.	ذہن و ذکاوت - دل و دماغ

Symmetry.	توازن
Enlargement.	توسيع
Pilgrims.	جاتري - زائرين
Bell-shaped.	جرس نما - گھنٹہ نما
Details.	جزئيات
Polish.	جلا
Persepolitan.	جمشيدي - پرسي پولسي
Ascetic.	جوگي - زاهد
Cross-legged.	چارزانو - آلتي پالتي مارے
Landing (of a staircase).	چاند
Royal umbrella.	چھتر شاهي
Volute.	چکر
Spiral.	چکردار
Fly-whisk.	چوري
Court.	چوک
Squared.	چوکور بنے هوئے (پتھر وغيره)
Tenon.	چول
Minor antiquities.	چھوٹي چھوٹي قديم اشياء
Demi-gods.	چھوٹے ديوتا
Kerb.	حاشيه

Griffin. Leogryph.	سیمرغ
Spirit.	شان - معنی - مطلب
"Tree of Life."	شجر زندگی
Spire (of a temple).	شِکھر - مخروطی گنبد
Scallop ornament.	صدف نما آرائش
In the fore-ground.	صدر میں - سامنے - نیچے
Cruciform.	صلیب کی شکل کا
Art.	صنعت - فن - (فن سنگتراشی)
Niche.	طاق - طاقچہ
Style.	طرز - طرز ساخت (تعمیر، تصویر، وغیرہ)
Ivory carver.	علج کار - ھاتھی دانت کا کام کرنے والا
Sanctum.	عبادت گاہ
Arabesque.	عربی وضع کی بیل یا گلکاری
Gift. Donation.	عطیہ - نذر
In the back-ground.	عقب میں - پیچھے - اوپر - (مصوروںکی اصطلاح میں) آسمان یا زمین
Anatomy.	علم تشریح الاعضاء
Depth (in sculpture).	عُمق - گہرائی
Technique.	عملی دستکاری - مخصوص الفن مہارت

Memory picture.	" ذهني تصوير " - " حافظه كي تصوير "
Course (of masonry).	ردّه
Script.	رسم خط - حروف
Conventional treatment.	رسمي طرز ساخت يا ترتيب
Form and colour.	رنگ اور هئيت - صورت ولون
Torus moulding all round.	زنّاري گولا
Saddle.	زين نما نشيب
Stair. } Stairway. }	زينه
Stairway railing.	زينے كا كٹهرا
Moulding.	ساز - آرائشي ساز - حاشيه
Light and Shade.	سايه اور روشني
Pillar. } Column. }	ستون - لاٹه
Base of a pillar.	ستون كا حصه زيرين يا حصه پائين
Door-lintel.	سردل
Plan.	سطحي نقشه
Seleukids.	سلجوقي
Architrave, stone.	{ سنگي شهتير - دروازے كے اوپر كا منقش شهاتير وغيره
Steps.	سيڑهياں

Base of plinth.	کرسي کا دامن
Pedestal.	کرسي یا چوکي (ستون کي)
Abacus.	کرسي (تاج ستون کي) - سرِپرکالہ - بیٹھکا
Begging bowl.	کشکول
Carving, sculpture.	کندہ کاري - منبت‌کاري - سنگتراشي
Offsets. Footings.	کسکے - ککر - حاشیہ - کسکا پنجاب میں مستعمل هی -
Lotus and dart.	کنول اور تیر
Led horse.	کوتل گھوڑا
Remains, Ruins.	کھنڈرات - بقیات - آثار
Chemical analysis.	کیمیاوي امتحان یا تجزیہ
Necking.	گردنِ پرکالہ - گردن تاج - گردنہ
Flower vase.	گلدستہ - گلدان
Apse.	گول کمرہ - قوسي حصہ -
Torus moulding.	گولا
Cyma recta.	گولا غلطہ
Panel.	لوح
Defaced inscription.	مٹي هوي سي تحریر - فرسودہ کتبہ
Image. Figure. Statue.	مجسمہ مورتي - تصویر مورت
Group.	مجموعہ - مجمع

Shaft.	عمودِ ستون
Vertical.	عمودي
Mediæval age.	عہد وسطي - دور وسطي - قرون وسطي
Early mediæval.	عہد وسطي کے اوائل
Late mediæval.	عہد وسطي کے اواخر
Casing.	غلاف
Cyma-reversa.	غلطه گولا
Extraneous.	غير ملكي - خارجي - بيروني
Perspective.	فاصلے کا اظہار
Wedge.	فانه - چهيني - پچّر
Formative arts.	فن صورت گري - فن پيكر سازي
Ground balustrade. / „ railing.	فرشي كٹہرا
Index.	فہرست
Inspiration.	فيض - فيضان
Divine peace.	قدوسي سكون
Altar.	قربانگاه
Apsidal.	قوسي - محرابي
Cornice.	كارنس
Chippings.	كتلين (پتھر كي)
Plinth.	كرسي (عمارت كي)

Renaissance.	"نشاۃالثانیہ"
Pilaster.	نیم ستون (ایسا ستون جسکا کچھ حصہ چنائی میں پوشیدہ ہو)
Thunderbolt.	وَجّر - عصا - گرز
Nave.	وسطی کمرہ
Attitude.	وضع - حالت
Halo.	ہالہ
Hellenistic influence.	یونانی اثر

MGIPC—S7—X-3-1—25-1-40—500.

Concave.	مجوف - مقعر
Convex.	محدب
Spire (of a temple).	مخروطي گنبد - اهرامي بُرج - شکهر
Satrap.	مرزبان
Relief.	مرقع - تصویر - نقش
Classical character.	مستند طرز - یوناني طرز - قدیم طرز
Colouristic treatment.	مصورانه رنگ - رنگین تصویر کا سا انداز
Fluted side (of a pillar).	مقعّر پہلو (ستون کا)
Statue in the round.	مکمل مجسمه - ایسا مجسمه جو هر طرف سے مکمل هو
Debris.	ملبه (افتاده)
Edicts.	منادات
Temple. Shrine. Chapel.	مندر - عبادتگاه
Coping.	منڈیر
Coping stone.	منڈیر کا پتھر - (داب کا پتھر)
Scene.	منظر - نظاره - تصویر
General view.	منظر عمومي
" Frontality."	" مواجهت " -
Rubble.	ناتراشیده پتھر
Offering.	نذر - نذرانه
Donatory inscription.	" نذري " کتبه

Plate XIV.

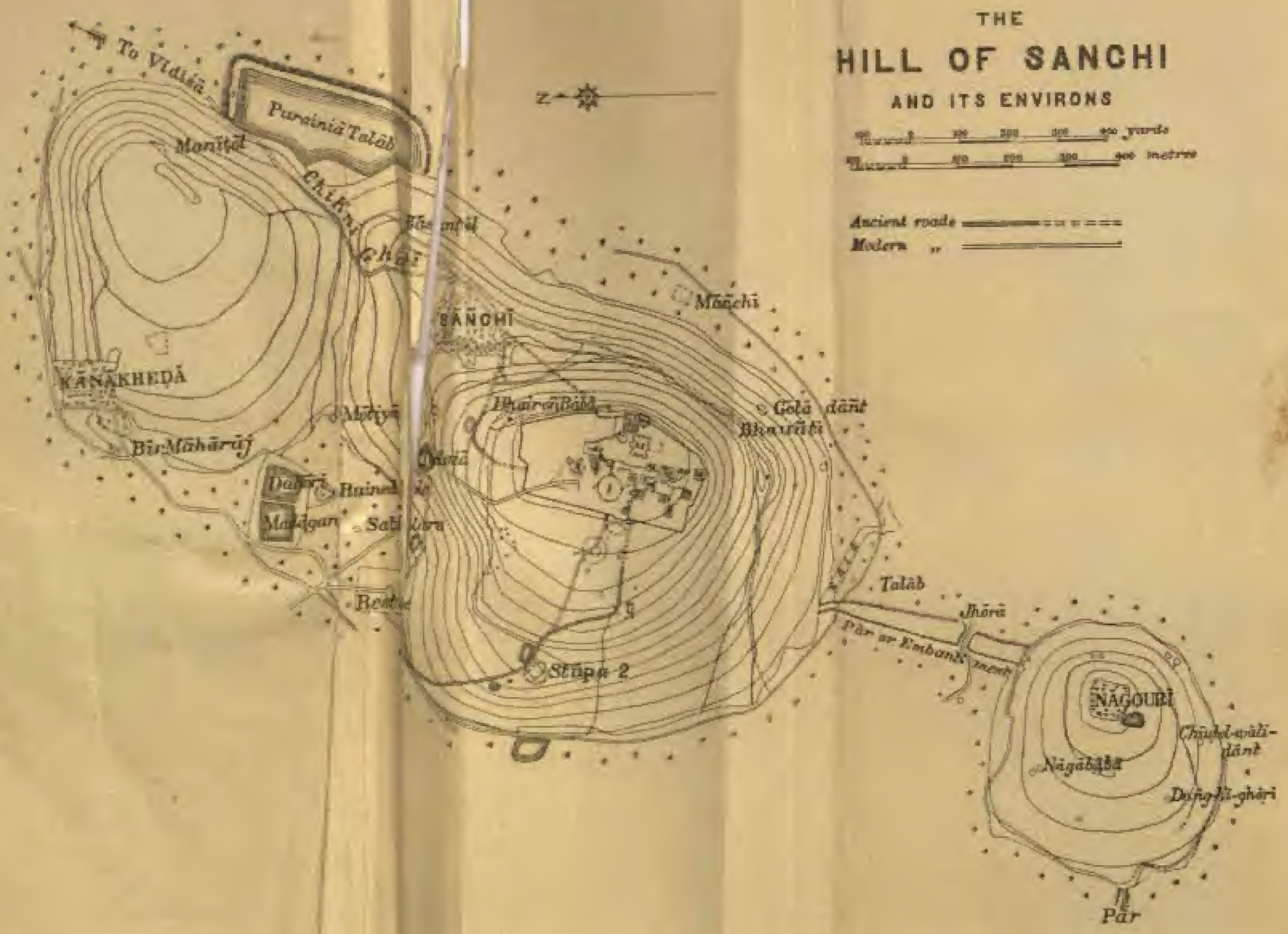
THE
HILL OF SANCHI
AND ITS ENVIRONS
yards
metres
Ancient roads
Modern „
To Vidiśā
Purainiā Talāb
Manitā
Chikni Ghāṭī
Māñchī
SĀÑCHĪ
KĀNAKHEDĀ
Bhairõ Bābā
Golā dānt
Bīr Māhārāj
Stūpa 2
Talāb
Jhōrā
Pār or Embankment
NAGOURĪ
Nāgābābā
Pār

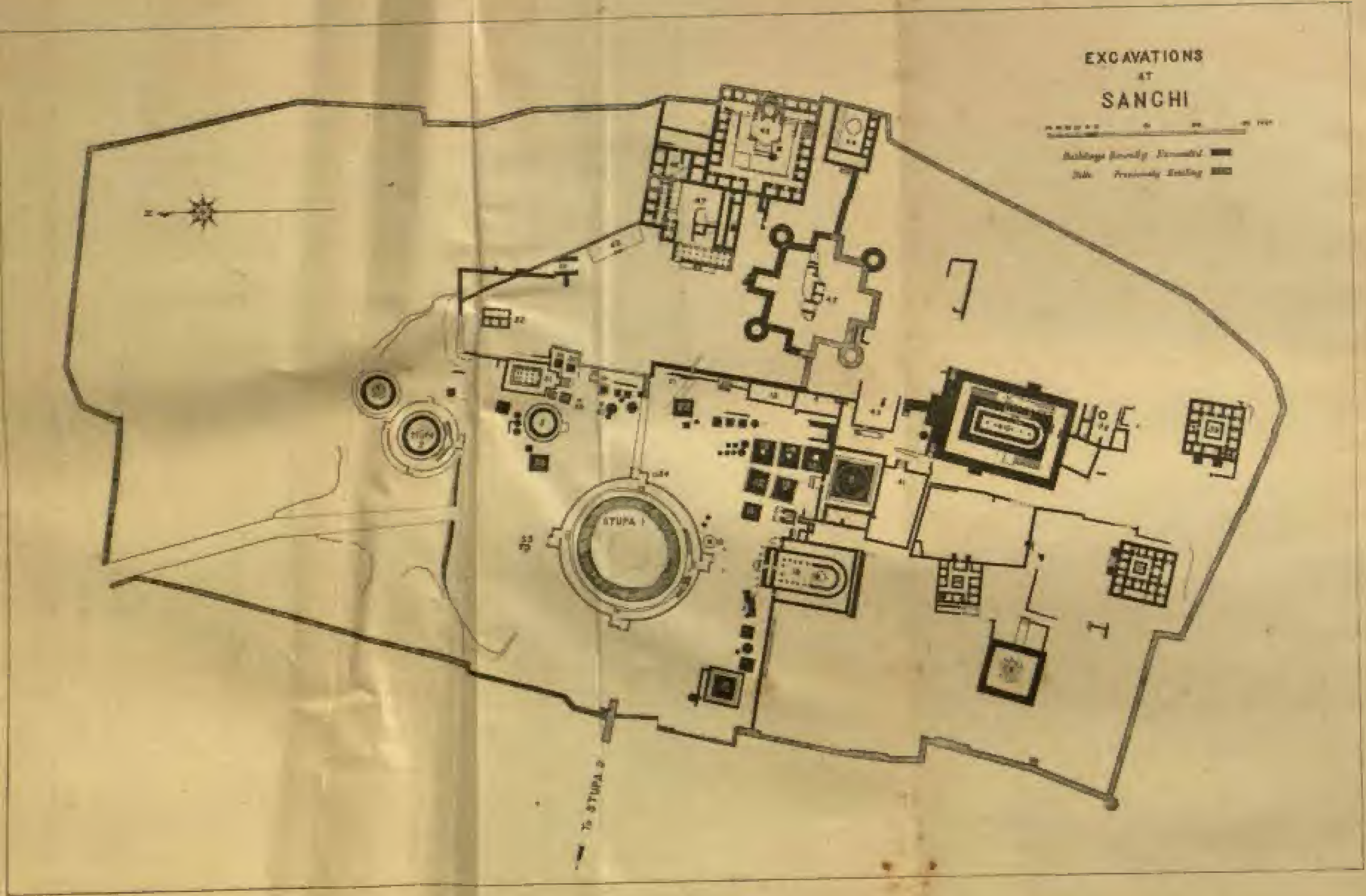
EXCAVATIONS
AT
SANCHI
STUPA 1
To STUPA 2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY,
NEW DELHI

Issue Record

Catalogue No. 913.05/San/M.Q. -19335.

Author— Qureshi, M. M.

Title— Rahanumāi Sānchi

Borrower No	Date of Issue	Date of Return

"A book that is shut is but a block"

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY
GOVT. OF INDIA
Department of Archaeology
NEW DELHI.

Please help us to keep the book clean and moving.

S. B., 148. N. DELHI.

Same bin Sind

Sinde - Same bin [illegible]